

ابنِ صفتی بی۔ ۱۔

۹۱

جاسوسی دُنیا

سے
کو
تھے
کے
سے

Scanned & PDF BY rFi@aurau.com©

5/50

پلیس

جاسوسی نادلؤں کے ناموں سے اکثر معاملہ بھی ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر
ستاروں کی موت ہی کوئے یقینی ہے؟ ” اشاروں کے شکار میں اس کا اعلان
ہوا تھا اور بعض پڑھنے والوں نے اس کے متعلق اپنی پیشگوئیاں مجھے بھی لکھ دیے
تھیں۔ سمجھی اس بات پر متفق تھے کہ پہ سالمش نکشن ہو گا! ۔ یعنی دنیا کے چند ایسے
مالائیں سامنہ دیا جائیں ان کے والدین نے عاق کر دیا۔ بعض ستاروں پر جا بیس
گے اور وہاں وہ اودھم چیزیں گے کہ ستارے اپنے محمد ولی سے ہٹ کر ایک دہر
سے ٹکرائیں گے اور فنا ہو جائیں گے اس طرح ” ستاروں کی موت ” بھی داتعہ دھائی
اور میں اپنے پیسے کھرے کر کے گھر کی راہ بھی لوں گا! ”

لیکن معاف کیجئے گا! ایسا نہیں ہو سکا! اس لیے کہ میں واقعی لکھنے کے مود میں تھا!..... اگر لکھنے کے مود میں نہ ہوتا تو سچ پچ یہ سائنٹنس نکشن ہی بن جاتا۔ لقین کیجئے میں نے اپنے وہ سائنس فلکشن جنہیں میں قطعی طور پر سائنس نکشن کرنے کو زیارت نہیں ایسے ہی مود میں لکھے ہیں! ان پر زیادہ محنت نہیں کرتی پڑتی لکھنی پر بھی مارستے چلے جائی..... اختتام تک پہنچتے پہنچتے ایک عدد سائنس نکشن زیارت ہو جائے گا..... ہو سکتا ہے کبھی بوریت کے عالم میں پھر آپ ادھر سائنس ستاروں اکثر پڑھنے والے فرمائش کرتے رہے ہیں کوئے جاؤں امریکی پرچمی لے جاؤں لیکن یہ ہی سمجھو میں نہیں آتا۔

اور روس ابھی تک چاند ہی کام سُلہ نہیں طے کر پائے ... بتا، سے تو پہت
دور ہیں! دیسے یہ ملکی ہے کہ فریدی تسخیر جن کے لیے چلا کشی کرے اگر شہنشاہ
چھات تابو میں آجائے تو اس سے استمدعا کرے کہ بھٹی پہنچا دے مریخ بیاز سڑہ
تک -- اس کے علاوہ اور کوئی حارہ نہیں! یا بھر کوئی ایسی مشین یا بجاد کی جائے
جس کے ذریعہ ستم آدمی ڈالسکیں آدمی کوشین میں بند
کر کے ٹین دبایا اور وہ کھڑا کسے مریخ کے لیے ڈالسکی ہو گیا.....

در اصل اس طرح کی مشینیں بناتے ہوئے اب کچھ خشم سی آنے لگی ہے ...
 غالباً آپ دہ مشین ابھی تک نہ بھوئے ہوں گے جو آدمیوں کو پیس کر بنانے والی
کرتی تھی راللہ مجھے معاف کرے ... جی چاہے تو حالے کے لیے میرزا دل
جنگل کی آگ دیکھ لیجئے ۔

دیسے بڑا جی چاہتا ہے کہ آدمی کو سچ مجھ آدمی بنانے کی کوئی مشین ایجاد کر سکوں.
بہر حال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ "ستاروں کی موت" سامنہ نکلنے نہیں بلکہ
فلکی ستاروں کی کہانی ہے!

ادھر کچھ دنوں سے ایسی فرمائشات و مسوں ہو رہی ہیں کہ دیسے ہی نادل کھٹھ
جیسا نہ لاس کھا تھا غالباً اس قسم کی فرمائش کے سلسلے میں پہلے بھی کسی پیشہ سر
میں انہیں خیال کر چکا ہوں گے یہ میرے بس کی بات نہیں اس قسم کی فرمائشات
نہ پڑھنے والوں کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور نہ کھٹھنے ہی دائرے کو اور پھر میرے
پڑھنے والوں پر یہ عالم ہے کہ "بلی پیچھا" ہے پڑھ کر ایک صاف نئے مجھے کھا تھا
کہ چنانوں میں فائز ہیں آپ نے لیو کا کی کہانی تکمیل تھی لہذا میں لیو کی کہانی
مجھنا چاہتی ہیں گویا یہ تجوہ پر پلارٹ کے اعادہ کھٹکا چھپا الزام ہے!

پھر تائیے ایسی صورت میں جبکہ کچھ نادل کھٹھنے لگوں تو کیا
حشر ہو گا میرا آپ کے ہاتھوں! !
لبس اسی شاعر کا سا حال ہو گا جس کی کوئی ایک نظم کافی مقبول ہوئی تھی۔ اب وہ
بے چارہ جس شاعرے میں بھی پڑھنے پڑھتا ہے اسی ایک نظر کی فرمائش شروع ہو
جاتا ہے۔ بہر جنکہ اس بازنئی نظم لایا تھا لیکن مجھوڑا وہی نظم سنانی پڑتا ہے ...
خوب شرعت پالی ہے وہ نظم لیکن کچھ دنوں کے بعد اس کے ماح کسنا شروع
کر دیتے ہیں" اماں اب کبیار کھا ہے اس کے پاس -- دو چار نظمیں عقیلیں ساختم ہو
چکیں وہ مر چکلبے"

اہمدا مجھے پہنے طور پر لکھنے دیجئے! اسی صورت میں آپ مجھے زیادہ دنوں تک
زندہ رہنے دیں گے۔ یعنی میں آپ کوئی تھی کہا نیاں وے سکوں گا۔

ابن صفی
م. اکتوبر ۱۹۷۴ء

دو کمپ پ

(۱)

کچھ دیر بعد پھر گہرے بادوں نے فضا پر حیطہ ہو کر دہان خوشگواری خلکی چیلا
..... لیکن افق میں نظر آنے والے درختوں کی سبز تکیر پر اب بھی دھرم جمک
رہی تھی۔ اس بارہوا کے جھونکے اپنے ساتھ بوندیں بھی لائے تھے!
پھولداریوں کے پردے پھر پھڑانے لگے! کئی گھوڑے بیک وقت
بہتستا تے اپھرنا ٹا جھاگیا! اور اس پاس بکھرے ہوئے خشک پتوں کے
ڈھر تیری سے آنے والی بڑی ٹھیک بوندیوں سے بجھتے رہے۔ پھر عرصہ سے پڑی
ہوئی خشک زمین سے سوندھی سوندھی ٹوٹھوڑا ٹھنے لگی! پھولداریوں کے
پردے اٹھا دیئے گئے اور ایک پست قنادی ہاتھ میں بیر کا ٹیکا سا جگ سنبھالا،
ہوئے باہر سکل آیا! یہ مشہد فلمی کو میدین مردنگ کھٹا! پتہ نہیں لاسر
نے اپنے لیے یہ ہام کیوں منتخب کیا تھا جبکہ جوڑ کے اعتبار سے سونی مددی دعویٰ
معلوم ہوتا تھا!
اس نے اپنا جگ آسمان کی طرف اٹھا کر تھکہ لگاتے ہوئے کہا! ”وشن یو!



ڈڈاک مائی سوئٹ اینجلز آف پر سے ٹی ایسٹ ڈریمیز۔!
کئی دنوں کی سخت تپیش کے بعد بادل آئے تھے.....

وہ دہیں کھڑا جیر پنیارنا۔ بوندیں جتنی تیزی سے آئی تھیں اسی طرح اچانک غائب
بھی ہو گئیں۔

اوہ سچھر تھوڑی دیر بعد زمین سے اٹھنے والی سوندھی خوشبو ذہن پر گراں گدرنے
لگی کیونکہ اس کے ساتھ ہی زمین سے گویا آپنے کی نکلنے لگی تھی! وہ تین آدمی اور
چھوڑداریوں سے نکل آئے اور ان میں سے ایک نے ہاتھو ہلاکر عصیل آواز میں
کہا! "مردگانک تم مخصوص ہو۔ سو فیصدی مخصوص۔!"

"وہ کیوں ختاب!... ڈائسر کٹر صاحب!..." مردگانک نے مضبوک اذانے
کے سے انداز میں پوچھا!
"تم جس بات کی خواہش کرتے ہو! وہ ہمیں یوری ہوتی ہے!"
ہنسنے۔!
"مردگانک آئے تیجھے جھوٹا ہوا گنگہ نے لگا۔" ڈوبنے جاؤں تھیسا
لے پایا بھجے۔!
"میں آج ایلوپینٹ سیکوئینس فریڈیک کروں گا!" ڈائسر کٹر نے باعث ہستی پر
گھونسہ مار کر کہا!

"آسمان کی طرف دیکھو!...!" مردگانک انگلی اٹھا کر بولا!
"ماجھی دھوپ نکلی آتی ہے۔!" ڈائسر کٹر بولا!

"ہرگز ہمیں نکلے گی۔!"
"نکلے گی۔!"
"ہرگز ہمیں! مردگانک کے ہنڈوں پر فر پری مسکراہٹ تھی۔!
"تم نئے میں ہو اس لیے میں تم سے بات ہنہیں کرنا چاہتا!" ڈائسر کٹر نے

نفتر سے ہونٹ سکوڑ کر کہا!....
آج مجھے بیٹھ سے نشہ ہو گیا ہے... کل تمہیں سادہ پانچی چت کر دے گا۔
سب کچھ ہو سکتا ہے!" مردگانک سنجیدگا سے بولा!۔
"جاوہ!..." ڈائسر کٹر نے ٹیچھے کھڑے ہوئے آدمیوں میں سے ایک کو مخاطب
کیا: "تیاری کر دے!"

وہ چھوڑداریوں میں چلا گیا!....
یہ لوگ یہاں دو دن سے ریہرسل کر رہے تھے۔! فلم کا نام تھا "سنجنگا" اور
وہ یہاں سنجنگا کے انوا کا منتظر فلم بند کرنے چاہتے تھے....
ہیرودن نے معاہدہ کرنے سے قبل ڈائسر کٹر سے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ مشہور
ہیرودن کیار کے علاوہ اور کسی کے ساتھ کام کرنا پسند نہ کرے گی۔ لہذا کمل کار
پر تھوڑی راج کار دل ادا کر رہا تھا:.... ویسے اگر ہیرودن کی نانی کو علم ہو جانا
کہ ہیرودن نے ایسی کوئی شرط پیش کی ہے تو وہ اسے معاہدے کے کاغذات پر
وختگی نہ کرنے دیتی کیونکہ وہ ہیرودن کو کڑی نگرانی میں رکھتی تھی!... پتہ نہیں
کن دشواریوں کے ساتھ ہیرودن اپنی یہ شرط بصورت پیغام ڈائسر کٹر کے پہنچا سکتی
تھی!۔

اب یہاں اس کیمپ میں اس کی نانی بھی موجود تھی۔ تھا ہمیں۔ اپنے ساتھ
دبادی گارڈز بھی رکھتی تھی۔!
مردگانک اکٹھان پر فقرے کتا!.... اور نانی تملکا کر رہ جاتی.... بات
یوں نہ بٹھاتی کہ مردگانک اول دھمکے کلبے حیا اور چکاڑ تھا!... وہ اسے ان
دنوں کی یاد دلانے کی کوشش کرتا جب وہ ایک شہر کے چک میں بڑا شہرہ رکھتی
تھی۔! ہیرودن کی نانی اپنے مااضی میں جھلانکنے پر تیار نہ ہوئی۔!

وہ کھر کھراتی ہوئی آفاز میں کہتی "اے تو اس پر لدی کیوں پڑ رہی ہے؟"
ڈائرنر کٹر احتیاج بنا تھا اٹھا کر کہتا" بی بی پلیز فرگا ڈس سیکا۔"
"اے تم بڑے ڈائرنر کٹر بنے پھر نے ہوا" وہ ما تھہ پچا سکر کہتی "یہ سکالہ اسی
لڑکا ہا ہو گا!"

"لماں ہاں! میں دیکھ رہا ہوں!"... آپ خدا کے لیے چپ بیٹھئے!... ڈائرنر کٹر
بے بی سے کہتا۔ اور وہ چھران دلوں کو گھومنے لگتی!....
اغواہ کے منظر کے لیے اس نے ٹرے ما تھہ پاؤں مارے تھے کہ اسے سکرٹ
سے خارج کر دیا جائے۔ اس کی بجائے درس کرداروں کی گفتگو کے ذریعے
نمایاںوں کے ذہن نیشن کرنا یا جائے کہ پرستیوی راج سنجوگنا کو گیا!

ڈائرنر کٹر اس پر تیار نہیں ہوا تھا؛ درسرے لوگ بھی اسے سمجھانے بیٹھ گئے
تھے کہ اس صورت میں فلم بے جان ہو کر رہ جائے گی۔ اور نافی کے انداز
سے ایسا معلوم ہونے لگا تھا جیسے کہنا چاہتی ہو کہ اچھا تو پھر کوئی اتنا ٹھاٹ گھورا
تلائش کرو جس کی پشت پر ستم تینوں آ جائیں۔

اب وہ کسی دن سے منتظر تھے کہ اغواہ کے منظر کی غمبدی کے لیے موسم
ساز گار ہو جائے!

لیکن اس وقت ڈائرنر جھلکایا ہوا تھا!.... اس نے تھیہ کر لیا تھا کہ آج
اس منظر کی غمبدی ہو کر رہے گی ٹرک تیار کھرا تھا!.... ہیرڈ اور ہیرڈش
کا سلیوم میں آگئے تھے۔ وہ گھوڑا بھی تیار تھا جس پر دنوں کو بھالانا تھا!
اور نافی۔ اور فریب ہی کھڑی مضطرباً انداز میں ما تھول رہی تھی اور
بہت آہستہ ہیرڈن سے کچھ کہتی بھی جا رہی تھی۔ لیکن دور سے دیکھنے والوں کی بیچہ
یہ صاف ارہا تھا کہ وہ اس سے کیا کہہ رہی ہو گی۔ کس قسم کی ہدایات دے رہی ہو گی۔

وہ بھی حسوس کرنا چاہتی جیسے یہ علمی سیٹھ بھیشتر سے اس کے پیچھے دم ہلاتے
کئے ہوں!— بی بی "کہتے ان کے منہ سو سکھتے رہے ہوں! لیکن مردنگ
سے وہ کس طرح پیٹھی۔ بھاٹہ تو بڑے بڑے شہنشاہوں کو بھی منہ چڑا کر پیٹھ
نکلتے تھے۔ لہذا اس کی باتیں بھی نہیں میں اڑ جاتیں۔ بظاہر وہ بھی مسکراتی
ہی رہتی لیکن دل یہی پاہتا کہ کسی طرح اس کے ٹکڑے اٹا دے!

ہیرڈ کمل کمار سنجیدہ آدمی تھا اور روزانہ زندگی میں بھی بید رومنٹیک نظر
آتا۔ سکرٹ ملا گانے کے لیے کسی سے دیا سلاں طلب کرتا تو اس میں بھی ادا کاری
کی جھلکیاں نظر آتیں۔

جب لوگ کسی بات پر تھقہ لگاتے تو اس کے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے
مسکراتے کا ارادہ کر رہا ہو!.... پھر جب درسرے غاموش ہو جاتے تو اس
کے ہونٹوں پر بلکی سی مسکراتے نظر آتی۔ اور اس طرح غائب ہو جاتی جیسے
کسی اجارہ دہنے میں کوئی بلکی سی آواز ڈوب گئی ہے!....

ہیرڈن آشا اس کے بخلاف بڑی شوخ تھی!.... ذرا ذرا سی بات پر
ہس دیتی خواہ بات نہیں کی ہو یا نہ ہو!.... بولنے پر آتی تو بولتی سی چلی جاتی
گفتگو کے دوران میں اس کی آنکھیں زندگی سے بھر پور نظر آتی تھیں... خصوصیت
سے اس وقت ان کی چک پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جاتی جب وہ کمل کمار پر
گفتگو کر رہی ہوتی۔

نافی اسے خونخوار نظر دی سے گھورتی رہتی۔ ایسا لگتا جیسے اب کہہ انھیں
"ارجی گم بخت تو آنکھیں بند کر کے باتیں کیوں نہیں کر تی۔"

ریہر سل کے وقت تو پچھے چڑھو دڑتی تھی!.... آشا اور کمل کمار کا مل
کی مشترک تھے اور وہ بیٹھی جھلستی رہتی۔... پھر فضیط کے بند ٹوٹ جاتے اور

کیلئے جید درخت کی سب سے اونچی شاخ پر بیٹھا مینڈ لیں بجارتا تھا!...
مینڈ لیں بیوں بجارتا تھا کہ ذہن پر بوریت مسلط تھی! اور درخت کی سب سے اونچی
شاخ پر جا بیٹھنے کا مقصد ہی ہو سکتا تھا کہ اُسے ہرن کے کباب مرغوب ضرور
تھے لیکن اس حصک مجھی ہنسی کہ خود ہی ہرن کے تھجھے دوڑتا پھرے... پھر
خود ہی شکار کرے! حتیٰ کہ خود ہی اس کی کھال بھی آتے اور تب بہزار خرابی
کباب لیتے ہوں!

بیمار کی دن کے شکار ہو رہا تھا! فرمیدی کئی دوستوں سمجھتے یہاں مقیم تھا!...
علاقے کے جائیدار نے تو کہا تھا وہ قصہ ہی میں قیام کریں! لیکن فرمیدی اسرا
پر تیار نہیں ہوا تھا جنکل میں چھولدار یاں نصب کی تھیں تھیں جن میں تھوڑے
تھوڑے وقٹے سے دن بھر مینڈ لیں کے لفے گو ڈجا کر رہے تھے!... جمیدیک
دن بھی شکار کے لیے نہیں گیا تھا!..... دیسے وہ ان کی واپسی پر بڑے
خلوص سے ان کا استقبال کرتا تھا بشرطیک خالی ہاتھون آئے ہوں!—
سینڈ وکٹ بنیا شد اور خاکی پیدون میں بلبوس کیتواس کی قولدانگ، آدم کری
میں ٹپا پاپ پیا کرتا تھا!... پاپ کا تمباکو را کھو جاتا تو مینڈ لیں اکھا
لیتا!— کئی نلمی دھیں اچھی خاصی بجا لیتا تھا!—

آج صبح فرمیدی کے احباب نے اُسے بھی ساتھ پہنچنے پر مجبور کیا تھا لہذا
مینڈ لیں کی اسٹریک گھے میں ڈال کر درخت پر جا چڑھا!...
اس دوران میں بڑی بڑی بوندیں بھی آئیں۔ زور کی ہوا میں بھی چلیں لیکیں۔

جہاں تھا دہیں بیٹھا رہا! — آج صرف بورست ہی مسلط نہیں تھی بلکہ ذہن بھی جسم بھلا کت
میں۔ مبتلا تھا۔ تا وار باتھا ان لوگوں پر جو شہر کی زنگینیاں چھوڑ کر دیرالنوں میں جی
انے آتے ہیں! دلیے اگر شکار ہی کی بھثترے تو شہر کب جانوروں سے خالی ہے؟
سے بلا سورہ جلتے گا۔ البته اسے جنگلی نہ کہا جا سکے گا!... کیونکہ
یہ کے خول میں رہتا ہے! —

اس نے اپنی کھوپڑی پر جھپٹا مانا اور بُرا سامنہ بن کر بڑا بڑا یا! اب نفس
ہونہ۔ "پھر کیا کیا جاتے؟ اس نے سوچا!
اصحی کسی خاص ذکر تک ذہن کی رسائی نہیں ہوئی تھی کہ اچانک اسے چینی
سائی دیں —

دکدر کی آواز معلوم ہوئی تھی۔ وہ چونکے کہ چاروں طرف دیکھنے لگا:
ا۔ سناٹا تھا۔ لیکن وہ آوازیں اس کی پیشان پر تشویش کا عبارت چھوڑ کر تھیں
تھے پھر چینیں سنائی دیں۔.... کوئی عورت متواتر پیچنے جا رہی تھی۔ آواز بھی
جا آتی درکی نہیں معلوم ہوتی تھی! پھر ایک دوسری آواز بھی سماعت سے قریب
تر ہوتی رہی۔ یہ دوڑتے ہوئے گھوڑے کے ٹالیوں کی آواز تھی! —

وہ پیڑی سے پیچے اترنے لگا!... کیونکہ گھوڑا اسے نظر آ رہا تھا، سانے
والی درختوں کی تھاڑے سے سکھ کر اس نے یہاں کا ہی رخ کیا تھا اور اسی طرف
جھپٹا آ رہا تھا!... .

ہے اس کی گردن سے چھپی ہوئی عورت برابر پیچنے جا رہی تھی! —

جمید جانتا تھا کہ جھوڑ کر بھاگے ہوئے گھوڑے کو کیسے تالیوں کیا جائے!...
اس گھوڑے پر ٹاٹھڈا لئے وقت، اس نے محسوس کیا جلیسے وہ سجن انارڈی
کے! اب سیہھا تو ہیں دوڑ رہا تھا؛ لیکن اپنے سامنہ اسے مجھی کھیٹا پھر

لے لئا کیونکہ اس نے اس کی لگام پکڑ رکھی تھی۔

گھٹنی میں گھری خاشیں آئیں... بگر کر بھی گھستارا!... پھر اٹھا۔ لیکن لگام نہ چھوڑی۔ عورت خاموش ہو گئی تھی!.....

اور پھر وہ دھم سے زمین ہی پر چلی آئی۔ حمید لگام چھوڑ کر اس کی طرف جھپٹا! وہ بیہوش تھی!—

مگر وہ کون تھی۔ حمید کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اُسے بہت دیکھا ہو...! بڑی دلکش عورت تھی۔ بیہوشی کے عالم میں بھی ہوتا ہو ٹوں پر بلکہ سی سکراہٹ تھی! قطعی نہیں معلوم ہوتا تھا کہ کچھ دیر پہلے وہ زندگی سے مالیوں ہو کر کہہ بے بس جانور کی طرح چیختی رہی ہوئی!—

اس نے سلے منہ نظر اٹھائی!... گھوڑا تقوڑے ہی ناصلے پر چردہ تھا! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ بھنی سوار کو گردانیے کے لیے ہی الف ہوا ہو...! حمید پھر بیہوش عورت کی ملات متوجہ ہو گیا!— لیکن یہاں وہ کیا کر سکتا تھا! کیمپ یہاں سے تقریباً ایک فرلانگ کے ناصلے پر تھا! پہلے اس نے اسے ہلا کیا جلا یا۔ لیکن جب اس سے کام نہ چلا تو سیدھا کھڑا ہو کر رہا تھا جبکہ جبکہ ہوا بولا! "تم لوگ مجھے اس ویرانے میں بھی چین نہ لینے دیا... اچھا!...."

پھر ٹھنڈ کر اُسے ہاتھوں پر اٹھایا اور کیمپ کی طرف چل پڑا۔ ایک بار مٹکر گھوڑے کو دیکھی تھا جواب بھی وہیں چر رہا تھا!...."

شکار پر دو ملازم بھی ساتھ آئے تھے:... انہوں نے ہیرت سے منہ بچاڑ کر حمید کو دیکھا اور شاید اس کرش منکش میں پڑ گئے کہ انہیں اس سلسلے میں کیا کرنے پڑا ہے!—

"دفعتاً حمید دھارا... اندھے ہو کیا۔ اسٹرپھر بچھا اور جلد ہی سے۔"

رنوں بوجھلا کر ایک جھپولداری میں جا گئے اور حمید اُسے ٹھنڈوں پر اٹھا کر کھڑا رہا۔

دہ دہ نہیں بلکہ نولہ بھک اٹر پر اٹھا لے مادہ اُسے ایک درخت کی چادر میں بجھا دیا!..... اور جب حمید بھوش عورت کو اس پر ٹھاٹھا تھا انہوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظرؤں سے دیکھا اور کسی قدر مسکرائے بھی۔
”پانی لاو۔!“ حمید نے مٹرے بغیر کہا! اور پر تشویش نظرؤں سے بھوش عورت کو دیکھا رہا!..... یاد ہنسی آرتا تھا کہ اُسے پہلے کہاں دیکھا تھا!..... حمید اس طازم سے مخاطب ہوا جو دہیں کھڑا تھا!.....
”کیا تم سے اس کی چیزیں سنی تھیں۔!“

”بچ۔ جی ہاں۔۔۔ سنی تو تھیں۔!“

”تو پھر تم دہاں کیوں نہیں پہنچے تھے؟“

”ہم سمجھے شاید آپ میں۔!“

”رماغ خلب ہو گیا ہے!.....“

”ہم نے سوچا شاید یو ہنی ہمیں پریشان کرنے کے لیے.....!“

”لے کر ایک عورت کی چیزیں تھیں شیر نہیں دھاڑتا تھا۔!“

ذوکر کچھ بولا! ویسے وہ اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔
دوسرہ طازم گلاس میں پانی آیا..... حمید گلاس اس کے ٹھنڈے سے لے کر عورت کے منہ پر چھینے دینے لگا..... وہ پار چونکی تھی... لیکن اسکی چیز نہیں کھوئی تھیں...!

گلاس خالی ہو گیا لیکن وہ ہوش میں نہیں آئی۔

”کھوڑا....!“ دفعہ اسی حمید ذوکر کوں کی طرف مڑکر بولا! ہیکرے کے قریب

”تہنا نہیں۔ کمل کمار بھی تھا۔“
 حمید خاموشی سے اُسے دیکھتا رہا!
 پھر اس نے اسٹریچر سے اتنا چاہا! — لیکن حمید نے ہاتھا اٹھا کر اُسے اس
 سے باز رکھا! —
 ”کمل گر گیا تھا... وہ گر گیا تھا...! وہ بھر کیا ہے۔ کیسا ہے!“
 ”میں نے عرض کیا تھا کہ گھوڑے کی پشت پر تہنا تھیں...“
 ”مم۔ میں۔ اس کے نیچے بیٹھی ہوئی تھی!... گھوڑا تیزی سے دوڑ رہا تھا!...
 میں نے کمل کی کمر تھام لی تھی... پھر اکیپ زور دار دھماکہ ہوا... گھوڑا بھر گیا!—
 کمل چینخ مار کر گر گیا تھا!... پھر میں گھوڑے کی گردان سے پیٹ کی تھی!—
 آپ کمر تھامے ہوئے تھیں تو آپ کو بھی... کیا نام ہے... کمل کے ساتھ
 ہی گرنا چاہئے تھا...“
 ”لہاں ہونا تو ہی چاہئے تھا! — پتہ نہیں کیوں نہیں ہوا۔ مجھے ہوشی نہیں کہ
 پھر کیا سوا!... بس میں انپی چینیں ہی سفتی رہی تھیں۔ آپ کون ہیں! — میں کہاں
 ہوں۔ یہ ہمارا کمپ تو نہیں معلوم ہوتا!“ جی یہ شکاریوں کا کمپ ہے۔ آپ
 کمپ کہاں تھا! — میں جگہ کا نام نہیں جانتی!—
 ”آپ نے ابھی کسی دھماکے کا نہ کرہ کیا تھا!—“
 ”میرا خیال ہے کہ وہ گھوڑت کے پیروں کے نیچے ہی ہوا تھا!—“
 ”لیکن آخر گھوڑے پر دبی سوراہی...“
 ”آپ نہیں سمجھے! وہ ہاتھا اٹھا کر بولی“ نہ کم کی ٹوٹنگ ہو رہی تھی...“
 ”اوہ!“ حمید چونکہ کہ جلا! اور اُسے گھوڑے نکلا۔ اب اُسے یاد رکھ
 عنست کا چہرو جانا پہچانا کیوں معلوم ہو رہا تھا!

ایک گھوڑا چڑھا ہے اُسے بیان لاوے!“
 وہ دونوں چلتے گئے اور حمید غصت پر نظر جائے وہیں کھڑا رہا!.... وہ سوچ
 رہا تھا آخوندی مختار مہ کوشہ سواری کی کیوں سوچی تھی... اور پھر اس
 لباس میں... اسینکڑ دل سال پرانی وضع تھی!..... ایسا لگتا تھا جیسے قرون
 وسطی کی کوئی محفلی ہوئی روح دارہ عالم اجسام میں اگئی ہو!....
 شکاریوں میں ایک ڈاکٹر بھی تھا۔ حمید نے سوچا کاشن وہ اس وقت
 موجود ہوتا! فوگر گھوڑے کو دیاں لائے اب وہ پُرسکون ہو چکا تھا!—
 ایک سوچھے ہوئے درخت کے نڈے سے اُسے باندھ دیا گیا!—
 کچھ دیر بعد حمید نے پھر اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے ریتے... اس بار
 وہ نہ صرف چونکی تھی بلکہ کچھ بے ربطے سے جلدی زبان سے بھی نکلے تھے!—
 پھر کراہ کر کر وٹلی... لیکن آنکھیں نہیں کامولیں! حمید نے پھر جھیٹے
 دیتے... پھر سے پر ناگواری کے آثار نظر آئے اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔
 وہ خلا میں گھوڑے جا رہی تھی پلکیں جھپٹکائے بغیر!—
 حمید نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر نوکری کو خاموش ہی رہنے کا اشارہ کیا!—
 کچھ دیر بعد اس نے پھر آنکھیں بند کر لیں۔
 ”آپ گھوڑا ہیں!“ حمید نے جھک کر زم پرچے میں کہا!....
 ”میں کہاں ہوں!“ اس نے آنکھیں کھولے بغیر سخیف آذان میں پوچھا!—
 ”میرا خیال ہے آپ کچھ دیر آرام سمجھئے!“ حمید نے زم پرچے میں کہا!—
 لیکن وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں انٹھ بیٹھی چاروں طرف دیکھا اور
 بذریعی طور پر چیخی ”کمل... کمل کہاں ہے!“
 آپ تہنا تھیں۔ حمید سے۔

آپ فلم اسٹار آشا، میں۔۔۔ اُس نے پوچھا:۔۔۔
”جی ہاں۔۔۔ جی ہاں:۔۔۔ وہ جلدی سے بولی اور میں ہیر و کمل کار کا تذکرہ کر رہی تھی۔۔۔“

”اچھا! اچھا!..... تو پھر آپ کا ملک بھی آہی رہا ہو گا۔۔۔“
حیدر نے ملازموں سے کہا:۔۔۔ تم لوگ آگے بڑھ کر میلان میں ٹھہر و.....
اگر کوئی گاڑی دکھانی دے تو اشارہ کر کے ادھر بلا لینا۔۔۔
”میں کمل کے لیے پریشان ہوں۔۔۔ وہ دھماکہ کیسا تھا!..... اس کا اس منظر سے تو کوئی تعلق نہیں تھا۔۔۔ ہم سجنوگنہ کی شوٹنگ کر رہے تھے۔۔۔ یا انواع کا منظر تھا:۔۔۔“

”تب تو دھماکے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا!۔۔۔“ حیدر نے کچھ سوچتے ہوئے پُر تشوش ہجھے میں کہا:

”یہی تو۔۔۔ یہی تو۔۔۔“ وہ مضطرب باہہ اہلزاد میں بولی۔۔۔
”لے منہ کی دیکھ رہا ہے۔۔۔ جا کر کافی بنا۔۔۔“ حیدر نے اس ملازم سے کہا جو میں کل طرف نہیں گیا تھا!

”شکریہ۔۔۔ آشا مسکرائی!۔۔۔ میں بڑی تھکنی محسوس کر رہی ہوں۔۔۔“
”لیٹ جائیے۔۔۔“ حیدر بولا!

”نہیں ٹھیک ہے۔۔۔“
کچھ دیر خاموش رہی پھر آشانے کہا۔۔۔ بڑی حیرت کی بات ہے! ملک ہمارے پیچھے نہیں آیا۔۔۔“

”خود ری نہیں کر گھوڑا ٹرک ہی۔۔۔ کے راستے پر دوڑتا رہا ہو۔۔۔“

”جی ہاں۔۔۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔“ وہ پُر تشوش ہجھے میں بولی!۔۔۔ پھر میں لیتے

کیپ ٹک کیسے پہنچوں گی۔۔۔“

”کچھ دیر بعد ہماری گاڑیاں آجائیں گی!.....“

”کیا آپ کو ہمارے کیپ کے متعلق کچھ علم ہے۔۔۔ آشانے پوچھا!۔۔۔“
”جی نہیں۔۔۔“

”پھر میں کیپ ٹک کیسے پہنچوں گی۔۔۔“

”کیپ ٹک ہر سی آپ کی شہری قیامتگاہ تک پہنچا دیں گے۔۔۔“

”جی ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ اس نے کہا۔۔۔ چند لمحے خاموش رہی پھر بولی آپ کوں ہیں؟۔۔۔“

”یہ نہ پوچھتے تو بہتر ہے!۔۔۔ حمید نغمیں آہاز میں بولا!۔۔۔“ وہ آپ ہماری کافی پیشہ بھی پسند نہ کریں گی۔۔۔“

”دہ ایسا بھی کیا۔۔۔ آپ تو بہت اپنے آدمی معلوم ہوتے ہیں!۔۔۔“ وہ حب
مارٹ خواہ مخواہ نہیں پڑی۔۔۔“

”نہیں۔۔۔ لوگ اچھا نہیں سمجھتے۔۔۔“

”آخر کیوں؟۔۔۔ آپ کوں ہیں!۔۔۔“

”مجھے ساجد حیدر کہتے ہیں!۔۔۔! حکمہ سراج سانی سے متعلق ہوں!۔۔۔“
”کیون حیدر تو نہیں۔۔۔ اکنہ فریادی کے استثنی!۔۔۔“

حیدر نے معموم انداز میں سر کو جنبش دی
”اوہ۔۔۔“ آشامضطرب نظر آنے لگی۔۔۔ پھر سپھل کر ہنسنے لگی اوہ بولی۔۔۔

”اوہ آپ لوگ تو بے حد معزز لوگوں میں شمار ہوتے ہیں! مجھے تو بڑا اشتیاق تھا مٹنے کا!۔۔۔“

حیدر سر جھکائے پاٹپ میں تباکو پھر تارتا اور وہ پھر بولی!۔۔۔ بیٹھ جائیے تا

پاٹ اور دوسرے لوازمات لایا!
 "اسٹول بھی۔!" حمید اس کی طرف دیکھ کر نہ رکھا! اور وہ دوڑتا چلا گیا!
 کچھ دیر بعد ایک فولد بگ اسٹول بھی لایا!
 "میرا خیال ہے!!" حمید اسٹول پر بیٹھتا ہوا بولا! "اب آپے اتنی توانائی تو محسوس کر رہی ہوں گی کہ کافی بن اسکیں!
 "اوہ۔ جی ہاں! جی ہاں! وہ جلدی سے آگے کھکھتے ہوئے بولی!
 "مجھے حیرت ہے اپ کا ٹک اب تک اوہرہ نہیں آیا!
 دفتارہ ٹھکانہ کر ہنس پڑی اور حمید اس کی صورت دیکھتا رہ گیا! کوئی ایسی بات تو نہیں تھی جس پر اس طرح بے ساختہ نہیں آسکتی!
 "میں نہیں سمجھا! وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا پُر تشوش ہبھے میں بولا!
 "نامی بی! وہ غصتی بھی رہی!

"جی۔ می ہی! ہے!" حمید نے آنکھیں بچھاڑ دیں! وہ سوچ رہا تھا کہیں اس حادثے کے ذہن پر کوئی بُرا اثر تو نہیں ڈالا۔ وہ غصتی بھی پھر بدقت ہی پڑتا ہوا پاکروں، نامی بی! پچھاڑیں بچھاڑی ہوں گی! انہیں بردقت و خدا کا رکار ہے کہیں میں مرنا جاؤں!
 "تو اس میں بھی کیا بات ہے ختر سے حمید بچھاڑ کر بولا!
 "میں اکثر سوچتی ہوں اگر میں پچ پچ مر جاؤں تو ان کا کیا حشر ہو گا!
 "کافی پچھے پھٹدی ہو رہی ہے!" حمید آہستہ سے بڑا یا۔
 "لیکن کمل کمار! وہ یک بیک سنجیدہ ہو گئی! وہ دھماکہ کیسا تھا! کمل چینیا تھا اور گھورے سے گرمیا تھا!
 "ہو سنتا ہے! چند کے سپاہیوں میں سے کوئی غلطی سے کھڑی ناٹ

آپ بہت دیر سے کھڑے ہیں!"
 حمید نے پھر مفہوم نظروں سے اس کی طرف دیکھا! اور دوسری طرف من پھر
 لیا! اس کی آنکھوں سے آنسو بہرہ ہے تھے!

پکنڈندی کی ملاش

(۱)

آشاؤ سے تحریر آئی نظروں سے دیکھتی رہی لیکن کچھ بولی نہیں۔ اولیے انداز سے تو یہی معلوم ہو رہا تھا جیسے کچھ کہنے کے لیے بے چین ہو!
 حمید خلا میں غمود تار ہا اور آنسو بنتے رہے۔ ابالا خراشا کو بولنا ہی پڑا! کیا آپ کی آنکھوں میں کچھ تحکیف ہے!

"جی!" حمید چنک کر بولا! جی ہاں! جی ہمیں! اوہ! جی ہمیں! ایسی ایکٹنگ شروع کر دی جیسے اے ان آنسوؤں کا علم ہی نہ رہا ہو! آخر جھینٹے ہوئے انداز میں ہس کر بولا! عجیب بات ہے۔ خوبصورت گھور توں کو دیکھ کر میری آنکھوں سے پانی بنتے لگتا ہے!
 لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس جواب سے مطمئن نہ ہوئی ہو!
 اتنے میں ملازم نے اسٹریچر کے قریب ایک چھوٹی سی میزی لارکی! پھر کافی

کی کنپٹی پر پڑی — وہ گر گیا گھوڑا بھڑکا اور آشاكوئے جانے کے صدر
لے گیا!.....

"اوہ — !" حمید نے طولی سافس لی اور کنخ کی طرف مڑا آشاكھڑی
نظر آئی اس کی آنکھیں حیرت سے تھیں ہوئی تھیں۔ ایسا معلوم ہوا تھا جیسے سکتے
ہو گیا ہو!

کیا آپ والپس جانا چاہتی ہیں؟" حمید نے اس طرح چیخ کر پوچھا جیسے وہ
اوہ سچائی ہو! وہ چونک پڑی! پلکیں جھپٹکائیں اور حمید کو ایسے انداز میں
دیکھنے لگی جیسے وہ اس کے لیے قطعی اجنبی ہو!

درسے شکاری خاموشی سے اُسے دیکھے جا رہے تھے! — حمید نے ان کی
طرف ٹرک کر کہا "یہ نہم اسٹار آشامیں — اور گھوڑا اور بندھا یہاں بے!

"تبت — تب تو انہیں وہاں فوراً پہنچنا چاہئے! — ان میں سے ایک
بیٹلا یا —

"وہ مر گیا — کیا وہ مر گیا — !" آشامیں بڑھتی ہوئی مصادر باذ انداز میں
بولی — اور پھر ساکھت ہو گئی! —
کوئی کچھ نہ بولا —

لاش خاک دخون میں لتھڑی پڑی تھی!
کرنل فریدی اس کے پاس سے ہٹ آیا تھا! اور اب ترینیاں فٹ
کے فاصلے پر کھڑا اس جانب دیکھ رہا تھا جدھر سے بینے ناہر ہوا تھا۔ امر پروڈکشنز

تھری استعمال کر بیٹھا ہو۔! بالکل اسی طرح جیسے قلوپڑہ میکس فیکٹری کی اشک
استعمال کر بیٹھی ہے! — غالباً کسی فلم میں ملک نور جہاں نے بھی یہی حرکت کی تھی۔
آشاك میکس بھر رخصت ہو گئی! ہستے و قشت وہ ایک بالکل سختی سی کپی نظر
آئی تھی! —

استئنے میں کسی گاڑی کے ساتھ کی آواز آئی!

"اوہ ٹرک آگیا شاہد — !" وہ بھتی ہوئی بولی!

"ہمیں آپ ہمیں بیٹھئے میں دیکھتا ہوں!" حمید نے کہا! اور کنخ
سے باہر آگیا! یہ تو انہیں لوگوں کی جیپ بحق جس پر دشکاری نظر آ رہے تھے
ان میں سے ایک نے حمید کی جانب را تھوڑا پھیلا کر کہا! اسے تم دونوں ہمراہ
منہوس! .."

"کیا بات ہے? — " حمید نے آگے ٹرک کر پوچھا۔ "بقیہ لوگ کہاں ہیں؟"
"محکمہ سرا غرسانی کے ساتھ جھک مار رہے ہیں! — تم لوگوں کی خودست کہیں
چیز نہیں دے گی! —

"کچھ بتاؤ بھی تو — !"

"ایک لاش — ?"

"کہاں — ?"

"یہاں سھوہس میل کے فاصلے پر — امر پروڈکشنز والے "سجوگتا" نامی فلم
کی شوہنگ کر رہے تھے! — اغوا کا سین متحف! — پر تھوڑی راج سنجوگتا کو گھوڑے
پر سے بھاگا تھا۔ گھوڑا دوڑ رہا تھا! اور ٹرک جس پر کمیرہ تھا گھوڑے
کے پیچے تھا! دفعتاً ٹرک رک گیا! لیکن گھوڑا دوڑ تارا! ابھی
وہ ٹرک والوں کی نظروں ہی میں تھا کہ کسی کنخ سے ایک فائر ہوا۔ گول کمل کمار

کا عملہ بھی وہاں موجود تھا لیکن فریدی نے انہیں لاش کے قریب آنے سے روک دیا تھا! آش کی نافی دلائیں بار بار کر رورہی تھی "ہائے کوئی اس کی بھی تو خبر لو۔ اسے کوئی بہیں سنتا ہے!"

اب فریدی اس کنج کی طرف بڑھ رہا تھا جدھر سے فائر ہوا تھا! قریب پہنچنے پر معلوم ہوا کہ اندر رکھتے آسان نہ ہوگا! وہ دراصل جھنڈ بیرلوں کی جھاڑیاں سختیں جن پر بڑی پتوں والی جنگلی بیلیں پھیلی ہوئی تھیں اور دور سے معلوم ہوتا تھا جیسے اس کنج میں کانٹے دار جھاڑیاں نہ ہوں گی!

وہ لوگ شکار کی تلاش میں اتفاقی ادھر آنکھے سختے اور یہاں یہ حادثہ ہو چکا تھا! لاش وہیں پڑی ہوئی ملی تھی اور امر پر داکٹر نز کے کارکن اس کے گرد جمع تھے آش کی نافی پچھاڑیں کھارہی تھیں!

پھر فریدی نے اپنے ساخیوں سے کہا تھا کہ وہ گھوڑے کی لاش میں جائیں اور اگر راستے میں اپنا کمپ پہنچی پڑے تو حیدر کو یہاں بھیج دیں! کنج کے پاس کھوئے ہو کر اس نے ایک بار پھر یہاں سے لاش نکل کے فاصلے کا اندازہ کیا! — اور جیب سے سگار نکال کر اس کا گوشہ توڑنے لگا! کنج میں گھسنے کے لیے اسٹرے تلاش کرنما پڑے گا۔ وہ سوچ رہا تھا! ظاہر ہے وہاں کوئی الیسی جگہ ضرر ہوگی جہاں حملہ اور پہلے سے چھپ کر بیٹھا ہو گا! ... اور کسی محضوں راستے ہی سے ان جھاڑیوں میں بھی داخل ہوا ہو گا۔ ہو سکتا ہے آس پاس ہی کہیں کسی گلڈنڈی کی نکاس ہو! —

اس نے اشارے سے ڈاٹر کٹر کو قریب بلایا... اس علاقے کے تھانے کو اطلاع دینی چاہئے! — اس نے اس سے کہا!

"میں یہاں کے یہے اجنبی ہوں جناب!" ڈاٹر کٹر نے جواب دیا!

"اوہ — تو ادھر آنے کا مشورہ کرنے دیا تھا آپ کو!"

"اس ایجنٹ نے جو ہمارے لیے اکٹرا ادا کاروں کا استظام کرتا ہے!"

"ہوں!" فریدی نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا "کیا آپ اس کا نام"

اور پتہ تباہیں تھے: —

"جی ہاں! ... شیوا ادم اسٹریٹ کی نرٹکی راج میں اس کا دفتر ہے: ...

شنکر اس کا نام ہے!"

"شنکر!" فریدی نے اس طرح دہرا دیا جیسے اس نام کے علاوہ کچھ اور

بھی اس کے ذہن میں ہو! پھر سگار سکھا کر بولا! "تھانہ راج گڑھ...! اس

علاقوں کا تھانہ ہے! — کیا اس ٹرک کے علاوہ آپ کے ساتھ کوئی اور بھی

گاڑی ہے! ...

"جی ہاں! — دو جیسیں ہیں! —"

"تھانے میں اطلاع بھجوادی سمجھنے... کیا آپ کا کوئی آدمی یہاں کر سکے گا؟"

"جی ہاں! —"

فریدی نے جیب سے نوٹ بک نکال کر اس میں کچھ لکھا اور پھر وہ صفحہ پھاڑ

کر لئے دیا ہوا بولا! "یہ تھانے کے اخراج ہی کو دیا جائے! —"

ڈاٹر کٹر قلعے کر اپنے ساخیوں کی طرف واپس چلا گیا!

فریدی پھر جھاڑیوں کی طرف متوجہ ہو گیا تھا! کچھ دیر بعد وہ جھاڑیوں کے

ساتھ ساتھ ایک طرف چلنے لگا! قریباً دو فرلانگ چلا آیا میکن، تھیں بھی

کسی گلڈنڈی کا سلرع نہ ل� اب وہ پھر پڑھا! لیکن اس بار دوسروی طرف

جانے کی بجائے سیدھا لاش کی جانب چلا آیا کیونکہ دہاں ایک جیپ آگر کی

"اوہ۔!"

"یہ قتل باقاعدہ پلانگ کے تحت ہوا ہے۔!"

"تو پھر قالب بھی انہیں لوگوں میں سے کوئی ہو سکتا ہے۔!" جمید نے امر پڑا کہ
کے علیے کی طرف دیکھ کر کہا۔

فریدی کچھ نہ بولا!.... وہ پھر لاش کی طرف دیکھنے لگا تھا!—

"کیا ٹرک والوں نے کسی بڑے دھمل کے کا تذکرہ نہیں کیا؟—" جمید نے پوچھا۔

"نہیں۔ انہوں نے صرف فائروں کی آدازیں سنی تھیں۔!"

"فائروں۔ یا صرف ایک فائر۔!"

"میرا خیال ہے انہوں نے تین فائروں کا تذکرہ کیا تھا!—"

"کمال ہے۔ آش اکے کوئی گولی نہ لگی۔!" جمید بڑا بیا۔

"اس قسم کے اتفاقات، بھی پیش آتے رہتے ہیں۔!"

"ان لوگوں کا کمپ یہاں سے کتنی دفعہ ہے۔!"

غالباً دلیل کے فاصلہ پر۔!

"بہر حال، یعنی کہیں چیزیں نہیں ہے۔!" جمید کھڑے سانس لے کر بولا۔

آش اور اس کی نافی ابھی تک رہتے جا رہی تھیں ان کے قریب کوئی بھی

نہیں تھا!

فلم کمپی کے کسی فرد نے بھی ان کے پاس آکر تشکی کے دلاغتی کرنے کی رحمت نہیں
گھوارا کی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ دونوں کسی ایسے قبیلے تعلق رکھتی ہوں،

جس کی زبان دوسرے لوگوں کے لیے ناقابل فہم ہو۔

"کیا اب مجھے ہی ان دونوں کو علیحدہ کرنا ہو گا۔!" جمید بڑا بیا۔

"یقیناً۔ یقیناً۔!" فریدی مسکرا کر بولا! خوب صورت عوز میں تمہاری

تھی... اور کہیں جبید ایک عورت سمیت اس پر سے اتر رہا تھا!....

آش کی نافی کی چیخ سنتا ہے میں گوچی۔

"میری رانی۔ میری بیٹی!—"

وہ گرتی پڑتی جیپ کی طرف دوڑی آرہی تھی۔!

پھر وہ دونوں ایک دوسری سے پیٹ کر اونچی آداز دل میں رہتی رہیں۔!

جمید فریدی کی طرف بڑھا تھا!—

وہ اس طرح اس کے قریب آکر رک گیا جیسے اپنے ساتھ کسی کا جزاہ لایا ہو۔

بے حد سنجیدہ اور غوم نظر آرہا تھا!—

"یہ کہاں ملی تھی؟—" فریدی نے پوچھا۔

"جی سیدھی دیہیں چلی آئی تھی جہاں میں تھا!—" جمید نے جواب دیا!

"کیا مطلب۔!"

جمید نے مختصرًا سے بتایا۔!

"دھماک۔!" فریدی نے اس کے خاموش ہونے پر پوچھا۔ تھوڑے

کے پیروں کے نیچے۔

"جی ہاں۔ آشانے بھی بتایا تھا۔!

"لیکن وہ لوگ جو ٹرک پر تھے۔ بندوق کے فائر کی کمائی سناتے ہیں؟"

"ٹرک نے بھڑکے ہوئے تھوڑے کا تعاقب کیوں نہیں کیا تھا۔!" جمید

نے پوچھا!

"وہ چلتے چلتے بیکار ہو گیا تھا!.... اس طرح بے کار ہوا ہے کہ دوبارہ

کار آمد بنانے کے لیے اس کا بخی تک گھونٹا پڑے گا۔ اکسی نے پڑوں کی ذنگی

میں شکر ڈال دی تھی۔!"

حمدید اپنیں چھوڑ کر اس بھیر کی طرف بڑھا جو تھوڑے ہی فاصلے پر نظر آ رہی تھی۔

”آپ لوگوں میں ہیں۔“ اس نے ان کے قریب پہنچ کر اونچی آواز میں پوچھا۔

”امر پر ڈاکٹر۔“ ایک آدمی نے جواب دیا۔

”آپ کون ہیں؟“ حمید نے اس سے پوچھا۔

”میں ڈاکٹر ٹھہر ہوں۔“

”دوسرے لوگوں کے متعلق بھی بتائیے۔“
ڈاکٹر مختلف کام کرنے والوں کا تعارف کرنے لگا۔ پھر حمید کی نظر دلخیم شحیم آدمیوں پر بھری اور ڈاکٹر بھی خاموش ہو گیا۔

”ہوں..... اور یہ؟“ حمید نے پوچھا۔

”یہ آشاكے باڑی گارڈز ہیں۔“ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

”مس آشاكے باڑی گارڈز۔“ حمید نے حیرت سے دیکھا۔ ان میں سے ایک مسلح بھی تھا! پیون کی پیٹی سے روپا لور کا ہولسٹر لٹک رہا تھا!

”اس کا لائسنس۔“ حمید نے روپا لور کی طرف اشارہ کر کے اس سے کہا۔

اور اس نے یہی سے لائسنس لکھا کہ اس کی طرف بڑھا دیا۔

لائسنس ہی سے معلوم ہوا کہ وہ ایک ریسائرڈ فوجی تھا! ... اور الفاظ کے طور پر اسے روپا لور لکھنے کی اجازت مل تھی۔

”تہوارانام! حمید نے دوسرے باڑی گارڈز سے سوال کیا۔

”نصرت خان۔“

”کب سے ملازم ہو۔؟“

بد نصیبی بن کر وہ گئی ہیں جن سے کہیں بھی پہچھا چھوٹا نما محال ہے۔“

”وہ مرنے والے سے محبت کرتی تھی۔“

”فلم کی کہانی میں یاد یہ سے بھی۔“ فریدی نے پوچھا۔

”ویسے بھی؟ نافی اُسے کڑی تھگانی میں رکھتی ہے۔“ خود اس نے یہ شرط پر تھوڑی راجح کاروں کیلیں کمار کو دیا جائے۔“

”اوہ۔“ اونچپ اطلاع ہے۔

”لیکن نافی کو اس شرط کا علم نہیں ہے۔“ بات صرف آشا اور ڈاکٹر بھی کے درمیان رہی۔

”مزید اونچپ۔“

”لہذا اس قتل کی ذمہ دار۔“ نافی ہی ہو سکتی ہے۔ ”حمید خوش ہو کر بولا۔“

”خودوی نہیں۔“ فریدی نے کہا اور پھر جھاڑیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

”حمدید ان دونوں کے قریب پہنچ کر کچھ دیر خاموش کھڑا رہا پھر بولا۔“ اب یہ سلسلہ ختم ہونا چاہیے۔

آشاكے کو مڑی تھی۔ اس کا منہ پھیلا ہوا تھا اسے اور آنسو بہہ رہے تھے۔

”اس خوشی میں رونما ماسب نہیں ہے کہ آپ زندہ پک گئی ہیں۔“ حمید نے کہا۔

”یہ کون ہے۔“ بوڑھی نے کھر کھراتی ہوئی آغاز میں اونچا۔

”اگلے سینٹین جید۔“ آشا بکھلائی۔

”یہ بھی پولیس والے ہیں۔“

”ہاں...!“ آشانے کیا اور آنسو پوچھتی ہوئی اس کے پاس بے سلطگئی

"لیک سال سے۔"!
"پہلے کہاں کام کرتے تھے۔"!
"ریٹائرڈ فوجی ہوں!"
"تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔"! حمید نے کہا اور اہمیں اس بھیر سے الگ
لے گیا!

"میں بھی ریٹائرڈ فوجی ہوں!" حمید نے ان سے کہا؟
"اچھا! دونوں نے بیک وقت کہا! لیکن انداز استعمالیہ نہیں تھا!"
"تم دونوں ہمیشہ اس کے ساتھ رہتے ہو! میرا مطلب ہے جب وہ باہر جاتے
ہے۔"!
"جی ہاں۔"

"ہمیں خود اسی نے ملازم رکھا ہے۔ یانانی نے۔"!
"نافی نے۔"! ایک نے جواب دیا!
"کچھ مخصوص قسم کی ہدایات بھی اس کی طرف سے ملی ہوں گی۔"
"جی ہنس! بس ہم مس آشنا کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔"
"یا تم لوگوں کی عدم موجودگی میں وہ غیر محفوظ ہوتی ہے۔"
"ہم اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں جناب!..."
"hadثے کے وقت تم لوگ کہاں تھے۔"!
"ڈر پر۔"!

"بھر جب یہ حلوقہ پیش آیا۔ اور گھوڑا اسے لے بھاگا تو تم نے کیا کیا
تھا!"

"ہم کیا کرتے۔ ڈرائیور اُسے دو بلڈہ اس طاری کرنے کی کوشش کر رہا

تھا! جب اس طاری نہ ہوئی تو ہم کمپ کی طرف دوڑے تھے... تاکہ دوسروی
کاڑی پر گھوڑے کے پیچے جاسکیں۔"

"لیکن کمپ تو یہاں سے دلیل کے فاصلے پر ہے۔"!
"اہم بھرہم کر بھی کیا سکتے تھے۔ ہم میں سے شاید کوئی بھی گھوڑا پچھاڑ نہیں ہے؛
اُس نے مسکرا کر کہا!"

"خیر تو پھر کمپ میں پیچے کو کیا کیا۔"!

"جناب! ہاں... ان دونوں جیلوں کی بیٹریاں ڈاؤن میں۔"!

"ڈاؤن۔ میں۔ یا ان میں سے کاربن نکال لیئے گئے۔"!

"یہ تو ہم نے نہیں دیکھا!۔ پھر ہم نے دو گھوڑے لیے۔ لیکن... تباہ ایسا
فرلانگ سے آگئے نہ چل سکے!"

"کیوں؟..."

"پتہ نہیں۔ وہ گر گئے تھے۔ اگر ہم ہوشیار نہ ہوتے تو... ڈنگیں ضرر
لوٹ جاتیں!"

"کیا وہ بھی مر گئے۔"!

"اب تک مر جی گئے ہوں گے۔"!

"جیپس بیکار تھیں!" حمید نے کہا۔ "تو پھر یہ لوگ کیسے پیچے تھے یہاں تک؟"

"پیصل ہی بھاگ کھڑے ہوئے تھے!"

"میرے ساتھ چلو! وہ اپنی کمپ کی طرف ٹھھٹھا ہوا بولا!" میں ان گھوڑوں

کو دیکھا چاہتا ہوں... اور کمپ بھی دیکھوں گا۔"

لیکن حمید اسی وقت فربی بھی ان کے قریب آ کر رکا؛ اس کے ساتھ ڈار کر بھی تھا!

"تم اہمیں... راج گلاد کے تھانے لے جاؤ۔... ان کی دوسری گاڑیاں بھی بیکار

ہو گئی ہیں! " اس نے جید سے کہا! -

" میں ان گھوڑوں کو دیکھنے جا رہا تھا! "

" یہ سب مجھ پر چھوڑ دو - ! انہیں تھانے لے جاؤ - ! " فریدی نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا! جید مجھ گلائی کہ مقصد اُسے محض تھانے ہی تک کے جانا نہ ہو گا بلکہ وہ راستے میں اس سے پوچھنے بھی کر سکے گا! -

اس نے جیپ اسٹارٹ کی ڈاکٹر اس کے برابر ہی بیٹھا ہوا تھا!

" میں برباد ہو گیا! " ڈاکٹر ردہ نے آدمی میں بولا!

" مجھے آپ سے ہمدردی ہے! لیکن اگر آپ آشائی نامی کو اندر جیرے میں نہ رکھتے تو شاید اس کی نوبت نہ آتی! "

" کیا مطلب - ? " ڈاکٹر بے ساختہ چونکہ ٹپا -

" آشائے معابدے کی شرط - ? "

" انہ - تو اُس نے تادیا ہے آپ کو! "

" جی ہاں - ? "

" یہ بات صرف ہم دونوں کے درمیان تھی - ! "

" اگر آپ اس کی نافی پر طاہر کر دیتے تو - ? "

" میرا خیال ہے کہ اگر آشائک شرط کا انہمار اس سے کردیتا تو وہ اس معابدے پر گزند تیار نہ ہوتی - ! " یکیوں؟ -

" آشائے کے لیے سونے کی چیزیا ہے! - لہذا وہ اسے قطعی پسند نہیں کرتا کہ آشائک سے وعدہ نہ چلے اور نوبت شادی تک پہنچے بآشادی کے بعد اس کی کیا پوزیشن ہوگی -

آپ نے محسوس کیا ہو گا کہ وہ عرصہ سے صرف کمل ہی کے ساتھ آتی رہی ہے! خود اس کی مارکیٹ بہت اچھی ہے۔ جو بھی کمری نئی فلم بنانے کا پروگرام بناتا ہے سے پہلے اس کی نظر آشائی پر پڑت ہے۔ اور آشائک شرط یہ ہوتی ہے کہ ہر وہ کاروں کمل ادا کرے گا۔ لیکن اس شرط کا علم اس کی نافی کو نہیں ہونے پاتا! " ہو سکتا ہے۔ اس بار فلم ہو ہی گیا ہو:

" کون جانے - ? " ڈاکٹر سامنے نباکر بولا۔ مخموری دیر خاموش رہا۔ پھر پڑ بڑا نہ لگا۔ میں تو پچ سچ تباہ ہو گیا۔ پر وہ یوں سمجھی خود ہی ہوں! " فائینسٹر مجھے جہنم میں پہنچا دے گا! آدمی سے زیادہ اسکرپٹ کی فلم بندی ہو چکی ہے!

" کیا آپ کا طریقہ کار دوسروں سے مختلف ہے! جید نے پوچھا!... " جہاں تک مجھے علم ہے۔ پہنچان ڈورشوٹنگ یا آڈٹ ڈورشوٹنگ مکمل کر لی جاتی ہے.....

" صاحب ہم اون ڈورشوٹنگ مکمل کر لے گے ہیں آڈٹ ڈورشوٹنگ کی ابتداء کی تھی۔ اسکرپٹ کے اعتبار سے کمائی کا ایک تہائی حصہ آڈٹ ڈورشوٹنگ پر محصل ہے..... اور اس میں زیادہ نر کمل ہی کاروں تھا۔ سب تو آپ واقعی ڈوب سکتے ہیں! " جید نے بھی تھنڈی سانسی لی۔

کرے شاید وہ اس کے یہ پھر کر سکے گا!....

جینی نے اس کا انتظار کیا تھا!....

بیرے مالک کو ایک پائیوریٹ سیکرٹری کی صریحت بہت "معمر عورت نے کہا تھا اور جینی نے مایوسی سے سر پر لکھ کر کہا تھا" مانس پ تو کر لیتی ہوں میکن مجھے شاہد ہیں نہیں آتا۔"

"اس کی کوئی صریحت بھی نہیں ہے؟" "معمر عورت بولی تھی!....

اور پھر وہ دوسروے دن لارڈ کے دفتر میں جا پہنچی تھی..... وہ نہیں جانتی کہ لارڈ کا کیا مطلب ہے... اور دہائی کیں ہوتا ہے... صدر دلوارزے پر لارڈ کا بورڈ لگا ہوا تھا!—

وہاں دفتر کا سازی پڑھ بھی موجود تھا لیکن ہمیں معمر عورت کے علاوہ اور کہلہ نظر نہیں آیا تھا۔ معمر عورت نے کہا تھا "بس اپنے کو ملازم کہو! تھوڑا معقل ملے گی!—"

جینی نے مناسب نہیں کچھا تھا کہ تھواہ کے متعلق مزید استفسار کرتی۔

"بس روزانہ ڈاک وصول کر کے اسے مال کرتی رہو!" "معمر عورت نے کہا تھا: سانچی دن بار جوابات لکھوتا ہے:... یعنی اتوار کے دن...! جھٹی کا کوئی دن نہیں۔ روزانہ صرف تین گھنٹے کے یہے آنا ہوگا!"

جینی نے سوچا تھا!.... کچھلا پکاں سامنے رہ پیوں سے زیادہ کیا ملے گا۔

یعنی اس نے خاموشی ہی اختیار کی تھی اس کر کے کافر پڑھرا علی درجہ کا تھا جس میں اس کا خیال تھا کہ گئی پرائمری اسکوں کی معلمی اسے ضرور مل جائے گی... لہذا ایک جگہ خواست پیش کی۔ اسٹرڈیو کے لیے طلب کی گئی! دہائی پہنچی تو کہہ یا کیا کہ انسیں قریبیت یا اتر معلم کی صریحت ہے: حل شکستہ ہو کر والپس ہو رہی تھی کہ مدھم کے آخوندیں بیٹھی ہوئی ایک معمر عورت نے اس سے کہا کہ وہ باہر اس کا انتظام

اس کر سے میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں بیٹھتا تھا!....

لارڈ

را

بہت تو وہ اس بدبو کی عادی ہو چکی تھی۔! جبکہ اس ناپڑتا تھا... وہ نہ اتنے زیادہ ہیسے کسی دسری مجدد تو پھر گز نہ ملتے۔ اور پھر کام ہی کیا تھا، بیٹھنے میں جو دن صرف ڈاک وصول کرتی تھی اور ساتویں من فرہمی خطوط کے جواب لکھ دیتی تھی۔! تھواہ تھی سائی سے چار سورہ پے ماہوار۔! ایک میراں پاس لٹک کر یہے یہ سلازست ایسی ہی تھی جیسے غیر متوقع طور پر کسی کو کسی مقامی میں کا اعلان فرمائے جائے۔

یہ ذکری بس یہ ہے۔ سیکھ بھٹٹا کا تھا آئی تھی۔! میراں پاس کریں کے بعد اس نے سوچا تھا کہ اب اُسے اپنی بیوہ مان کا ماتھہ بیانا چلپٹے ہیں نے سلائی بنائی کر کے کسی نہ کسی طرح اُسے قیمت دلائی تھی دو چھٹے بھائی سچلے دوجوں میں قیمت حاصل کر رہے تھے۔

اس کا خیال تھا کہ گئی پرائمری اسکوں کی معلمی اسے ضرور مل جائے گی... لہذا ایک جگہ خواست پیش کی۔ اسٹرڈیو کے لیے طلب کی گئی! دہائی پہنچی تو کہہ یا کیا کہ انسیں قریبیت یا اتر معلم کی صریحت ہے: حل شکستہ ہو کر والپس ہو رہی تھی کہ مدھم کے آخوندیں بیٹھی ہوئی ایک معمر عورت نے اس سے کہا کہ وہ باہر اس کا انتظام

چہ دن لک دھر فٹک دھول کر قریبی تھی... اور ساتویں دن پاس اس کرے میں داخل ہوا تھا۔

بس ایسا ہی معلوم ہوا تھا جیسے خانکت ڈھونے والی کوئی میونپل کاری قریب ہنا آرکی ہوتے پورا کرہ پڑبو سے گوئی اٹھا تھا!....

وہ گول مٹوں سا آدمی تھا، اسے اپا بھوی والی پھیوں دار کر سی پر بیٹھا ہوا کرے میں داخل ہوا تھا؛ پھرے پر آنکھوں نکل کر پڑا بندھا ہوا تھا!

"گڑا مارنگ مس جینی...!" مجرماً ہوتی میں آواز کرے میں گوئی تھی۔!

"گگ... گگہ مارنگ!" جینی نے متجرانہ انداز میں جلاس دیا تھا اور کرکے اٹھ گئی تھی...!

میں تھارا بس ہوں!" اس نے ایک لفافہ اس کی لفڑی پر ہوتے ہوئے کہا تھا!

"یہ تھارا اپا شمنٹ لیٹر ہے۔"

جینی نے ٹاٹھ بڑھا کر لفافہ لے لیا تھا۔

"اسے دکھیو۔" بد بدوار بس نے کہا تھا!....

جینی نے لفافہ کھوئ کر اپا شمنٹ لیٹر لکھا تھا؛ اور اسے دکھیکھ کر وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ کچھ دیر قبیل اس کا دماغ پڑبو سے چھٹا جا رہا تھا؛

سارے چار سورہ پے ماہول۔

"مشش شکریہ!" اس نے بدقت اپنی زبان کو جیش دی تھی۔

"بیٹھ جاؤ۔" بس نے ٹاٹھ بلکر کہا تھا!۔" یہ اس بد بدو کو برداشت کرنے کی اجرت ہے! درستہ بیان کام کچھ ایسا زیادہ ہنہیں۔"

وہ بیٹھ گئی تھی؛ اعدہ بیان کتھا رہا تھا؛ "اگر میں اپنے من پرے یہ کپڑا اپنا دن تو تم سانس نزے سکوں؛ لا کھوں مد پے در کر چکا ہوں لکھا میرے منک

بہ بونے بیچھا ہنس، چھوڑا۔ میں دنیا کا بد نصیب ترین آدمی ہوں بھجلی... ایشان اس کی آواز رفت آمیز ہو گئی تھی۔

بہت بد نصیب آدمی...!" وہ پھر بولا؛ لوگ مجھ سے نفرت کر تھے میں مجھ سے عورت بھاگتے ہیں... وہ حق بجا فہ میں! میں ہنس کہہ کر تم بھی کتنے دنوں تک میرا ساتھ دے سکوں...!

جینی فوراً ہی کچھ ہنسیں بولی تھی۔ لیکن اس کا دل بھرا یا تھا!۔ وہ ایک نرم مل اور نیک روکی تھی۔ عیسیٰ یحییٰ کی تعلیمات نے اُسے ہر آدمی سے محبت کرنا سکھایا تھا؛ بیماروں پر شفقت کرنا سکھایا تھا۔ اور پھر وہ ایک طرف کی، بیماری ہی تو تھی۔

"جج... جج...!" وہ کچھ دیر بحد سکھلائی تھی؛ "بب... تک بیان میوہی صرفت... ہوںگی... نہم... بیان رہوں گی۔"

"شکریہ...!" بس نے ٹاٹھوں سے اپنی آنکھیں چھپا کر وہ ہانسی آواز میں کہا تھا، خاموش ہو گیا تھا۔ لیکن جینی اس کے جسم میں لرز، اس کی حسوس کردہ ہمکاری تباہ دہ دوڑا گا تھا!۔

اور پھر جیسی جسم مامتابن گئی تھی۔ اس کی آنکھیں بھی بھیکنے لگی تھیں۔ اور پھر اس کے بعد عجیں دھیر ہفتے دہاں آتا رہا تھا!۔ پھرے دنوں کے آئے ہرے خطوط ستاروں کے جوابات سکھو تما۔ دو چار رکھی قسم کی با آئیں ہوئیں اور وہ چلا جاتا!۔

یہ دفتر لمحن اُسکی ایک کرے پر مشتمل نہیں تھا؛ کئی کرے تھے۔ جہاں لک لک بڑھ بیٹھا کرتے تھے... لیکن اس کا تعلق بله راست بیان ہمیں تھا!۔

بلوچی تحدیت جس کی دساطت سے وہ یہاں پہنچی تھی کاروبار کے ملکی سکھی کا انجام رکھتے تھے۔ اس نے اسے تباہیا تھا کہ "لامڈو" کی تجارت مختلف المزاع معاملات

بیسے اس کا کوئی عزیز قریب دنیا سے اٹھ گیا ہو!۔
کمل کمار ایسا ہی مقبول ادا کار تھا؛ اس کے نین اس سے محبت کرتے تھے...!
بڑی دیر تک گھم بیٹھی رہی تھی۔! پھر اس کا ذہن قتل کی تھیاں سمجھانے میں
مروف ہو گیا تھا!۔ اس نے کہترت جاسوی ناول پڑھنے تھے اور اب بھی پڑھنے میں صرف
تھی تھی۔! بیان کام ہی کیا تھا!۔ زیادہ تر وقت ناولیں ہی پڑھنے میں صرف
ڈنے!۔

خبر میں یہ بھی تھا کہ حملہ سر افسانی کے بہترین دماغ کرنل فرمیدی اور یونی
جید بھی علم کمپنی کے کمپنی کے آس پاس انہی پارٹی کے ساتھ شکار کھیل رہے تھے
اور انہوں نے اس سارثہ کے بعد واردات کا معافانہ کیا تھا!۔ خبر افسان
نیوز ایننسی کی طرف سے خیال ظاہر کیا گی تھا کہ شاید اس کلیس کی ذمہ دار یا
انھیں دونوں حضرات کو سوچی جائیں۔
قتل پچھنہیں سکتا! جینی نے سوچا؛ آج بنک کری فرمیدی کا کوئی کیس نہ کام
نہیں رہا!۔۔۔ پھر اس سے خیال آیا۔ وہ لوگ اس پاس ہی شکار کھیل رہے
تھے، کہیں وہ انھیں میں سے کسی کی گولی کا شکار نہ ہوا ہو!۔ گولی کسی جانور پر
چلاں گئی ہو! اور مکھورا سے گولی کی زد پر لے آیا ہو!

اس نے سوچا یہ پولیس والے "بیپ پوت" کے بھی تو مابرہ ہوتے ہیں!۔
پھر کچھ دیر بعد پوری گورت مسٹر گھیرے سے بھی اس حادثے کے متعدد تفاصیل
مختی؛ اور بقیہ رقم بنک میں جمع ہوتی رہتی تھی!۔
یاش کی نافی ہی کی حرکت ہو سکتی ہے۔ وہ نہیں چاہتی کہ اشکی سے قریب ہو!
یہ کچھ جانتی ہوں کہ آشکل کی رکھا تھا۔ اس کے تھا شکر جبکہ زندہ تھی!۔
"لیکن...، جینی مصادری سانس سے کرو بولی۔" اس مرن خود آش کے لیے بھی تو

پرشتوں سے! خود پوری اس شیئے کی اچارج تھی جس کا کام فلم کمپنیوں کے لیے اکٹھا
ادا کار جیسا کہ ناتھا!۔

جینی نے اپنی ماں سے یہ نہیں بتایا تھا کہ اسے سارا ہے چار سو روپے تک خواہ ملتی
ہے!۔۔۔ صرف ڈریٹھ سو بتائے تھے۔ اگر وہ سارا ہے چار سو کا مذکور کر دیتی تو ہر
حال میں یہ ملازمت ترک کرنی پڑتی۔ اس کی ماں یہی سمجھتی کہ وہ کسی بڑے آدمی کے
عکس میں پڑتی ہے۔ اور وہ ایک دن اپنی صرف کا ہوتی رقم ضرور وصول کر لیگا۔
جینی کی ماں ایک محنتی اور نیک نفس عورت تھی!۔ شوہر کی موت کے بعد وہ
علظا رہوں پڑھنی گئی تھی!۔ زیادہ تقدیم یافتہ نہیں تھی اس لئے کسی اچھی ملازمت
ملنے کا امکان نہیں تھا۔ لیکن وہ اچھی دست کار ضرور تھی۔ اس نے رنادہ میوسٹ
کا کام شروع کر ریا تھا اور اتنا کام یعنی کہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت جسی و خوب
کر سکے۔ جمیشہ سے اس کی بھی کوشش اور خواہش رہی تھی کہ اس کے پچھے بھروسے کی
ہی کی راہ پر پہنچے رہیں!۔

گھر سے بہت کم نکلتی تھی!۔ جب تک جاگتی رہتی کچھ نہ کچھ کرتی رہتی۔۔۔
اسے خوش تھی اور بھی بر سر کار ہو گئی ہے۔ لیکن وہ سلمان نہیں تھی۔ اکثر دنیا کی اور پچ
بچے بھاجاتی رہتی۔ جینی نے اسے اپنے بہادر ہاں کے تعلق بتایا تھا اور اس کے لیے
اس نے بھی ہمدردی ظاہر کی تھی۔ جینی پہر ماہ اس کے ناتھ پر ڈریٹھ سو روپے رکھ دیتی
تھی؛ اور بقیہ رقم بنک میں جمع ہوتی رہتی تھی!۔

آج صبح وہ دفتر پہنچی تھی اور سخواری دیر بعد کچپل شام کی ڈاک دیکھنے لگی تھی۔
پھر اخبار اٹھایا تھا!۔ اور پھر وہ خبر اس کی نظر سے بھی گزد رہی تھی۔

"مشہور فلمی ستارے کیل کار کا پرا مارتل"

پوری خبر پڑنے کے بعد اس کا دھر کئے گا تھا! اور اسے ایسا محسوس ہوا تھا

خطہ تھا! وہ دوڑا، ایک بی گھوڑے پر تھا! اور گھوڑا دُور رہا تھا!... گول آٹا کے بھی ٹک کرنی تھی۔ اہمیں یہ اس کی نافی کی حرکت ہنس ہو سکتا۔
تب بھری بھی لکن ہمیں کہ امدادی کے کسی دوسرے آدمی کی حرکت ہو۔
ملک کارے سب محبت کرتے تھے! اُج تک اس کا کسی سے جھکتا ہنس ہوا۔
منزِ گھیرتے کہا۔
کیا یہ تکن کہ دوں نکار دیوں کی کسی رائفل کا نشان بناء ہوا۔ "جنی بولی۔
ہو سکتا ہے۔ منزِ گھیرتے کہا اور پھر کھوئے گل۔

(۲)

کسل فریدی اپنے افس میں بظاہر بیکار سمجھا تھا!... لیکن اس کا ذہنی اسی
کیس کے مختلف پہلوؤں سے الہما ہوا تھا!...
بچا ہوا سکارا لیش ٹرے میں رکھ کر اس نے نون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اور
رسید رائٹھا کہ ماڈخہ پیس میں بولا!... "ڈیوٹ۔ جیک کر پچھے ہو تو۔ روپرٹ
جلد لاؤ!"

رسیدور رکھ کر دو پھر بچا ہوا سکارا سلاکا نہ رکا۔

کچھ دیر بعد ایک آدمی کچھ ناخلیں لیئے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔...
"ہمیں۔ جناب!" اس نے کہا ہمارے ریکارڈ میں جتنے نشانات ہیں:-
ان میں سے کسی سے بھی یہ نشانات نہیں ملتے۔"

"ہمارے ریکارڈ میں کچھ غیر مصدقہ نشانات بھی تو ہیں۔" فریدی اسی
کے انکھوں میں دیکھتا ہوا بولا! "اہمیں بھی آنماگی۔"

"بہت بہتر جناب۔" اس نے کہا اور چلا گیا۔

فریدی پھر نون کی طرف ہاتھ بڑھا ہی رہا تھا کہ کیسی حید کرے میں داخل۔
اور اس ہمیست کذاں میں کہ غلط ہیٹ نکوپڑی کے چھٹے حصے پر چکی
بال پیشانی پر بجھوے ہوئے تھے اور ٹال کی تگرہ ڈھیلی ہو کر یہ سے پر اُجھے سکتا
فیض کے کالہ کا مٹھی بھی نکلا ہوا تھا!....

دانٹوں میں دبا بُوا پاش پھرڑی کے نیچے جھول رہا تھا!— فریدی
اے سوالیں نظروں سے دیکھا اور گھوڑا نہ رہا!....
حید نے کچھ کہنے کے بیہ پاس منز سے نکالا! ایکن فریدی ہاتھ اٹھا کر بولا!
"بابر جاؤ۔"

پھر قبل اس کے کہ حید وجہ پوچھنا فریدی خود می بولا! "بیر جناب کا وعدت چلنے
تو ہمیں ہے۔ میلے دست کر کے آؤ۔" اس بار بچھوڑ رہتے تھا!—
حید نے غلط ہیٹ پر ڈال دی ٹال کی گمراہ درست کی اور پیشانی سے
بال پٹانا ہوا بولا! "میں پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ نہیں طقوں کی آب دھوائیں جیسے لوگ
کے بیٹے مساپ ہیں۔"

فریدی پھر نون کی طرف متوجہ ہو گیا! کسی کے نمبر ڈائل کئے اور کسی قسم کے
کاغذات کے متعلق لفڑو کر رہا!

حید کو کسی کھینچ کر بیٹھ چکا رہتا اور اب بچھا ہوا پاش سکارا رہا تھا!—
کچھ دیر بعد فریدی اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا، "ڈپورٹ۔"
کوئی خابن نہیں۔ اس کی نافی کو وجہ سے تمہائی نصیب ہی ہنسی ہوتی۔
بیر پاش نہ سے نکال کر بولا!
"کیا بکواس ہے؟"

"بچ عرض کر رہا ہوں!—" عبید نہ صہی سانس لے کر بولا! "ابھی تک کوئی

ساتھی نصیب نہیں ہوا کہ ہم دونوں اٹھیناں سے گفتگو کر سکتے... نانی سر نطب بوجاتی ہے... میں آشام سے کچھ پوچھتا ہوں تو اسی سے پہلے ہی نام مکمل پڑتی ہے۔ ابھی تک آشام خود سے میرے کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتے۔ نال ناکا جواب دیکھ دیتے ہیں۔

اور تم خاموشی سے سنتے ہے ہوا، فریدی نے ماخوشگو اپنے میں کھا۔۔۔

چند رکھا کر دن۔ اتنی خوب صورتِ عورت کی نانی کو ڈاٹ دنیا بیرے بس سے باہر ہے!....

تم گردھے ہو۔ فریدی نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے کاغذات کی طرف متوجہ ہو گیا۔

کچھ دیر بعد نون کی گھنٹی بھی۔۔۔

فریدی ریسیور اٹھا کر دوسری طرف سے بولنے والے کی بات ستارے پر خود بولا۔

چیل وہ فائیل ہیں۔ یعنی آؤ ادشناٹ سے متعلق روپرٹ بھی۔۔۔ ریسیور رکھ کر وہ حمید کی طرف دیکھنے لگا! لیکن توجہ کامران حقيقة تھیں تھا! فریدی کچھ سوچ رہا تھا اور سوچ میں ڈبل ہوئی آنکھیں حمید کے چہرے پر جنم کر رہے گئی تھیں۔۔۔ تھوڑی دیر بعد دی ادمی کرے میں داخل ہوا جو اس سے پہلے بھی ایک نائل کے درمیان آیا تھا!۔۔۔

فریدی نے اپنے سامنے والی کی طرف اشائہ کیا۔۔۔ اور وہ تکریہ ادا کرے بدیکھ گیا۔۔۔ فائیل اس کے سامنے رکھتا ہوا بولا! دوسرے پیروٹات میں انشناٹ کے متعلق تفصیل درج ہے!....

فریدی فائیل کا مطالعہ کرتا رہا۔۔۔ قریباً دس منٹ بعد سرا اٹھا کر بولا!

"تم غلطی تو نہیں کر رہے۔۔۔"

"نہیں جا ب اپنے تیس سالہ تجربہ کی بنا پر یہ بات یقینی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ دونوں انشناٹ ایک ہی ادمی کی انگلیوں کے ہیں۔۔۔"

"گُھ۔۔۔" فریدی نے فائیل بند کر کے اس کی طرف بُھٹکتے ہوئے کھا۔۔۔ ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔"

وہ چلا گیا!۔۔۔ فریدی نے بچھا پوا سگار سلاکر حمید کی طرف بیکھھا!۔۔۔ جواب پڑتے تھے اعلیٰ انداز میں انگلیوں کا تھا!۔۔۔

"اٹھو۔۔۔"

حیدر چونکہ پڑا۔۔۔ اور فریدی نے اٹھ کر کوٹ پہنچتے ہوئے کہا!۔۔۔

"کہاں؟۔۔۔"

فریدی جواب دیئے بغیر باہر جا چکا تھا! حیدر کا اٹھا فلٹ پر ہیئت اٹھائی اور اس کے تیچھے چلما ٹلا۔۔۔

کچھ دیر بعد فریدی کی لٹکی کسی نامعلوم منزل کی طرف جا ہی تھی!۔۔۔ حیدر نے اسکی لٹکنے پوچھا تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں!۔۔۔

کچھ دیر بعد فریدی بولا! "کہا نہیں علم ہے کہ جھواریوں کے اس سلے کے درمیان بالآخر ایک پتل سی پکڑنڈی دریافت کر لگی تھی۔۔۔"

"نہیں!۔۔۔" میں جسٹی برپا کرنے میں مشغول تھا اس خوشی میں کہ شکار کا پروگرام اللہ میاں کی طرف سے ختم ہو گیا۔۔۔"

فریدی اس کی بخواس پر دھیان دیئے بغیر بولا! "پکڑنڈی ایک ہی جگہ ہے تھی جہاں چھپ رہنے کے لیے خامی گنجائش تھی اور وہیں دو حال کا تو سبھی ملے تھے!۔۔۔" سیلان بھی کہ کوئی بھی بندوق کا تو سوں پران کے خال ہونے کی تاریخ نہیں چھاپ سکتی!

اس کارکن کا نائل آج بھی پر دہ راز میں ہے! ”
”تو اس کارڈو... میں کیا کہیں گے۔ ”
”بس دیکھنا۔ ”

حیدر خاموش ہو گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد اس نے بچھا سکیا یہ ضروری ہے کہ... ”
”خاموش رہو۔ ” قریبی بولا۔ میں جانتا ہوں جو تم کہا چاہتے ہو۔ مل یہ
ضروری ہے کہ بعض اوقات تم مجھے است کر دے۔ ”

”اور ان اوقات میں جو اپ کے بعض اوقات سے مختلف ہوں؟ ” حیدر نے سوال
کیا!

فریدی کچھ نہ بولا! تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ ”... حیدر بھی کھڑک سے باہر دیکھ
 رہا تھا! ... وہ سوچ رہا تھا! — آخر دیکھا احق قاتل تھا جو خبر کے دستے پر اپنی
انگلیوں کے نشانات چھوڑ کر گیا تھا اور اب کارتوں سے کہیں! — کیا وہ اس خبر کو مفہوم
کے سینے سے نکال کر اپنے ساتھ نہیں سے جا سکتا تھا... کیا یہ ضروری تھا کہ وہ ان
خالی کارتوں کو دہیں چھوڑ کر چل دیتا جہاں وہ خالی کئے گئے تھے! ... اس نے
اس نے سوال کر زبان سے بھی دہرا یا۔

”ہوں! یہ چیز غور طلب ہے! — فریدی بولا! ” میرا خیال ہے کہ میں نے
جلد باز کھے کاہیا! غیر مصدقہ نشانات کے پورے ریکارڈ کی جہاں بھی
ہونی چاہئے۔ ”
”میں نہیں سمجھا! ”

”ہو سکتا ہے... ہی نشانات کو احمد کہیوں میں بھی نظر آئیں۔ ایسے کہیوں
میں جو کسی نیچے پر پہنچے بغیر ختم کر دیئے گئے ہوں؟ ”
”لکھی ہے۔ ” حیدر کہیوں سے لے دیکھا ہوا بولا!

”لیکن فعل کارتوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کب خالی ہوئے ہوں گے؟ ”
”ہوں۔ ” حیدر کے باہر دیکھنے لگا۔

”کارتوں پر انگلیوں کے نشانات بھی ملے تھے... ”
”بس اب پلٹ کے نشانات کے نکلت یعنی پھری گے۔ حیدر تھنچھلا کر بولا!
”میں اس طریقہ کارڈ بھی کو فضول سمجھتا ہوں ”
”بعض حالات میں۔ ”
”قطعی طور پر۔ ”

”تمہارا خیال غلط ہے؟ ” فریدی نے دنداسکرین پر نظر جاتے ہوئے کہا، باہر
اس قسم کے نشانات ہمارے مصدقہ ریکارڈ میں موجود نہیں۔ لیکن غیر مصدقہ
نشانات کے ناٹیں میں ان کے ماثل مل سکتے ہیں! ”

”ادھ تو یہ قصہ تھا۔ اب ہم کہاں جا رہے ہیں۔ ”
”کارڈ! ”
”یہ کیا بلا ہے؟ ”

”ایک فرم کا نام ہے جو مختلف قسم کے بڑیں کرتی ہے۔ پہچھے سال اس کا
ایک کارکن قتل کر دیا گیا تھا! ... اس کے سینے میں جو خبر چوست تھا اس کے
دستی پر ایسی نشانات پائے گئے تھے۔ میں ہمارے ریکارڈ میں ان کے ماثل نہیں
مل سکے تھے! ”

”ادھ غیر مصدقہ نشانات کی ناٹیں میں ڈال دیئے گئے تھے؟ ” حیدر نے بڑا
سامنہ بنایا کہا۔ ”اہداب وہ ان نشانات سے مانعت نکھلے میں جوان کارتوں
پر پلٹے گئے ہیں... بعد اب ہمارا فرق ہے کہ خالی ماتحت پاؤں مارستے ہیں... ”
”کارڈ والا کیس شاید چھڑ جس کے ماتحت میں تھا؛ لیکن وہ کامیاب نہیں بوا تھا!

دنقا فریدی نے گارڈی روک دی اور جید نے کھڑک سے باہر بیکھا: باہمیں
جانب والی عمارت پر "لارڈ" کا بورڈ نظر آیا۔
"یہاں آپ کس سے میں لے گئے؟" اس نے پوچھا۔

"کسی بھی ذمہ دار آدمی سے۔"
لیکن اس وقت وہاں کوئی بھی ذمہ دار آدمی نہیں سکا! چونکہ جید سے تباہی کہ لارڈ
کے دفاتر میں بے بند ہو جاتے ہیں..... اور اس وقت چار نجی رہائشیں
"واتھی اسیں باسکی میں یہ لوگ" جید بڑھ دیا۔ تیسرا ہی شبے دفاتر بنڈ کو میتے
ہیں!

بھروسہ فٹے پانچ سے گارڈی کی طرف ہے نہ کہ ادپنہ منزل سے کہنے
فریدی پر چلانگ لگائی..... لیکن اس کے شانسوں پر سے ہوتا ہوا طرک پر جا پڑا
کیونکہ فریدی کو چھرتی سے اپنے سختی فرش پر ڈیک دیتے ہیں۔

چھلانگ

(1)

دوسرے ہی شبے میں فریدی کا ریو الور بیک کے ہولیٹر سے بھل آیا۔ جملہ آدم
طرک پر گھٹنوں کے بل پڑا جوا ہتھیاریاں ٹیک کر اٹھنے کی کامیابی کر رہا تھا!

فریدی اس کی طرف جھپٹا، میکھی قریب پہنچنے سے قبل ہی جلا آمد منہ کے بل گر چکا تھا۔
جید کی انگلیں حیثیت سے پھیل گئیں۔

"یہ تو یہ تو۔!" اس نے ہلکا کر کہا: "دیکھا کہا ہے۔"

"اور مر چکا ہے۔!" فریدی کی آہت سے بدلا۔
دہان بھیڑ ہونے تھی تھی۔ فریدی نے اتحاد ہا کر انہیں ہٹنے کا اشتمال کیا
ڈیلوں کا نسلیں بھی دہان پہنچ پکھے تھے۔ فریدی نے انہیں چند ہدایات دیں اور مدد
کی اور پری منزل کی طرف دیکھنے لگا۔ — خلدت وہ منزل تھی! فانہاہ باگنی
سے کوہا تھا۔

عید نے اسی خبر کو اطمیناً چاہا جو جلد آمد کے اتحاد سے نہل کر قریب ہی پڑا
ہوا تھا!

"ہنسی۔ اسکا تھمہ نہ لگاؤ۔!" فریدی نے کہا اور ڈیلوں کا نسلیں بھیڑوں سے
بللا۔ کسی کو لاٹش کے قریب مستلانے دیتا!

اور جید سے کہا کہ وہ متعدد تھمانے کو فون پر مطلع کر دے۔

اب وہ اور پری منزل کے زینوں کی طرف جاری رہا۔ — عید نے ایک دوکان
سے علاوہ کے تھانے کے انجر اور کوفون پر اطلاع دی اور چھرانش کے پاس
والپس آگیا!

مرنے والے نے فریدی پر چھلانگ بی رکھا۔ جید کو یقین تھا!... اور
اس نہاس کی سٹھی میں جگڑے ہوئے چاقو کو بھن طرک پر چھستہ دیکھا تھا؛ لیکن اتنی
باندی سے چھلانگ لگا کہ جلو کرنے کی وجہ سے کبھی میرزا آسکی؟ وہ تو ایک طریقے
سے خود کشی رکھنے تھا۔

فریدی ابھی کام داپس ہنس رہا.... جید بار بار زینوں کی طرف دیکھنے لگا۔

"بھی ملی ایش بھے ہے کہ وہ اسی فلیٹ کا مکمل ہو سکتا ہے۔"

"آپ، کون۔ میں۔!"

"پولیس۔!"

"ادھ۔ تو میں کیا کر سکتا ہوں۔؟"

"کچھ دیس کے لیے چلنے کی زحمت گھانہ فرمائیے۔!"

"اچھا۔ اچھا۔ میں زرا قیضی پہن لوں۔!"

"بہتر ہے۔!"

وہ دونوں اس کی واپسی کے منتظر ہے۔ دروازہ بھیڑ کر وہ اندر چلا گیا تھا!

کچھ دیس بعد واپس آیا۔!

نیچے ٹرک پر کاشمیبودیوں نے لاش کے گرد حلقہ بنایا تھا۔۔۔ اور تماشائی

"وہرے فٹ پامچہ پر اب بھی موجود تھے۔!"

ہاش کو دیکھ کر پڑھی پر بوجھلاہٹ کا دردہ پڑ گیا۔ اس کے ہاتھ فریدی بُرسی

ٹھوکاں رہے تھے۔! بہت وہ تباہ کر منے والا اس کا پڑھی ہی تھا۔

فریدی آئے بھراو پڑا۔۔۔!

"آپ کچھ دیس کوئی۔!" فریدی نے نرم ہجھ میں کہا۔ "آپ کو بھر

تکلیف دوں گا۔"

"جی کوئی۔ بات نہیں۔ خود فرد۔!" وہ کامپا ہوا بولا اور اپنے فلیٹ

میں چلا گیا۔!

وہ دونوں مرنے والے کے فلیٹ میں آئے۔! پیشست کا کرو تھا۔

صوف فلیٹ کے درمیان ایک چھوٹی سی میز پر وہاڑ مارس کی بوتل اور دو گھاس

رکھے ہوئے تھے۔۔۔ بکسی جگہ بھی بدلتی کے اثار نہیں تھے۔۔۔

تھانے کے انچارج کے آئنے سے قبل وہ دہان سے ہل بھی نہیں سکت تھا!

کچھ دیر بعد تھانے کو ٹیک دہان بچ گئی۔ اسے حید انجمن کو مختصر االاش

کے سطح تسب کچھ بنا کر زینوں کی طرف جھپٹا۔

زینوں کا اختتام باکتنی سی پرہ مواتحتا۔! وہ سرے پر رک گیا! باکتنی سدنے

پڑی تھی۔ شاید یہاں کئی ملکیت تھتے اور وہ ان کی مشترک باکتنی تھی۔!

دفعتا فریدی ایک دوڑاں کے سے برا کم ہونا پڑا دھھائی دیا اور حید کو

دیکھ کر وہیں رک گیا۔

"کیا قصہ ہے؟" حید نے اس کے قریب بیٹھ کر پوچھا۔

"صرف ملکیت کا وہ عاذہ کھلا ہوا تھا۔" فریدی نے چاروں طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ بالکل خالی ٹلائے۔۔۔ میرے خیال میں تیرہوں

کا کوئی ادمی کچھ تباہ کے۔

فریدی نے برابر واہے دروازے پر دستک دی۔۔۔ کچھ دیر بعد دروازہ

کھلا اور ایک اوچیر عمر اعلیٰ دھھائی دیا۔

فریدی نے اس سے برابر واہے فلیٹ کے میکینی کے متعلق پوچھا۔

"جی ہاں۔ کوئی صاحب رہتے ہیں۔۔۔!" اس کے کمی تدریس و پیش کے

ساتھ کہا سکن میں ان کا ہم نہیں جانتا۔

"بات دراصل یہ ہے کہ ابھی اس باکتنی کے ایک ادمی نیچے گر کر مر گیا ہے۔"

فریدی نے کہا!

"کیا آپ اس کی شناخت کر سکتے ہیں۔"

"مگر کر سکتا۔!" اس نے بوجھلاتے ہوئے انداز میں دہرا دیا۔ احمد منہ کھڑے

کھڑا رہا۔

"وہ بیان تھا ہی رہتا تھا! فریدی نے پوچھا!

"جی ہاں! —"

"آپ سے کیسے تعلقات تھے? —"

"بس ابے ہی کہ تاں تک ہیں جاتا۔"

"کیا خیال ہے تمہارا! —" فریدی نے حمید کی طرف مڑا کر پوچھا! "اس نے
نحو ہر جگہ لگائی تھی؟" —
"مگرے آپ مجھے اور خیال میں خلاہ کروں! —"
"میں نے آج تک ہیں ~~تھے~~ کہ کسی حملہ آور نے کسی پر اتنی بلندی سے چھلانگ
لگائی ہوا!"

"خدا کا شکر ہے کہ آج آپ نے دیکھ لیا!..."
مشش! — فریدی بُرا سامنہ ناکر بولا! "تم ہیں سمجھے! —"
حیہ نے شانوں کو جنبش دی اور میٹیل پیس پر رکھی ہوئی تصویر سمجھنے لگا۔
یقوری فلم اس طار آشکی تھی! —

"تو یہ داڑکڑ صاحب خود بھی اس کے پردازوں میں سے تھے! حمید ~~لٹڑا~~ میا!
سنجو گناہ کافی نسبے موت مر گیا! —" فریدی بولا۔ خپڑے تھے ادھر ادھر
دیکھتا رہا حمید سے بولا! "اے بلا لاو! —"
اشاہ مرنے والے کے پڑوی کی طرف تھا! — حمید کمرے سے نکل کر اس
کے دروازے پر آیا۔ دستک دی! پڑوی باہر آیا لیکن اس کی حالت
ابھی تک ہیں سنبھلی تھی! — بہر حل دہ اس کے ساتھ پہلا آیا
فریدی نے صونے کی طرف اشاہ کی وہ منوش سایہ کر چاروں طرف
دیکھنے لگا! —

"وہ بیان تھا ہی رہتا تھا! فریدی نے پوچھا!

"جی ہاں! —"

"آپ سے کیسے تعلقات تھے? —"

"اوہ! — حالانکہ وہ ایک مشہور ادمی تھا۔ فلم دا رکٹر بہزادہ! —"
"اچھا! — پڑوی کے پنج میں حیرت تھی۔ سچرہ سنبھل کر بولا! "یہی وجہ
کہ بیان لڑکیاں آیا کرتی تھیں اور ہم لوگ سمجھتے تھے کہ وہ کوئی عیاش اُدی ہے اور
محض عیاشی کے لیے یہ نیٹے رکھا ہے! —"
"کیا وہ مستقل طور پر بیان نہیں رہتا تھا؟"
"جو ہیں کی کوئی دن بیان قفل پڑا رہتا تھا! —"
"لکھی بیان لڑکی جھگڑت کی بھی آناء سنی تھی؟! —"
"میں ہر وقت تو گھر پر رہتا ہیں! —"
"ٹھیک ہے ٹھیک ہے! فریدی سر ہلاکر بولا! "کیا بیان کسی پڑوی سے
بھی اس کے تعلقات تھے! —"
"مجھے علم ہیں! —"

"اچھا شکر یہ! — اگر ہزار روپی تو پھر تکلیف دی جائے گی! —"
وہ چلا گیا۔
ایک ہی لائن میں ہار نیٹ کرتے۔ فریدی نے بقیر دلکیوں کے رہنے
والوں سے بھی پوچھ کچک کی۔ لیکن اس کے علاوہ اور کچھ۔ معلوم ہو سکا کہ دلکیوں
پہنچنے ایک سال سے مرنے والے کے قبیلے میں تھے!
لامش انٹھوائی جا چکی تھی۔ فریدی نے آنسی میں پہنچ کر احکامات جاری کئے
کہ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ حاصل کرنے میں جلدی کی جائے!
آخر اپ کیا سوچ رہتے ہیں! " حمید نے اس سے پوچھا:
"مجھے یقین نہیں ہے کہ اس نے حملہ کرنے کی نیت سے اتنی بلندی سے چھلانگ
لگائی ہوگی! —"

ہس کے ہاتھ میں گلہ استہ نہیں خخر تھا... جناب کریم صاحب۔"

"چھڑا!"

"پھر یہ کہ مقصد لفڑیکیر ہونا ہنسیں تھا۔"

"میں اس کے نیکیت سے دہائی کی بوقت اس کی بوقت اور دلوں ٹلاس بھی ڈایا جوں!"

"امچھا۔ اچھا۔" حمیدر رضا کہ بولا! تو آپ نئے میں ہیں اس
وقت چلنے کوئی بات ہنسی۔ اب تو میں اس پر بھی لیقینی کر دوں گا کہ اس نے
سیخوگنا کے کچھ دش پر نہ کھلانے کیا یہ آپ پر چلانک لگائی تھی۔"
فریبڑی کے ہونٹوں پر خفیف کی سکراہٹ نظر آئی۔ ملکی وہ کچھ بولا
ہنسیں گلار سدا گر کر کوئی کی لپشت سے ٹکک گیا اور آنکھیں بند کر دیں
حمدرا سے دیکھتا رہا۔.....

وختا فریدی نے آنکھیں کھول دیں اور حمیدر کے چہرے پر نظر جاتے ہوئے^{BY}
بولا! کسی نے اس کو مجھ پر دھکیلا تھا! اس سے پہلے وہ دونوں شر اپنے
بے سختی داڑ کر بہزاد نئے میں تھا ہو سکتا ہے جہت زیادہ نئے میں رہا ہوا!
ایسی محبت میں اس کے ہاتھ میں خبر دیا جا سکتا ہے۔"
لیکن دھکیلنے والا کہاں گیا۔!

"وہ اسی وقت زینوں سے اڑ کر بھیڑ میں مل گیا ہو گا جب، م بہزاد کی طرف
متوحد ہو گئے تھے۔"

"اگر یہ بات ہے تو پھر میں جا رہا ہوں!"
کہلی!

سندن اسٹوڈیوز۔ "حمید احتمتا ہوا بولا اے۔

صلنی ابھی ابھی اگر آفس میں بیٹھی تھی۔ سچھل شاہ کی ڈاک نکال ہوئی تھی کہ
بڑھی عورت، کرے میں داخل ہوئی۔

"کچھ نہ تھا نہیں!—" اس کی آنکھیں حیرت سے بھیبلی ہوئی تھیں۔

"کیا....؟ میٹھے... میٹھے...!"

"کل یہاں بڑا غضب ہو گیا۔"

"کیا ہوا۔?"

"محکم راز غسافی کے کرنی فریڈی کا نام سنایے!—"

"جی ہاں۔ وہی جو گلی کار دانے کیس کی تفتیش کر رہے ہیں،

"ملک ملک ذہ بہار سے آفس میں آیا تھا۔!"

"اچھا! کس وقت۔?"

"آفس بند ہو چکا تھا۔ لیکن۔"

"لیکن کیا۔"

کیا تباہ! — بڑی حیرت انگریز میں سانسہ آ رہی ہیں۔ ہمیں تو پھر ہیں جو تم
تھاکر ڈاڑ کر بہزاد اوپر رہتا ہے۔!"

"اوپر بات" چلنی نے متھیر ارش پنجھیل کیا، "معذہ اوپر دے نہیں میں سے
کسی میں!"

"ہاں... اور سندو!—" بڑھی کی آنکھیں بدستور حیرت۔ سیہے بھٹی رہیں۔
لیکن اس نے جلد پورا نہیں کیا! چلنی اس سے مستعیناً جب اندماز میں دکھنی رہی۔!

بہزاد ہاتھ میں چھڑا کے کراس پر کو دانٹھا؟ ”
”کس پر؟ ”
”گرل فریدی پر؟ ”
”بھیر کیا ہوا؟ ”
”ہوتا کیا ہے مریا؟ ”
”کون مرگیا؟ ” جینی کے پنجے میں جلا سٹھنی۔ ”
”بہزاد اور کون؟ ”
”کیم کرل فریدی نے مارڈالا۔ ”
”ارے ہنسی خود ہی مرگیا۔ بھلا آتی اوپنچائی سے کوئے گا ترا درجہ
ہو گا؟ ” جینی خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔
”اوہا بے... وہ یہاں پوچھ چکو کو رکھے۔ ”
”یہاں کیوں؟ ”
”بڑھی عورت کچھ نہ بولی۔ مخوری دیر تک کچھ سوچتی رہی بھر بولو
ا بھی وہ جز لیتھر کے کرسے میں ہے۔ ” میرا خیال ہے میں بھی بلو
جاؤں گی! ”
”آپ کیوں؟ ” جینی نے متjurانہ پنجے میں پوچھا۔
”میرے میکن کا قلعنہ قلم سے بنے تھے۔ ”
”تو وہ آپ سے بہزاد ہی کے متعلق پوچھ چکو کرسے گا! ”
”لیکن میں بہزاد کو کیا جانوں۔ میرا اس سے کبھی سالاہ ہنسی پڑا۔ ”
مرگبیر نے بسا سانہ ناگر کہا۔
”اس کی اس قلم سنجوئنے کے لیے کسی نحاکسٹ اور لٹٹ میا کئے تھے؟ ”

پتہ نہیں۔ ہم نے تو بھیں کئے... ہم سے تو بڑی بیکپنیوں سے معاملت
ہوتی ہے... باقی لوگوں پر بخوبی سے کام چلاتے ہیں۔ ”
جنی پھر کچھ بولنے والی تھی کہ جزل میخبر کا اور دی کرے میں داخل ہوا اور
جنی کو منا طب کر کے بولا؛ ” صاحب نے سلام ریا ہے۔ ”
” نعم۔ فتحے۔ یعنی۔ مجھے۔ ” جنی سکلاں اور ستر گھیر کی طرف دیکھنے
لگی۔ لیکن وہ بے تعقیب انداز میں بیٹھی رہی۔ ”
جنی کو ہیسا تحسیں ہورتا تھا جیسے خود کے کری نے جگڑا لیا ہوا۔ آخر سے
کیاں بیایا گی ہے؟ ”
” جاؤ نا۔ ” ستر گھیر نے کچھ دیر بعد کہا؛ کیونکہ اردو اب بھی وہی بخرا
تھا۔ تا یہ اسے ہدایت کی گئی تھی کہ ساختہ ہی کے کرائے
بالآخر وہ اکٹھی... اور چلتے وقت تحسیں کیا کہ اس کے قدم نوازن کھو بیٹھے
ہیں؛ کسی طرح جزل میخبر کے کرے میں پہنچی۔ وہاں جزل میخبر کے علاوہ
دد آفی اور نظر آئے۔ ان میں سے ایک بحیم شیخم تھا۔ اللہ دوسرا چھر بے جم
 والا۔ بحیم شیخم آوفی سے اس کی نظریں ملی تھیں اور وہ کاٹ کر سے کئی تھیں؛
ایسا تحسیں کی جیسے آنکھوں ہی کے راستے اس کے جسم کی ساری قوت نکل کر فضا
میں تحلیل ہو گئی ہوا!
” میں جتنی۔ ” جزل میخبر نے کہا؛ ” آپ حکمرانِ افرسانی کے ایک آنفیر ہیں
تم سے بارے متعلق کچھ پوچھا چاہتے ہیں ا۔ ” بیٹھ جاؤ۔ ”
اس نے تیسری کری کی طرف اشارہ کیا تھا جو بحیم شیخم آوفی کے مقابل تھی۔
بمحضہ وقت پھر نظریں ملیں۔ عجیب سے آنکھیں تھیں۔ بڑی بڑی اور خوبیاں۔
ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے یہیں بینٹھے بینٹھے سو جائے گا۔ ” ” ۰ ۰ ۰
” پھر

کانپ اٹھی۔

لیکن اس کی آواز سُنکر اس محسوس ہوا جیسے ایک ہزار آدمی اس کی طاقت

فربے کیے ہمہ عازمیاں میں تفتتو کر رہے ہوں۔۔۔

"مجھے اسوس ہے ختمہ آپ کو تکلیف دینی پڑی۔" اس نے کہا تھا۔

"فف۔۔۔ فرمائیے۔" وہ سکلاں۔

"آپ کے بارے کب ملاقات ہوئے گی۔"

"بب۔۔۔ بہت مشکل ہے۔" وہ سکلاں۔۔۔

"میں۔۔۔ ہنسیں سمجھا۔"

"میرا مطلب ہے۔ یہ تباہ بہت مشکل ہے۔"

"اوہ۔"

"وہ ہفتے میں صرف ایک بار آتے ہیں۔۔۔ اکوی مخصوصی دن مقرر ہنسیں ہے۔"

اس نے استغفار میہہ اندماز میں جنرل میخبر کی طرف ریکھا۔

"مجھ سے ایک سال سے ملاقات ہنسیں ہوئی۔" جنرل میخبر بولا۔

"بڑی عجیب بات ہے۔"

"ہنسیں جناب! عجیب بات ہنسیں۔ میں آپ کو وجہ تباچ کا ہوں!"

"ہوں!" وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ یک لیک پھر اجنبی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"کیا آنس ہی کے اوقات میں آتے ہیں۔" اس نے اس سے پوچھا۔

"جی ہنسیں۔! صینی بولی۔" تب، سوچ کے بعد۔

"تو آپ کو میں مجھے کے بعد بھی سُخترا پر ماہے۔"

"جی ہمان۔"

"لیکن کل آپ بیان نہیں تھیں۔"

وہ یوں ہی ردا روی میں بھی کہہ گئی تھی۔ اور اب سوچ رہی تھی کہ کس طرح بلت نہائے۔ جاسوسی ناول پڑھو پڑھ کر اس کا ذہن بال کی کھالن کلاتے کا عادی ہو گیا تھا!۔۔۔ فوراً ہی اسے خیال آیا کہ کہیں اُسے فقط بیان کی ترکیب نہ گردانا جائے۔۔۔

"نج... جی ہمان کل میں ہنسیں تھی۔" اس نے کچھا تو ہوئی آواز میں کہا دا۔ میسری ڈیوٹی مرغ تین گھنٹے کی ہوتی ہے۔ جب بارے کو ہنسیں آنا ہوتا تو بسے تین گھنٹے کے لیے اور جب آنا ہوتا ہے تو تین بجے کے بعد کسی وقت ڈیوٹی ہوتی ہے۔"

"غائبًا ابھی آپ نے کہا تھا کہ آپ کو ملم ہنسیں جو تماکہ دے کر آئیں گے۔"

"جی ہمان۔۔۔ اگر ہنسیں کل آنا ہو گا تو آج مجھے فون پر اطلاع مل جائے گی۔

اور کل میں تین بجے کے بعد آؤں گی۔"

"اوہ۔ اچھا!۔۔۔ آپ میرا کارڈ رکھئے۔۔۔ جب مجھی ملاقات ہوان سے

پہنچئے تھا کہ میں ملنا چاہتا ہوں۔۔۔ بساہ کر مان سے وقت لے لیجھے گا!

"جی بہت اچھا۔" صینی نے طویل سانس لی۔ اور اس کا ذہن ڈینگ کاٹا

لے کر دیکھے بغیر پس میں رکھ لیا!

چھروہ دلوں چلے لئے تھے۔۔۔ چینی وہیں بیٹھی رہی جنرل میخبر اسے خاموشی سے دیکھ جانے تھا۔

آخر کچھ دیر بعد کھلار کر بولا: "پتہ نہیں۔۔۔ کیا چکر ہے۔۔۔ گھر سردار کے بیوں کا

رہے، میں!۔۔۔ اور اس کمپنی کو بھی اسی وقت حل کر دیا تھا۔"

"لیکن اس کا ہدای فرم سے کیا تعلق۔۔۔ وہ بارے کیس ملنا جانتے ہیں"

چینی نے پوچھا!

پچھے سال یہاں.... کے ایک شبے کا سینجر قتل کر دیا گیا تھا، اقاتل کا پتہ پولیس نہیں لگاسکی تھی۔ اب یہ لوگ پھر اس کے متعلق پوچھ گچھ کرتے پھر ہے ہیں۔ لیکن باری کے علاوہ اس کے متعلق اور کوئی کچھ نہیں جانتا۔ لیکن مگر اس کی ملازمت کی صفت یہ مہینہ تھی۔ اور باری نے براہ راست اس کا تقریر کیا تھا!۔

بینی سوچ میں ڈوب ہوئی اپنے کمرے میں واپس آگئی۔ منزہ گھبیر اب بھی دہمی موجود تھی۔!

کیون؟۔ کیا بات تھی؟۔ اس نے پوچھا۔

وہ باری سے ملنا چاہتے ہیں!۔

کیوں؟۔ باری سے کیوں ملنا چاہتے ہیں؟۔

پچھے سال یہاں کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا تھا۔ اس کے متعلق پوچھ گھبڑا چاہتے ہیں۔!

قتل کر دیا گیا تھا۔ پچھے سال۔ مان ہاں۔ فارورڈ ٹنگ اور کلیرنگ سیکشن کا انچارج تھا!۔ کسی نے چھڑا مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ لیکن بے ایک سال بعد پوچھ گچھ کر دے ہے ہیں یہ لوگ!۔

سنابے باری نے براہ راست اس کا اپا سمنٹ کیا تھا!۔ کس سے سنابے؟۔ منزہ گھبیر نے اسے خود سے دیکھتے ہوئے پوچھا: "جی۔ ایک صاحب کہہ رہے تھے۔! غائب اہنی سے پوچھا گیا تھا اسے متعلق انہوں نے مجھے بلوایا گیا!۔"

اس نے نہیں بلوایا گیا!۔ منزہ گھبیر خلام میں گھورتی ہوئی جیسے خود سے بولے: "!

بینی اسے اس طرح دیکھنے لگی جیسے اس کا یہ رو یہ کسی قسم کی معنویت رکھتا ہوا جاسوی نادلیں کے مطالعے نے ایسے موقع پر اُسے چونکہ سکھا دیا تھا... اس نے محض کیا جیسے منزہ گھبیر اس قتل کے متعلق کچھ جانتی ہو۔ "اپ کچھ پریشان کی نظر آرہی ہیں؟" اُس نے کہا، اور منزہ گھبیر چونکہ کر اسے اس طرح گھورنے لگی جیسے ملکاں اس کی موجودگی سے عالم روپی ہو۔ "پریشان! نہیں تو۔!" وہ ہنس پڑی۔

فائل

۱۱

رات کے کھانے پر فریدی شروع ہی سے خاموش رہا تھا!۔ حمید نے چھپڑنا سائب نہیں سمجھا! کھانے کے بعد لا بسری ہی میں کافی پیٹی و قلت فریدی نے سکرا کر کہا!۔ یعنی اتفاقات ایسی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں کہ خود کو مجھہ اعزماں سے متعلق سمجھتے ہیں شرم محض ہوتی ہے۔ "بے ہی شرمناک بات۔!" حمید نے سخیگ سے کہا، "کب استغصہ دے دے ہے ہیں؟"

فریدی کافی گی پیاسی رکھ کر سکار سلگانے لگا! — حیدر سے استفہا میرے نظر دن سے دیکھو رہا تھا! —

~~سکار سلگا کر اس نے اس کی طرف دیکھنے بغیر کہا، "می تو سوچ گے! وہ غلط کیا تھی! — ادھر پھر اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر بولا!"~~ میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش ہیں کی تھی کہ ~~ڈاکٹر بہزاد~~ اس وقت کہاں تھا جب کمل کار کے تکوڑے پر فائزہ نگ ہوئی تھی! — "اوه! — حیدر چونک کر بولا، تو کیا وہ کیمیرے والے ٹرک پر ہیں تھا! —

"ہیں! —"

"تو پھر کہاں تھا! —" ~~کچھ ہی دیر پہلے اس نتیجے پر پہنچا ہوں ... سات بجے منگر پر منت پیش کیپ میں~~ — وہ کئی دن سے کوشش کر رہا تھا کہ انوار کے منظر کی غلم بندی ہو جائے۔ لیکن مطلع ابر الود ہونے کی وجہ سے موقع ہیں ملتا تھا! — اس نے اس دن تہذیب کر لیا تھا کہ اگر ذرا دیر کے لیے بھی دعوپ نظر آئی تو وہ اس منظر کو فزود قلیک کرے گا۔ — ساری تیاریاں مکمل تھیں! — جیسے ہی دعوپ نظر آئی متقلق لوگ شوٹنگ کے لیے تیار ہو سکئے۔ لیکن جن وقت پر بہزاد کے پیٹ میں ٹڑے زور کی اینٹھی ہوئی وہ بے دم ہو گیا۔ — لیکن یہی چیختا رہا کہ شوٹنگ ہوئی! — اس نے لپے استنشت سے کہا کہ وہ ٹرک پر جائے! — وہ سب وہاں سے روائے ہو گئے تھے اور وہ رفع حاجت کے لیے جھاڑیوں میں چلا گیا تھا! اور پھر بقیہ لوگوں نے اسے اس حادثہ کے بعد ہی دیکھا تھا! —

حیدر کچھ نہ بولا! فریدی بھی خاموش ہو گیا تھا! — کچھ دیر بعد بولا!

مکیپ میں اگر کچھ پاس دو مال بندوق بھی تھی۔ ایہ بات بھا اس کے مرنے کے بعد ہی معلوم ہوئی کہ وہ سکار کا شوق بھی رکھتا تھا!

"تو پھر اپ کسی نتیجے پر پہنچے ہیں! —"

"یہی کہ اب اسے کمل کار کے قتل کے نام میں پھانسی ہیں دی جائے گی! —"

"کار تو سوں پر اسی کی انگلیوں کے نشانات تھے۔ اور اس نخبر پر بھی جو پھلے سال لارڈ کے ایک لارکن کے قتل میں استعمال ہوا تھا! —"

"چلنے بخات می دوسرا سے! —" حیدر نے طویل سانس کر کہا! — لیکن پھر آپ کیوں ادھر ادھر پوچھ چکر کرنے پھر رہے ہیں! —"

"کچھ ہی دیر پہلے اس نتیجے پر پہنچا ہوں ... سات بجے منگر پر منت پیش کے انجارج نے فون پر املاع دی تھی کہ وہ سارے نشانات بہزاد ہی کی انگلیوں کے تھے اس کے فلیٹ سے جو بوٹ اور گلاس لایا تھا ان پر بھی اس کی انگلیوں کے نشانات کے علاوہ کسی دوسری قسم کے نشانات ہیں تھے! —" لیکن میز پر دو گلاس تھے! —

"ہو سکتا ہے ... کوئی اور بھی وہاں رہا ہو! لیکن وہ بہت محاط تھا! — دوسرے گلاس پر نشانات ہیں تو لیکن دستاں میں چھپی ہوئی انگلیوں کے! —"

"چھپ کارا ناٹکی ہے! — حیدر کا دیگر اداز میں بولا!

"اور پوسٹ مارٹ کی روپرٹ کہتی ہے کہ مرتبے وقت وہ بہت زیادہ نئے میں تھا! —"

"تو پھر — تو پھر اب ہیں کیا کرنا ہو گا! —"

"میں چاہوں تو کیسی ہیں ختم ہو سکتا ہے! —"

"خدا کے لئے فرور چاہئے....!"

"لیکھا یہ کسی طرح بھی نہیں! ... کیوں نہ... ان دد کے علاوہ بہزاد تسلی
کی متعدد وارتاوں میں ملوث تھا! — غیر معمد نشانات کے فائل میں کئی کیس
اور ملے ہیں.... ان کے سلے میں پائے جانے والے نشانات بہزاد کی نگلوں
کے علاوہ اعد کسی کے نہیں ہو سکتے۔"

"لہذا ب کسی عالی کامل کی درد سے اس کی روایت کرنے کی لکھنی کیجئے;
فرمیدی بجھا ہوا سکار سدھارنا تھا اسرا ایضا کر بولا! "اصل مجرم کی نکاش کسی روح ہی
کی نکاش ثابت ہوگی۔"

"اصل مجرم! " جمیب ہجھ بدل گیا! " کیا بتوتھے آپ پاس ایسی صورت

"وھیرج — وھیرج! " فرمیدی نامخدا ایضا کر بولا! " بلاشبہ وہ سارے
نشانات اس کی نگلوں کے خلصہ اور وہ مرچھ کھے! — لیکن یہ تو بتاؤ کہ وہ
چھڑا کے کر مجھ پر کیوں کو دانخھا!

"آپ بھتے میں کہ پوسٹ مارٹم کی روپرٹ کے مطابق وہ بہت زیادہ نیک
میں تھا! ہو سکتا ہے وہ اس وقت اور پرانکنی میں مکھڑا رہا ہو۔ جب تم دھارا
پہنچنے تھے — آپ کو دیکھ کر نئے میں بہک گیا ہو۔ چونکہ قاتل تھا اس
لیے دل میں چور ہونا فردی ہے۔ شراب سے متاثر ڈھنی میں کبھی حیال جمی
ہو گا کہ آپ اس کے پیلے آئے ہیں۔ بس چھڑا نکلا اور دچھانہ پڑا...!"

"لفسیاٹ اعتبرے یہ دلیل وہست ہو سکتی ہے.... لیکن وہ دوسرا لکھاں

جس پر دستمنہ والے نامخدا کے نشانات، میں! —"

"تحا جب وہ آپ پر گراستھا؟"

" بلاشبہ — میں اسے ثابت نہیں کر سکوں گا۔"

" ہو سکتا ہے! " حید پاپ میں تبا کو سمجھنا ہوا بولا! " کچھ دیر پہلے دن
کوئی رہا ہی ہو۔ اور وہ نیقتنی طور پر کوئی عورت ہی ہو سکتی ہے۔ دوسرے ایسے جوں
یہ دستانے کوں پہنچتا ہے۔ — بعض، رُٹکیاں پہنچتے ہیں تھوں کی نمائش پسند
نہیں کرتیں اس یہے گھر سے باہر ناگلوں کے دستانے استعمال کرتی ہیں۔"

تم بہت بڑے سل غرماں ہوتے جا رہے ہو! " فرمیدی مفعول کا انداز میں
آنکھیں بچا کر بولا " مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمہارا سراغ ہی ملنائے بند ہو جائے!
غیر۔ غیر۔ ہاں تو اس کے سلے میں کتنے جرائم کا انکشاف ہو گیتے:

" ہمارے دیکارڈ کے مطابق تین کیس اور میں جواب سے پچھلے دس سال کے
وقتھے میں ہوئے تھے۔ اور یہ تینوں بھی ظلم المفتری ہی سے متعلق تھے۔ ایک
ادا کار رکھا اور دو ادا کار ایں۔ — انسانشاق مجرم اور ایسی عذری کر جائے ہے
جس کا سے اپنی انگلوں کے نشانات چھوڑے تھے!"

ہو سکتا ہے۔ جاسوسی ناہل پڑھ کر مجرم نہ بنایا۔ — حید نے کچھ سوچتے
ہوئے کہا " اچھا اس کے علاوہ اور کوئی کوئی کوئی میں دیکھتا ہو، مسکرا یا،
جھراں نے جیسے کے کا نہ کا ایک لکھاں کمال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے

کہا۔ یہ ہی ان لوگوں کی فہرست! " حید نے اس پر ایک اچھی سی نظر فٹاں کر دیو جھا۔ ایکیا آپ ان لوگوں سے
بوجھ کچھ کر پکھے ہیں۔"

" مرد ایک سے۔ فون پر۔ سات بجے کے بعد۔ اور اس سے معلوم

ہمارا تھا کہ وہ ٹرک پر ہمیں تھا! ”

”اب ان سبھوں سے دوبارہ الجھنا پڑے گا۔“

”تبے مدد مشاق آدمی تھا!“ فریدی کچھ سوچتا ہوا بولا!“ وقت کے اندازے کا ماہر...! وہ جانتا تھا کہ گھوڑوں کو کتنی دیر بعد بے ہوش ہونا چاہئے۔ اور ٹرک کی شکل میں قائم جلانے والی شکر کتنے فاصلے پر انہیں کوبے کا رکھ دے لے!“

۴۴

دوسرے دن جیسی افسی نے نکل کر بس اسٹاپ پر اپنی روٹ کی بس کا انتظار کر رہی تھی۔ لیکن اسے تو تھوڑی سی بحث کی میں جو گول جائے۔ کیونکہ بس اسٹاپ پر بھیرتھی اور بسیں بھی بھری ہوئی آرہی تھیں۔ اس نے سوچا اج لیکسی ہی ہی، کچھ تھنکن سی بھی محسوس کر رہی تھی! زیادہ دیر تک مکھرے دہنے کا تصور بھی فہن پر گران گزد رکھتا ہے! اس دوران میں اکٹی ڈیکیاں گزریں لیکن ان میں سے کوئی بھی خال ہنسی تھی دنقتا پشت پر کسی نے اس کا نام لیا۔ وہ چلا کر کمری...! اور غماطہ کرنے والے کوئی بچے سے اوپر تک دیکھا!

ادہ — یہ تو دہی تھا — وہ جو کل جنرل مینجر کے کوئے میں کرنل فرمی کے ساتھ تھا! اس کا دل دھرا کئے رکھا۔ آخر اخ...! اس نے اسے کیوں مخاطب کیا ہے!... میرا خیال ہے کہ ہم ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہیں میں۔ اس نے پسے مدد نرم اور دلاؤ دیز بچھے میں کہا!...“

”جج... جی ہاں!“ جیسی بھلائی۔ ”غائبانے کل...!“

”جی ہاں۔ لارڈو کے جنرل مینجر کے آفس میں!...“ اُس نے جلد پھدا کر دیا!

وہ خاموش رہی؛ اس کی بھج میں ہنسی آرہا تھا کہ اب اسے کیا کہتا چاہئے۔ آخر کیوں؟... وہ اس سے کیوں مخاطب ہوا ہے؟...“

”آپ کہاں جا رہی ہیں۔— چلتے میں اپنی گاڑی میں پہنچا دوں...!“
”مشش۔ شکر یہ! میں بس سے چلی جاؤں گی۔“ اس نے اپنے بچھے میں نبی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ دراصل یہ پیش کش اسے اپنی ہنسی تکھی۔ آپ غلط سمجھیں!... نوجوان نے سکرا کر کہا!“ میں آپ پا جان ہنسی کر رہا چاہتا۔ اپنی بھی ایک عرض دانتہ ہے۔“

”جی۔“ اس نے کسی قدر ترش ہجھے میں کہا!“ میں ہنسی سمجھی!...“ سمجھنے کے بعد بھی آپ میں ہنسی مانیں گی مجھے لیکن ہے۔“ وہ سکرا کیا! لیکن زیادہ دیر تک مکھرے دہنے کا تصور بھی فہن پر گران گزد رکھتا ہے!

”راستے میں پھر ضروری باقیں بھی ہو جائیں گے۔“ میں حاصل اسے پسند نہیں کرتا کہ اپکے پر دسی کسی پویس دلے کو آپ کے لئے مکھرے میں دیکھیں۔ ہر چند کہ یہ کھٹی ایسی بُری بات بھی ہنسیں لیکن فضول قسم کی چرمیگو شیوں سے بیانا فائدہ...! توک رسی کو سانپ بنادیتے ہیں!“

جیسی نے سوچا۔ سُمیگ۔ ہی تو ہے۔ شرافت آدمی معلوم ہوتا ہے... وہ خود بھی اسے پسند نہ کرتی کہ پولیس اس کے لئے پکی قسم کی پوچھ چکر کرنے آئی۔“

”جی ہم۔ سُمیگ ہے۔“ وہ مزید کچھ سوچے سمجھے بغیر بدلی!—

وہ اسے اپنی گاڑی کی طرف میرے گیا۔ بڑی شاندار گاڑی تھی۔ ائمہ کندل شند
تلکن۔۔۔ اس نے اگلی سیٹ کا دروازہ مکھولا۔۔۔ وہ دگھاتے ہوئے قدموں
سے اندر جا بیٹھی۔۔۔ وہ دوسرا طرف سے ایزنگ کے سامنے جم گیا۔۔۔

”کہاں چلتے ہوئے؟“
”فشن نا ربر کا لوئی۔۔۔“

اس نے انہیں اسٹارٹ کیا اور گاڑی چل پڑی۔۔۔ جیسی محسوس کردی تھی
جیسے وہ آہتہ آہتہ نضا میں پسواز کر رہی ہوا۔۔۔

”آپ کتنے عرصے سے اس نرم میں طازم ہیں؟“ اس نے پوچھا۔۔۔
”چھ ماہ سے۔۔۔ لیکن سیافرم سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔ میں تو باس کی نی
سیکرٹی ہوں۔۔۔“

”کیا یہ حقیقت ہے کہ وہ بدلووار آہنی ہے۔۔۔“
”جی ہاں۔۔۔ میرا خیل ہے کہ اگر وہ منہ پر کپڑا نہ باندھ رہے تو اس مجھ
ہٹھرنا تمہال ہو جائے جملہ وہ موجود ہو۔۔۔“

”پھر آپ کیسے برداشت کرتی ہیں۔۔۔ جیکہ آپ کی انگکھوں کی نیادٹ آپ کو
بے حد نفاست پسند اور نازک مزاج ثابت کرتی ہیں؟“
”آنکھوں کی نیادٹ؟“

”جی ہاں علم القیاڑ کے مطابق ایسی نیادٹ والی آنکھیں ایسے ہی اوصاف
کی طرف اشارہ کرتی ہیں!۔۔۔ اور آپ کے ہاتھوں کی نیادٹ بھی۔۔۔“

”تو کہاں چیزوں سے آدنی کے کردار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے؟“
”جی ہاں۔۔۔“

”تب تو آپ راہ چلتے ادمیوں کے یونچے پڑ جلتے ہوں گے۔۔۔“ وہ ہنس

پڑی!۔۔۔

”ابھی تک تو ایسا ہیں جا۔۔۔“

”آپ مجھے کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟۔۔۔“

”آپ کے باس کے متعلق۔۔۔“

”کیا ان پر بھی کسی حتم کا شہر ہے؟۔۔۔“

”نہیں! ہم صرف ان سے ملنے چلتے ہیں!۔۔۔“

”لیکن ڈاکٹر بخرا کے سلسلے میں۔۔۔“ جیسی نے کہا۔۔۔ لیکن شاید وہ اس
کے بارے میں کچھ نہ جانتے ہوں۔۔۔ اور اس کے کرایہ مددوں سے ہمارا کوئی
تعلق نہیں۔۔۔“

”پچھے سال آپ کی فرم کا ایک کارکن قتل کر دیا گیا تھا۔۔۔ اس کے متعلق باس
کے علاوہ فرم کا کوئی دوسرا آدمی کچھ نہیں جانتا!۔۔۔ اس کا، پائنسٹ بھی
برہ راست باس ہی نے کیا تھا!۔۔۔ ہم وہ اصل اس کے متعلق کچھ معلوم
فراتم کرنا چلتے ہیں!۔۔۔“

”ابھی تک تو تجھے فن پر اطلاع نہیں ملی۔۔۔“ جیسی نے کہا۔۔۔

”کبھی ایسا ہی مرتبا ہے کہ وہ کسی بختے میں نہ آئیں۔۔۔“

”جی ہاں۔۔۔“ کبھی بھی ایسا بھی ہوتا ہے۔۔۔ اور مجھے فن پر کھل اطلاع
بھی نہیں ملتی۔۔۔ میرا مطلوب ہے نہ آنے کی اطلاع۔۔۔“

”مرفت تین گھنٹے کا ڈیجٹی ہوتی ہے کہ آپ کہاں؟۔۔۔“

”جی ہاں۔۔۔“ جیسی نے جواب دیا۔۔۔

”چھر دہ خاموش ہو گیا تھا!۔۔۔ لیکن نہ جانے کیون جیسی کا دل چاہتا
تھا کہ وہ بوتا ہی رہے۔۔۔“ وہ سوچ رہی تھی کیا یہ کیونا حیرت ہے۔۔۔ اس

نے اس کے متعلق بہتری کہانا یا سنی تھیں.....
کچھ دیر بعد وہ پھر بیٹھا۔ بگ۔ کیا آپ کیلئے حمید میں ہیں؟
وہ فٹا سکریں پر نظر جملے ہوئے سکرایا تھا.....
”جی ہمیں!“

”آپ کا بزرگ اہم ہے!“ صینی نے بے ساختہ پوچھا! سچھراپنی اس حرکت پر مشتملہ سی ہو گئی!۔

”دکھ بھری کہانی ہے!“ حمید نے ٹھنڈی سانس لی اور خاموش ہو گیا۔
لیکن صینی نے اس کہانی کے متعلق مزید استفسدہ ہیں کیا! وہ سوچ رہی تھی کہ اس سے بے تکلف رہونا چاہیئے۔

”جی خود ہی بولا!“ ایک دن میرا چیت اسی پر تل گیا تھا کہ کھلتے گا انہیں
بگرے کا گوشت۔“

”اوہ شاید بکرا پانے کا مقصد بھی ہیا تھا۔!“ جینی کو کچھ کچھ تو بولنا ہی
تھا!۔

”جی بہلانے کے لیے کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑتا ہے!“ حمید بولا۔ میں اپنی ملازمت سے تنگ آئیا ہوں۔ ٹڑاہاہیات ملکر ہے۔ بس یہ سمجھئے کہ یہ پورا ملکر ہی ایک بد بودھ بار باس ہے جسے بہر صوبت برداشت کرنا پڑتا ہے۔
”کچھ بھی ہیں۔ گھوے دفتر اور دفتر سے مگر۔“

”تجھے افسوس ہے: حمید نے مفہوم کیجئے میں کہا، اگر آپ کسی ڈیمکٹ کے آدمی کی سیکرٹری ہو تو میں تو کم از کم سختے کی ایک شاہ کو تو وہ کہیں نہ کہیں جائے گا۔ آپ کو۔“

”میں اسے کب پسند کرتی۔ امیری تربیت کسی کھنڈیا قسم کے ماحول میں بہیں ہوئی“ صینی نے کسی قدر ترشش بیخے میں کہا!۔
”میں نے یوہ بھی کہا تھا! کوئی بڑا خیال بہیں تھا ذہن میں!“ حمید بولا!....

”وہ بھی خاموش ہو گئی! لگدی کی رفتار سست تھی۔ صینی نے محسوس کیا کہ وہ دیدہ و دانستہ رفتار تیز نہیں کر رہا! وہ جن شرطیوں سے گزر رہے تھے ان پر زیادہ بھیر ہیں تھی۔! نیکن وہ اس سلسلے میں کچھ نہ کہہ سکی!۔
”آپ بمحض سے اور کیا پوچھا چاہئے ہیں!“ اس نے محظوظی دیر بعد کہا!۔
”آپ دلماں کتنے عرصہ سے کام کر رہی ہیں؟!....“
”چھ ماہ سے۔!“ صینی نے کہا ”لیکن میں ہمیں سمجھ سکتی کہ اس مطابق کا پری
ملازمت سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔“

”کچھ بھی نہیں! بس یوہ بھی! اور اصل آپ کا باس میرے یہے خاصاہ بچپ ثابت ہو سکتا ہے! ایکونک بد بودھ ہونے کے باوجود بھی آپ صیبی نفاست پسند لڑکی اُسے برداشت کرتی ہے!“

”آپ بھی اسے برداشت کر سکتے بشرطیکہ آپ کے پاس اتنی شاندار گاڑی ہے ہوتی۔ آپ ایک چھوٹے سے مکان بیس رہتے ہیں۔ آپ کو زندہ رہنے کے لیے اپنی قوت سے زیادہ جدوجہد کرنی پڑتی۔ وہ تجھے میں گھنٹوں کا معاوضہ ساری چار سورپے دیتا ہے!“

”محض اس لیے دیتا ہے کہ اعد کوئی لٹکتی بھی نہ ہوگی۔ آپ بھی شاید...!“
”جی ہمیں: میں ساری زندگی اس کے ساتھ گذار سکتی ہوں۔“
”کمال ہے۔!“ حمید سر ہلاکر بولا!۔

"نجاں سے بہر دی ہے۔!"

"ہوں!" حمید نے طویل صافیں لیں۔ "حربت میں ماتا کا جذبہ ہے۔ بہت پیچیدہ بنادیتا ہے۔!"

"میں زیادہ گھری باقی ہیں سمجھ سکتی۔.... کیونکہ میری تعلیم میری کس سے آگئے ہیں ہو سکیں!"

"تب پھر اپ کیا کرن ہوں گی۔!"

"خطوٹ پڑھانے کے جوابات لکھنا!.... کچھ خطوٹ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے جوابات باس ڈکٹیٹ کرتا ہے۔!"

"ظاہر ہے۔!" اس نے جاب دیا لیکن لمحے میں تیقی ہیں تھا۔

"کام بھی ایسا خاص ہیں!" حمید نے پھر کو جبش دی۔

"وہ ہم پڑی اور بولی! اب اپ ہی کوچھ ہے۔ اگر ہفتے میں تین سوچھے بھی بدبو برداشت نہ کر سکوں کو مجھ سے زیادہ احمد اور کون ہو گا۔!"

"بالکل ٹھیک ہے!" حمید نے کہا۔ لیکن میں اکثر سوچتا ہوں کہ یہ سیکرٹری قسم کے لوگ زندگی کی بحیانیت سے کس صنک بور ہو جاتے ہوں گے؛ وہی خطوٹ پڑھانے کے جوابات لکھتا۔.... لفظ اور نقصان کا کہانیاں۔ کاروباری باتیں۔"

"تپ کو سُن کر حیرت ہو گی کہ میرے باس کی خط و کتابت بڑی دلچسپ ہوتی ہے۔!"

"جھلا کیا دلچسپی ہوتی ہے ان میں۔!"

دقعاً جینی نے محسوس کیا کہ اس سے ایک بڑی خلیلی سرزد ہوئی ہے اُسے

کب حق پہنچتا ہے کہ وہ ہمپنے ہاس کے معاملات کے متعلق کسی غیر مغلق آدمی سے گفتگو کرے۔....

اس نے فوراً ہی سنبھالائے کر کہا "مطلوب یہ تھا کہ وہ خطوط کے جاب لکھواتے وقت کافی دلچسپی پیدا کر دیتے ہیں۔ شما کاروباری خطوط کے جوابات کچھ اس طرح لکھواتے ہیں کہ غلی مکالموں کا سالطف آ جاتا ہے۔ اہنس بھی ادبی کامنامہ بنادینا چاہتے ہیں۔!"

"ہوں۔ اچھا۔"

پھر حمید چونکہ کر بولا! اور۔۔۔ اب ہم غالباً فشن ہاربر کالونی میں داخل ہو رہے ہیں۔ کاٹلی کدھر موڑی جائے۔!"

"میرا خیال ہے کہ آپ مجھے ہیسی انار دیجئے!" جینی بولی! "میں اُسے مناسب ہیں سمجھتی ہوں اتنی شاندار گاڑی یہرے مکان کے سامنے رکے اور میں اس پر سے اترتی دیکھی جاؤں۔!"

"کام لائیں۔۔۔ ٹھیک ہے!" حمید نے کہا!

گاڑی ٹرک کے کنارے رک گئی!.... جینی اتری۔۔۔ ٹھیک اسی وقت قریب ہی سے ایک پک اپ گذری جس کی رفتار تیز ہیں سمجھتی۔ اور ایک کھڑکی میں اسے باس کا چھرہ نظر آیا تھا!۔۔۔

پک اپ آگئے جا کر رک گئی۔۔۔ جینی نے بوکھلاتے ہوئے بھجے میں حمید سے کہا۔ "باش۔۔۔" اور تیزی سے پک اپ کی طرف چل پڑی۔ جیسے ہی تریپ پہنچی باس نے کھڑکی سے رنگخال کر دیا! "ادہ۔۔۔ جینی۔۔۔" میں تمارے گھر جا رہا تھا!۔۔۔ فون کرنے کا وقت ہیں ملاخوا۔۔۔ میں نے کہا تھیں اطلاع دے دوں کہ میں ایک ماہ کے لیے بالہر جا رہا ہوں۔۔۔ تم کس

کی گاڑی میں تھیں۔

”محکمہ سراغرانی کے ایک آفیسر پہنچ گیا ہیں!“ جینی ہانپتی ہوئی بولی۔
”آپ سے ملا چاہتے ہیں۔“

دوسری کون تھا؟

(۱)

جید کی سمجھ میں ہنسی آرٹھنا کہ کیا کرے۔! بدبو سے دماغ پھٹا جاتا تھا۔ جینی پٹ کر اس کی گاڑی کے قریب آئی تھی اور بتایا آرٹھنا کہ وہ اس کا باس ہی ہے اور جید سے مل سکے گا۔

جبکہ پک اپ کے قریب آیا تھا؛.... اور ڈرائیور نے یکھلا دروازہ
ٹھوک دیا تھا؛.... اور۔۔۔ وہ بدبو کا بھپکا۔۔۔ فدا کی پناہ۔۔۔ جمیں کوہیسا
ہی محسوس ہوا تھا جیسے غلام طتوں کے انبار کے قریب کھڑا ہوا ہو۔!
سانے ہی جینی کا باس ایا، جھوں والی کرسی پر نیم دراز تھا؛....
جید پک اپ میں داخل ہونے سے ٹریکر رہا تھا؛۔۔۔

”فرمائیے۔ جواب!۔ میں کس کام اُسکے ہوں۔۔۔“ پک اپ کے اندر

سے آغاز آئی۔!

”آپ کے ایک ملازم کے متعلق معلومات حاصل کرنے ہے!“ جید بولا۔

”فرمائیے۔!

”شاید؛ جسے پچھلے سال کسی نے قتل کر دیا تھا۔“

”قتل کر دیا تھا۔۔۔ شاید۔۔۔“ وہ اس طرح بولا؛ جیسے یادداشت پر زور دے رہا ہو۔

”جی ہاں۔۔۔ غلبہ نارو دنگ اور کلینگ کا انچارج تھا۔!“
اوہ۔۔۔ ہاں۔۔۔ یاد آگئیا۔ تو آپ اُس کے متعلق کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں۔
معافہ کیجیے بگا۔۔۔ میں آپ کو اندر آنے کی دعوت ہنسیں دے سکتا!۔۔۔ آپ
محسوس ہی کر رہے ہوں گے۔ اگر جینی یہ نہ تباہ کہ آپ محکمہ سراغرانی کے
ایک آفیسر ہیں تو میں اسی ملاقاتات پر ہرگز تیار نہ ہوتا!۔۔۔“

”اوہ۔۔۔ کوئی بات ہنسیں۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔!“ جید جلدی
سے بولا۔۔۔ اُس آدمی۔۔۔ میرا مطلب ہے شاید کے متعلق پولیس کچھ بھی ہنسیں
معلوم کر سکی تھی۔۔۔ وہ کون تھا؛ اس کے اعزہ کہاں ہیں۔۔۔“

”جی ہاں۔۔۔ ارشادِ تعالیٰ کا سارغ بھی ہنسیں ملا تھا!“ اس نے تنگ
بیکھے میں کہا۔۔۔

”جی ہاں! یہ درست ہے۔۔۔ تفتیش کی بیانات ہمہ اور جرم پر رکھی جاتی
ہیں!۔۔۔ اور وجہ جرم کا اندازہ اس قدت نک اسکن ہے جب نہ کہ
مقتول کے تعلقین کا سارغ نہ ہے۔۔۔“ کچھ ایسے لگتے ہیں جو مقتول سے
واقف رہے ہوں!۔۔۔“

”ملکن ہے۔۔۔ لیکن اس سے میں آپ کی کیا مدد کر سکوں گا۔!“

"جنہل میجرے صاحب مہلے کہ اس کا تقدیر بڑا راست آپ نے کیا تھا؟"

"مجی ہاں۔ تقریباً میں نے کیا تھا؟...."

"تو پھر آپ اس کے متغلق کچھ نہ کچھ خود جانتے ہوں گے۔"

"انساع صد لذرا جانے کے بعد مجھے قلعی ہنسی یاد رہ سکا کہ وہ کس شہر کا باشندہ تھا؟۔ دراصل بنیادی غلطی جنہل میجر ہی سے سرزد ہوئی تھی۔ اس کا باقاعدہ فائل ہنسی میں ٹین کیا گی۔"

"کیا ایسی فروگذاشتون پر ہاڑ پس نہیں ہوں۔" حیدر نے پوچھا۔

"یقیناً ہوتا ہے۔ لیکن اس وقت جب غلطی کا علم ہوتا ہے۔ اب آپ کو ہر ملازم کا باقاعدہ فائل ملے گا۔"

"آپ کو غالباً یہ تو یاد ہی ہو گا کہ اس کی سفارش کس نے کی تھی۔"

"جی ہاں یاد ہے۔ لیکناتفاق سے میں اس کی نشاندھی نہیں کر سکوں گا۔ یہ زندگی پھر نہ نیا دس ماہ سے میں نے اُسے ہنسی دیکھا۔"

"نام تو بتا ہی سلکیں گے۔"

"حکیم لاٹے میاں..... خاندانی حکیم ہیں؛ لیکن مفلسی کی زندگی گزار رہے ہیں! ان کا دعویٰ تھا کہ وہ اس بدبو سے مجھے نجات دلادیں گے۔ کافی مردہ علاج کر سکتے رہے..... لیکن اس میں کمی بھی واقع نہ ہوئی..... بہر حال دوناں علاج ہی میں وہ اس آدمی شاہ کو میرے پاس لاٹے تھے!.... اور سفارش کی تھی۔"

"ان کا پتہ تو معصوم ہی ہو گا آپ کو۔"

"جی ہاں۔ وہ رنگ پور نامی نقشے سے آیا کرتے تھے۔ یہ قصبه غالباً اسی مقام میں ہے۔"

"کیا پولیس نے آپ کے شاہد کے سامنے میں پوچھ گئے ہیں کی تھی۔"

"ہنسی تو۔ میرے پاس کوئی بھی ہنسی آیا تھا!۔"

"علم کڑا کڑ بہزاد کو آپ کتنے عرصہ سے جانتے ہیں!...."

"علم کڑا کڑ بہزاد....! اس کے لئے میں حیرت تھی! مجھے خلوں یا اسلام ڈار کڑوں سے کوئی دلچسپی نہیں۔! دیسے اخبارات میں اس کا واقعہ صرف پڑھا ہے۔ غالباً وہ میرے دفاتر کے اوپر والے کسی طبقہ میں رہتا تھا!

"اس سے ملنے کا انداز تو ہوا ہی ہو گا۔ میرے خیال ہے کہ وہ شاہد سے واقع تھا!" حیدر نے کہا۔

"ہنسی صاحب! مجھے کیوں اتفاق ہوتا اس سے ملنے کا۔"

"ممکن ہے! آپ نے اسے دیکھا ہو!...." حیدر نے کوٹ کی اندر دنی جیب میں باقاعدہ ڈالتے ہوئے کہا اور ایک تھویر نکال کر اس کی طرف بڑھا ہوا بولا: "یہ بہزاد کی تصویر ہے!...."

اس نے تصویر حیدر کے اتحبے سے لی۔.... اسے دیکھنا حسیداً اس کی آنکھوں میں حیرت کے شار صاف پڑھ رہا تھا!

"کمال ہے۔ اون..... میں کیا عرض کروں؟" وہ کافی پوئی آفاز میں بولا:

"کیا آپ اسے پہچانتے ہیں؟"

"ارے صاحب! یہ تو ایسا لگتا ہے..... جیسے حکیم لاٹے میاں نے

انپی دار طبعی اور موچھیں صاف کرادی ہوں۔ میرے خدا۔ کیا نام تباہی تھا۔

"آپ نے..... بہزاد۔ بہزاد..... یہ کیا چکر ہے۔!"

"یہ آپ کے دفاتر کے اوپر والے ایک طبقہ میں رہتا تھا۔"

دس۔

"یہی مناسب ہے۔" عینے جواب دیا۔

• جمیلہ خداوندی کے انچارج کو اپنی ہی گاڑی میں رحیم منزل تک سے گئی!۔
ایک معمر آدمی سے لفڑی ہوئی جو اسی خاذمان سے تعلق رکھتا تھا!۔

”حکیم لاڈے میاں۔؟“ اس نے یہ رت سے کہا؟ ان کے انتقال کو تو دس سال ہو چکے ہیں۔؟

جیہے نے انکارچ کی طرف دیکھا!۔۔۔ اعداء انکارچ نے ایسا منہ بنایا جسے
بُر بان خاموشی کہہ رہا ہو" تو جواب: اس میں میرا کیا تصور ہے۔۔۔
باتِ ختم ہو چکی تھی لیکن دفعتاً جیہے نے جیب سے ڈاٹ کٹر بہزاد کی تصور
نکال لی اور اسے عمر آدمی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا: "کیا آپ اس آدمی
کو حاصل نہ ہے جس۔۔۔"

میر آدمی تصویر کوئے کر چنگے دیکھاراہ پھر جید کی طرف دیکھنے لگا!
اس کی آنکھیں صندل لگتی تھیں ۔

"جی ملک! میں اسے جانتا ہوں!" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا! "اور اس کے مرثے کا خبر بھی سن چکا ہوں! — یہ حکیم لاڈے بیان کا نام خلفت اڑپا کا..... عہدست حسین ہے..... غلمی دنیا میں بہزاد کے تام سے مشہور تھا! لکنک لکا شیگھ تھا لاڈے بیان کے نام پر..... وہ اسے عاق کر چکے

جعفر

"کیا پس بیٹے میں کسی قدر مشاہدہ بھی تھی۔؟" جیسے پوچھا۔
 "کسی نہر۔؟" اس نے متjurat انہاں میں کہا اور خاموش ہو کر جبکہ کوئی دلکشی
 رکھ پھر بولا۔" اسے جواب۔؟ اگر لادے میاں کی جوانی کی تصویر دکھلتی

"اوہ۔ یہ۔۔۔۔۔ یعنی کہ۔۔۔۔۔ یہ بہزاد۔۔۔۔۔ مرگی؟
"جی مل۔۔۔۔۔"

(4)

"بہت دلچسپ ۔" فریادی بُڑا یا! اس کی نظر شروع ہی ہے ایش ٹرے پر جمی رہی تھی اور اس کہانی کے دوڑاں میں ایک بار جمی اس نے حیدر کی طرف ہنس دیکھا تھا!

”کیا خیال ہے!“ جید نے پوچھا! ”کیا تو پورے تھانے سے
سابطہ قائم کیا جائے۔“

"ہوں۔ اکیا سرچ ہے۔ لیکن مجھے یقین نہیں کہ دنیاں کسی حکیم لا فلے میں
کا سراغ مل سکے۔" یا یہ بھی ملتا ہے کہ وہ سے دھوکا پواؤ ہو۔.....ٹھیک
ہے..... بسرا خیال ہے تم خود ہی ہوا اور رنگ پیدا تک۔"

تن پور شہر کی ایک مصنافاتی بستی تھی۔ کسی زمانے میں اس کی کوئی الگ
حیثیت رہی ہوگی۔ لیکن اب تو شہر اس بستی کو بھی تیچھے چھوڑ دیا ہوا بہت آگے
بڑھ گیا تھا۔

پہی وجہ ٹھکی کہ اب یہاں کسی حکیم لاڈے میاں کام سارے پال لیتا آسان کام ہنسیں تھا! بھر کھی دہ اپنی گاڑی تھانے کی طرف لیتا چلا گیا تھا.....

محانے کے اچارج نے مایوسانہ انماز میں سر ہلا کر کہا : " مشکل ہے : اگر یہ حکیم صاحب ہیاں کے کسی قدیم خاندان سے تعلق رکھتے ہیں تب تو شاید معلوم ہو سکے ۔ درست دشواری ہی پیش آئے گی ۔ رحیم منزل کے رہنے والے حکیموں کے خاندان والے کہلاتے ہیں ۔ کیوں نہ ہم وہیں سے پوچھ سکھ شروع کر

اپ تو بے ساختہ کہہ اکٹھیں گے کہ ارے یہ تو عشرتِ حسین ہی کی تصوریہ
ہے۔!

"لیفی بہزاد کی!—"

"جی ہاں..... بوڑھے نے سر پلا کر جواب دیا۔
"میں شکر گزار ہوں گا اگر آپ وہ تصویر دکھائیں۔"

"خود خود۔! میں آجھی فافر ہوا۔!"

بوڑھا انہیں دیوان خانے میں بیٹھا چھوڑ کر اندر چلا گیا!.... یہ کہہ
سیستھے سے آماستہ کیا گیا تھا؛ البتہ فرنچر ماہا پاً معلوم ہوتا تھا!....
ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کو سال پہنچے کے کسی ڈرائیکٹ روم میں بیٹھے
ہوں.....

کچھ دیر بعد بوڑھا والپس آگیا!.... اور ایک الیافلو جید کی طرف
ٹڑھا دیا جو کہنگی کی وجہ سے زردی مائل ہو گیا تھا!....
حقیقتاً ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے وہ ایک ہی آدمی کے دو مختلف پوز
ہوں:—

"جیرت انگریز۔" جید بڑھایا!.... پھر بوڑھے سے بولا بآ کیا
میں اسے کچھ دن اپنے پاس رکھوں گا؟— اگر آپ چاہیں تو اس کی
رسید لکھوڑوں!...."

"ہیں جاب شوق سے لے جائیے!...! پولیس کی مدد کرنا یہ راز من
ہے۔!"

مشکر یہ: "جید نے کہا؛ چند لمحے خاموش رہا پھر بوڑھے کو حفاظت
کر کے بولا!

"آپ نے بہزاد کے سلسلے کی پوری روئیداد اخبارات میں دیکھی ہی ہوگی۔!"

"جی ہاں!—"

"آپ سے کیا رشتہ تھا۔!"

بوڑھے نے طویل سالس لی اور بھرا ہوئی آواز میں بولا؛ "لڑکے میان میں
بڑے بھائی تھے۔!"

"یقیناً آپ کے لیے یہ حادثہ تکلیف دہ ثابت ہوا ہو گا۔!"

"جی ہاں!— صرف اسی حد تک کہ بھائی کی آخری نشانی بھی نہ رہی!—

ورنہ اس کی موت پر تو بھائی صاحب ہی بھی کے چڑائی جلاتے۔!"

"اس حد تک پڑا آدمی تھا؟"

"جی ہاں..... جو لوگ اسے جانتے تھے ان کے ساتھ ہم شرم سے رہ
نہیں اٹھا سکتے تھے۔ اُوارہ عیاشی اور باش سمجھی کچھ تھا؛—

"کیا وہ قتل بھی کر سکتا تھا؟...."

"تلہب اُم المباحث اسی لیے کہلاتی ہے کہ اسی کے استعمال کرنے والے
ہر قسم کی جاشر اختیار کر سکتے ہیں۔!"

"پھر بھی کیا وہ تلہب کی حد تک جا سکتا تھا۔?"

"بوڑھا کسی سوچ میں پڑ گیا!.... پھر تھوڑی دیر بعد بولا بقتل عموماً

غصہ اور لفڑتہی کے تحت ہوتے ہیں!....! لیکن ان تمام براؤں کے باوجود

وہ ہنس مکھ آدمی تھا؛.... میں نے اسے کبھی غصہ میں نہیں دیکھا؛.... اور

نہ یہی محسوس کیا کہ اس نے کبھی کسی کے خلاف لفت کا انہصار کیا ہوا۔"

"لفت بھی تو قتل کی وجہ بنتا ہے!—"

"جی ہاں..... لیکن میں اس سے میں کیا سرمن کر سکتا ہوں۔!"

"چھادہ کبھی فریب دہی کا ترکب بھی ہوا تھا۔"

"میرا خیال ہے کفریب دہی کی عادت ہی نے اسے خاندان سے الگ کیا تھا۔ بچپن میں والدین کو فریب ہی دے دیکر اپنی بُرسی عادتوں پر پردہ ڈالتا رہا تھا!...."

"ہوں!..... اجھا! " جمیہ اٹھتا ہوا بولا! "اب اجانت دیجئے! کوئی ضرورت پڑیں جائی تو پھر ما فر ہوں گا۔"

دہ پھر تھا نہ کل طرف رکھ ہو گئے! ساتھ میں انکار کرنے پوچھا۔

"یہ بہزاد دہی تھا نا جو سجنو گناہ ملما رہا تھا!....."

"جی ہاں دہی تھا!....."

وہ ہیر دُن — آشامبھی تو اُجھے یہاں آئی ہے!

"کہل آئی ہے!....."

"اس کی ایک کوئی بھی قوم ہے..... شہر کے بہترے دولت مدد ادمیوں نے یہاں اپنے مکانات بنارکھے ہیں۔..... شہر کے ہنگاموں سے

بیکھا چھڑا کر یہاں آرام کرنے آتھے ہیں!....."

"آشامی کوئی کہھ رہے!....."

"ہاں پہلی رُڑ پر باخ شہیداں کے سامنے!...."

"ہوں — اچھا اب میں آپ کو تھانے میں چھوڑ دوں — تقاضوں کا بہت بہت شکریہ!....."

"اب آپ شہر والپیں جائیں گے!....."

"بھوکچہ بھیں کہہ سکتا!....."

"اگر قیام کا ارادہ ہو تو..... دولت کا کھانا غربہ خلنے پر!....."

مشکرہ! — لیکن شامِ اتنی دیر د چھر سکوں؟....."

حیدر اسے تھلنے پر چھوڑ کر خود ہا سپیل روڈ کی طرف روانہ ہو گیا۔ باخ شہید اسی زن پور کی مشہور جگہوں میں سے تھا! وہاں تک پہنچنے میں کھٹی دشواری حاصل نہیں ہوتی۔

پھر اس کے قریب ہی آشامی کوئی تلاش کر لینا بھی مشکل نہ تھا! —
چھاٹک کھلا ہوا ٹالہندا ہے گاڑی اندر لیتا چلا گیا! —
دو چوکیدار گاڑی کی طرف جھپٹتے۔ جیسے ہی وہ رُکی اہنوں نے آگے بڑھ کر حیدر کو سلام کیا! —

"کیا میں آشامگھر پر موجود ہیں?....."

"جی جناب! —" ایک نے جواب دیا! —

"میرا کارڈ! —" حیدر نے گاڑی سے اترنے ہوئے اپنا ذیلینگ کارڈ اس کی طرف بڑھایا! —

وہ کارڈ کے کر اندر چلا گیا اور حیدر پاپ میں تباکو بھرنے لگا۔ پھر اسے سلگانے بھی نہیں بایا تھا اور وہ واپس آگیا! —
"ترسلیتیں لے چکے اس نے کہا!....."

حیدر پور پچ کی طرف بڑھا کر تھا کہ آشام کھاتی دی جو اس کے استقبال کے لیے خود ہی برآمدے تک پہنچی! —

"ہلو کیپن! —" وہ منس کر لرزشون سے ببریز آواز میں چھپنی۔

"ہلو آشام! —"

پھر آشام کے عقب سے اس کی ناف کا جھلایا ہوا ساچھرا آ جا!.... اس کے تیچھے کسی سردا کا جانا پچانا ساچھرا تھا! —

آشام نے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا جسے بڑے پیارے ہاتھوں بیاگیا

لیکن دوسرے ہی لمحے میں آشائی نامی کی حکمرانی ہوئی میں آواز سنائی دی تھتی
بار سمجھایا کہ مردگن سے مصالو ہماری تہذیب سے تعقیب نہیں رکھتا۔۔۔ صرف
نمٹتے ہی کافی ہے۔۔۔ دوسرے کیا ہو چکتے ہوں گے۔۔۔

"میں نے ان کے مقتنی اجنبی نک اچھا ہی اچھا سوچا ہے؟" حمید سکرا یا:

"فرمائیے۔۔۔ کیسے تسلیف کی۔۔۔" نافی ہی نے پوچھا۔۔۔
"آپ نے شایہ مجھے پہچانا نہیں! میں کمل کمار داے تیس کی تفتیش کر رہا
ہوں!"

"میں نے پہچان لیا ہے۔۔۔ جہنم میں گیا کمل کمار بھی اور بہتر ابھی میں کہتی
ہوں اگر کوئی میری پیپی کے لئے تو کیا ہوتا۔۔۔"
"ارے۔۔۔ بی بی!" دھنٹا آشابولی کیا ساری باتیں کھڑے، ای کھڑے
ہو جائیں گی۔۔۔"

"چلے بیٹھئے۔۔۔" نافی نے بُرا سامنہ بنایا کہا! "لیکن آپ کو میری بات
کا جواب دینا پڑے گا۔۔۔"

"دے دوں گا۔۔۔" حمید نے خواہ نخواہ ہنس کر کہا۔۔۔
"وہ ڈرانگ روم میں آبیٹھے اور آشانے حید سے پوچھا! کیا مردگن جی
سے آپ کی واقعیت ہمیں ہے۔۔۔"

اسی نے اس پستہ قدادی کی طرف اشده کیا جو پیٹ سے وہاں موجود تھلا
"کہیں دیکھا تو ہے؟۔۔۔" حمید نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا:
"آپ میری توہین کر رہے ہیں جناب! " مردگن بُرا سامنہ بنایا کہ بولا! " پھری
انڈاٹری میں جھسے زیادہ کامیاب کو میریں اور کوئی نہیں ہے۔۔۔"
"افسرس ہے کہ مجھے اردو کی نلمتوں سے کوئی دلپیچی نہیں۔۔۔"

"اب آپ پروردی انڈاٹری کی توہین کر رہے ہیں۔۔۔"

"یہ ملکہ سر افسوسانی کے ایک آنیس کیٹھی حمید ہیں۔۔۔ آشاجدہ سے بولی:
"اوہ۔۔۔ بڑی خوشی ہوئی!" مردگن نے انٹھ کر بڑی گرم جوشی سے مصالو
کرتے ہوئے کہا!

"اب ہم کیپن حمید صاحب سے چند مزونی مانیں گریں گے!" نافی نے جھلاتے
ہوئے نیچے میں کہا:

غائبًا وہ مردگن کی موجودگی غالبہ کرتے تھتی۔۔۔

"میں بہت ڈھیٹ ہوں بی بی! " مردگن بولا! " دیے تھا راضف میری
سمجھ میں بالکل نہیں آتا۔ اسے ہر ماں اپنے بچے کو کسی دوسری عورت کے لیے
حوال کرتی ہے۔۔۔"

"ادن ہوں۔۔۔" حمید سر پلا کر بولا! " یوں کہیے کہ ہر ماں جس بچے کو بیس
سال میں آدنی بنا لیتی ہے اسے کوئی دوسری عورت صرف بیس منٹ میں اتو بنا
کر رکھ دیتی ہے۔۔۔"

"ہیتر۔۔۔ میر۔۔۔ آئی سکنڈ یو۔۔۔" مردگن نہ پڑا۔

"یہ کسی بے بوجہ باقیں چھڑ گئیں۔۔۔ مردگن میں پچھ کہتی ہوں! " نافی
کچھ کہتے کہتے رک گئی:

"مردگن کو جب تک پیٹوں بجھا رہے گا۔۔۔"

"بی بی۔۔۔ تم ہی چپ رہو۔۔۔ یہ پچھ ڈھیٹ ہے؟" آشابولی۔۔۔
"کپتان صاحب آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا! " نافی حمید کی طرف
متوجہ ہوئی۔۔۔

"میں کیا عرض کر دیں۔۔۔ میلا پورا ملکہ یہ جو سوچ رہا ہے۔۔۔ کر آخر تین

ٹولیوں میں سے کوئی مس آشائے بھی کیوں نہ لگی۔ ”
کیا مطلب؟ ”

” مطلب تو ابھی خود ہماری بھگھی میں بھی نہیں آیا۔ ”
مرد نگ کو جیسی آئیز نظر دی سے دیکھ رہا تھا؛ بالکل ایسا ہی محسوس ہو
رہا تھا جیسے وہ پھر ” بیرہ پیش ” کرنے چاہتا ہوا، —

نفعتا جیسے مرد نگ کی طرف مارکر پوچھا ” میرا خیال ہے کہ آپ بھی اس
کی پس میں تھے۔ ”

” جی ہاں میں بھی تھا۔ ”

” ٹرک پر بھی تھے۔ ”

” نہیں۔ میں کمپ پہ میں رہ گیا تھا؛ کیونکہ انوار کے سین میں بیرہ فروٹ
ہنیں تھیں۔ ” آپ کے ساتھ اور کون تھا۔ ”

” پتہ نہیں۔ میں بہت زیادہ پہلے گیا تھا اُس لعک۔ ”

” آپ اپنا بیان باقاعدہ طور پر دے چکے ہیں؟ ” جید نے پوچھا۔
” جی ہاں۔ کرنل فریدی صاحب نے میرا بیان لیا تھا؛ اور اس پر میرے ساتھ
بھی یہ تھے۔ ”

” کیا آپ کو علم تھا کہ بہزاد خود ٹرک پر نہیں گیا تھا۔ بلکہ اپنے اسٹوڈ کو
بھیجا تھا۔ ”

” جی مجھے بعد میں علم ہتا تھا۔ مطلب یہ کہ حادثے کے بعد جب سب لوگ
اپنے پیامات دے رہے تھے۔ ”

” کیا خیال ہے۔ قاتل آپ ہی لوگوں میں سے کوئی تھا؟ ”

” ٹرک اور گھراؤں کے حشر سے تو یہی ثابت ہوتا ہے؛ ” مرد نگ نے پوچھ
سو پتھے ہوئے کہا!

” ادھ۔ کیپٹن۔ ” آش اٹھلائی کیا آپ سچے چجے اسی لیے یہاں آئے
ہیں؟ ”

” میں تو دراصل اس لیے آیا تھا۔ ” جید نے جملہ پورا نہیں کیا! —
ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کسی نئے خیال نے فوری طور پر ذہن اور زبان کا رشد
منقطع کر دیا ہو! —

” وہ سب جواب طلب نظر دی سے اُسے دیکھتے رہے؛ لیکن وہ کافی
دیکھنے کچھ نہ بولا! اور اتنے میں چاہے بھی آگئی! اور جید نے
مرد نگ سے پوچھا! ” کیا آپ مجھے بہزاد کے کسی قریبی دوست کا نام اور
پتہ تباشیں گے۔ ”

” اس کے بہتیسرے دستوں کو جانتا ہوں.... لیکن اس کا اندازہ کبھی نہیں لگا
سکا کہ اس سے کون زیادہ قریب تھا! ”

” میں شکر گزار ہوں گا اگر آپ کچھ نام اور پتے لوت کر اسکیں! ” جید
نے جیب سے ڈائری اور فاڈ ٹھنڈیں پن نکالا اور بولا! —

مرد نگ نے کئی نام بتائے اور ڈائری میں انہیں درج کرتا رہا۔ پھر ڈائری
بند کر کے بولا! ” ہم لوگوں پر چلانگ لگانے سے یہ سے بہزاد اپنے قدر میں
تباہیں تھا؛ کوئی اور بھی کوئی اہمیت ہے۔ ” مرد نگ نے پوچھا!

” اور ہو تو کیا اس کی بھی کوئی اہمیت ہے۔ ”

” کیوں نہیں؟ ”

” تب تو مجھے ہرگز کچھ نہ بتانا چاہیئے۔ ” مرد نگ نے نہس کر کہا! —

”اوہ یہ سمجھو کہتا ہے کہ دقوص سے کچھ دیر پہلے دہان سے چلا گیا تھا؟“
”جی ہاں قطبی۔“

”بھر میں کیا تباوں.....؟“

”آپ نے یہی تو کہا تھا انکہ بہزاد کو کسی نے اس پہا اکسایا تھا۔“

”اکسایا ہنسیں تھا..... بلکہ اکسایا ہو گا۔“

”کیا فرق پڑتا ہے۔“

”اکسایا ہو گا میں تیقین نہیں ہے!... بلکہ یہ فتوہ اشتباہ ظاہر کرتا
ہے!“

”میں کہتا ہوں ختم کیجئے اس قصے کو۔ بہزاد کی ہماری بھی آپ کو بتا چکا
ہوں! اس نے لارڈ کے ماں کو دھوکا دیا تھا!..... اپنے باپ
کے میک آپ میں..... اور بدبو کے علاج کے بہانے اس سے تعریف
دس ہزار ایسٹھو یے تھے۔“

”محیک ہے!..... لیکن قصہ کیوں ختم کر دیا جائے۔“
”قاتل مر چکا ہے!۔ فائیل رپورٹ لگا کر خالی داخل دفتر کیجئے!.....
فلکر پرنٹ سے زیادہ حتیٰ شہادت اور کیا ہوگی۔“

”ہوں۔۔۔ احمد۔۔۔!“ فریدی خلا میں دیکھنا ہوا سگار کا گوشہ
تولڈا ہوتا ہے!۔

”آج رات وہ فالپس آر بی ہے۔“ جمید نے کہا!.....

”کون؟“

”آشا!.....“

”سوال یہ ہے کہ وہ فائز آشا کے لیے ہوئے تھے یا مکمل کار کے لیے۔“

”کیا مطلب۔!“

”میں ہی کچھ دیر پہلے اس کے ساتھ شراب پیا رہا تھا! اگر جلد کا وقت
اخبارات نے صحیح لکھا تھا۔“

”کیا آپ نے دستانے پہن رکھتے۔!“

”جی ہنسیں! میرے پدرے داہمنہ سچے پر پڑی بندھی ہوئی تھی۔ انگلیوں
پر آپ یہ پھنسیاں دکھور رہے ہیں اب تو کسی قدر خشک ہو گئی، میں۔!“

وہ بھی کسی

(۱)

”اب فرمائیے۔!“ جمید نے فریدی سے کہا!.....
فرمیے اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرا یا لیکن کچھ بولا ہنسی۔!
جمید اسے جواب طلب نظر دی سے دیکھتا رہا!.....

” بتائیے۔ بوئیئے۔!“

”کیا تباوں؟“

”ایک آدمی بہزاد کے پاس موجود تھا! وہ اعتراف کرتا ہے!.....!“

”یہی کہ فلم میں روپیہ لگانے والا ساختے ہیں آیا...!“
”اودھی چیز الحجاء والی ہے۔!“ فریدی اس کی انکھوں میں دیکھا ہوا
بولا۔ عقوٹی دیر خالدش ناچھڑی طیل سانس نے کر گئے لگا؛ ”اُسے ہر حال
میں سامنے آنا چاہیئے تھا!—“

”لیکن آپ کو یہ کہے معلوم ہو اکہ روپیہ کسی اور کا تھا؛ ہو سکتا ہے۔ وہ رقم
بہزادہ ہی کی رہی ہو۔!“

”غایبا تمہارا حافظہ مزدود ہو گیا ہے۔ یہ بات مجھے تم ہی سے معلوم
ہوئی تھی۔ کیا راجح گذہ کے تھانے کی طرف جاتے ہوئے اس نے لمبیں ہیں
تھا یا تھا کہ وہ نباہ ہو گیا۔ فائنسر کو کیا منہ دکھانے لگا!—“

”لیاں کہا تو تھا؟!“

”اگر اس کے ذاتی سرملٹے سے فلم بن رہی ہوتی تو وہ غلط بیانی سے کہیں
کام لیتا!“

”اوے جاپ۔ اپنی بے کنایت ثابت کرنے کے لیے۔“
”لیکن یہ چھر راز نہ رکھتی۔!“ تفتیش کے ”ران میں ضرور کامل جاتی۔“

”ہوں!...“ حمید چلکی بجا کر متفرگانہ انداز میں بولا؛ ”سارا منہ
حل ہو گیا!...“ اس نے سوچا تھا کہ وہ اس جرم کے الزام سے صاف
و امن بجاے جائے گا۔ لہذا جرم کر بیٹھا!.... بعد میں اس کے عواظ
پر نظر گئی تو بوجھا گیا؛ اس نے سوچا کہ وہ جکڑ بیا جائے گا اس بار کسی طرح نہ
بچ سکے گا؛ لہذا اس نے خود کشی کی مٹھان۔ اسی ارادے سے بالکنی ملک آیا
... ہم لوگوں پر نظر پڑی۔.... اس نے ہمیں لارڈو کے دفتر میں داخل
ہوتے دیکھا؛ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق بہت زیادہ نہ

یا پھر دونوں کے لیے؛!
”اس کا جواب شاید اب کبھی نہ مل کے... کیونکہ قاتل۔!“
”قاتل کی بات نہ کرو۔!“
”کیوں!“

”بہزاد خود ہی پر دوسری بھی تھا؛ اسے نہ بھولو۔!“ فائنسر کوئی اور
نمٹا۔.... وہ خود ہی اپنی مٹی۔ پلید کرتا۔.... جانتے ہو اب تک وہ اس فلم
پر کتنا صوت کر چکا تھا؟ پورے چار لاکھ۔.... اکل کار یا آشاک موت
خود اس کی موت ثابت ہوتی۔!“
”آپ کہتا کیا چاہتے ہیں؟—“

”یہی کہ اس قتل میں اس کا ناتھ نہیں تھا!— اور سنو.... ابھی تک یہی ہیں
معلوم ہو سکا کہ اسے فائنس کس نے کیا تھا!— اس سلسلے میں کسی شخص کے
کاغذات بھی ہمیں مل سکے —! امر پر داکشنر کے کھاتے میں چار لاکھ تھے
.... اور رقم اسی نہم کے سلسلے میں جمع کی گئی تھی۔ نیشنل بنک کی کتابوں
سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے اخراجات اسی فلم کے سلسلے میں ہوئے کیونکہ
اُسیگیاں بذریعہ چیک کی گئی تھیں۔ اب امر پر داکشنر کے حساب میں درج
ساؤ ہے پندرہ روپے باقی ایں۔!“

”یہ ادا سیدیاں کسی کے دستخط سے ہوتی تھیں۔!“
”خد بہزاد کے! پر داکشن اچارج کی تحویل میں کبھی کوئی
نہم نہیں رہی؛—“
”بات سمجھ میں ہمیں آتی۔!“ حمید نے کہا؛—
”کون کی بات سمجھ میں ہمیں آتی۔!“

میں تھا! لہذا نہ یہ پہلکا — اس نے سوچا تھا کیوں جاؤں
محکمہ سراغر سانی کے اس آفیسر کو بھی کیوں نہ ہمسفر نایا جائے جیکی صلاحیتوں
کے خوف کی بناء پر اس نے خود کشی کا ارادہ کیا ہے یہ بھی ذہنی میں
رکھنے کے پچھے جن کیوں کے سلسلے میں اس کی انگلیوں کے نشانات ملے تھے۔ ان
کی تفہیش آپ کے پردہ ہیں ہوئی تھی اور شاید یہ بھی نہ ہوتی اگر آپ
موقعہ فاردا ت پر بودن ہوتے — مگر تو اس نے ایک خبر سن چالا پہلے
ہی عرض کر چکا ہوں کہ وہ نئے میں تھا جیسے ہی ہم لا رڈوں کے آپس سے
برآہ ہونے اس نے آپ پر چھلانگ لگادی —

”بیسٹر بیسٹر!“ فریدی نے میر تھیکیا! — بُریو دو... اُد!“

حیدر خزیر انداز میں اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا!
”تم تھیک اسی نتیجے پر پہنچے ہو جس پر اصل مجرم، یعنی پہنچانا چاہتا ہے۔“
”یعنی یعنی کہ یہ جو اتنی لمبی چڑی تقریبی میں نے کر ڈالی تھی اس
تھی!“

”میں دیسٹرکٹ پولیس جیہد نہ تھا اسی درست ہے!“ فریدی نے کہا اور سکار
لے پاپ کا نہبا کو ختم ہو گیا ہے درد میں بھی تباہا — اُجھی کھیانا
ہو گر بولا
”خود ہی دیر خاموشی رہی — چھر جید نے کہا“ آشنا کچھ دن پہرے سانچہ
لذارنا چاہتی ہے؛“
”کیا مطلب —؟“ فریدی چونک پڑا۔
”اس پر ڈری یا بندیاں ہیں — لیکن وہ ایڈ و مچر کی شائون ہے! تھا

کہیں نہیں جا سکتی — نافی ہر وقت ساتھ رہتی ہے اور دو سو دو
بادی گارڈ بھی!“
”لیکن بادی گارڈ کیوں جید صاحب؟ خود نافی ہر وقت سر پر مسلط
رہتی ہے تو پھر بادی گارڈ کیوں؟ — اور ان میں سے ایک ہر وقت مسلسلے
بھی رہتا ہے بادی گارڈ تو وہی لوگ رکھتے ہیں جنہیں کسی م Raf سے
اپنے خلاف متشدد وات کارڈ کیوں کا خدا شہ لاحق رہتا ہے — ظاہر ہے
یہ بادی گارڈ آشنا کسی پر عاشق ہونے سے تو باز نہیں رکھ سکتے
اور نافی کا پہ رو یہ بھی محض اسی خدشے کے تھت ہے کہ کہیں وہ کسی اعد کی ہو کر اس
کے ہاتھوں سے نہ نکل جائے —!“
”ہاں یہ سند غور طلب ہے۔“
”معلوم کرو — لیکن ایسے حالات میں وہ بھیندا کچھ دن تمہارے ساتھ
کیسے گزار سکے گی؟“
”اس نے ایک بڑی بچکار تجویز پیش کی تھی — جید سکا کر بولا!“ کہ
رمی تھی کہ آپ لوگ تو میں اپ کے ذریعے صورت بھی بدل سکتے ہیں!
میرے چہرے پر بھی کیوں نہ وہی اڑاٹ اڑاٹیے اس طرح ہم کچھے عام ساتھ
رہ سکیں گے —!
”تجویز تو معقول ہے!“ فریدی نے سمجھ دیا! ”لیکن وہ ان کی ہاتھوں
میں دھوکی جھونک کر باہر کیے آئے گی —“
جید آنکھیں چھاڑ چھاڑ کر اسے دیکھنے لگا! اسے توقع نہیں تھی کہ
فریدی اس سند پر اتنی سمجھ دی گئی کہ
”کیا سمجھنے لگے؟“ فریدی نے پوچھا!

"کیا آپ اسے پسند کریں گے کہ وہ کچھ دن میرے ساتھ گزارے۔"

"مرضیٰ کے مختار ہو فرزند.....! ماشاد العذر بالغ بھی ہو؛..... میری پسند یا ناپسند یہی کامیابی ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"خیر ماریے تھوڑے! یہ آشنا میری سمجھے میں نہ آسکی!"

"کچھ دن اس کے ساتھ گزارو..... سمجھو میں آجائے گی!"

"یہ آپ کبھی رہے میں...؟"

"میرا وقت زبر بادگرد۔" وہ بیدی بڑا سامنے بنائی بولا۔

"سنئے تو۔" وہ کمل کار کو چاہتی تھی! اس سے مل بیٹھنے ہی کیا کیا اس نے یہ شرط پیش کی تھی کہ وہ اسی صورت میں کنٹریکٹ کر سکے اگر جب کمل کار کو پر تھوڑی راح کارول دیا جائے....!

"ہاں تو پھر؟"

"لیکن اس کے چہرے سے ذرہ برابر بھی نہیں معلوم ہوتا کہ اس کا غم ہوا۔"

"اس دن تو معموم تھی جب یہ واقعہ پیش آیا تھا؛...."

"ہاں اس دن تھی۔"

"آشنا ہی کافی ہے؟"

"کیا مطلب؟"

"بھتی میرے لگتے ہو اس کی نکر نہ ہوں چاہئے؛...."

"اوہ شاید آپ یہ سوچ رہے ہیں وہ خود اس قتل کی ذمہ دار ہے۔ اس سازشی میں خود بھی شرکی تھی؟"

"یہ اسی وقت سوچا جاسکتا ہے جب خود آشنا کے بُلٹ پر دفت ہونے پر

یقین کر لیا جائے؛ اور یہ ناممکن ہے..... لہذا کوئی حقیقی ہی یہ سوچ سکتا ہے کہ وہ بہات خود اس سازشی میں شرکیت تھی یا اسے اس سازش کا علم تھا۔

تین گوییوں میں سے ایک اس کے بھی لگ سکتی تھی۔"

"پھر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟...."

"بھی کہ اگر تم اس کے ساتھ کچھ دن گزارنا چاہتے ہو تو بھلا مجھے اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟"

"آپ سمجھیں گے کہہ رہے ہیں....!"

"ہاں بھئی۔"

"خدا آپ کو بھی ایسے زیگیں موقوع عطا فریکرے؛" حمید دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا ہوا بولا اور خود بھی اٹھ گیا۔"

(۴)

دوسری بیسی فریدی ناشستہ کے بعد برآمدہ میں سبھا اخبار دیکھ دیا تھا کہ کمپاؤنڈ میں ایک کار داخل ہوئی۔ اور اس سے آشنا کی نافی اتری۔

اس کے ساتھ تین آدمی اور بھی تھے..... اہمیت دو پہلے بھی دیکھو چکا تھا۔ دونوں اس کے باڈی گارڈ تھے۔ اور تیسرا کو میدین مردگ۔

فریدی اٹھ گیا..... اور ان کی پیشوائی کے لیے پورچ تک خود گیا!....

"فرمائیے کیسے تکلیف کی۔" اس نے آشنا کی نافی سے پوچھا۔

"میں بہت پریشان ہوں جتاب۔"

"اوہ۔ چلتے۔ اندرونی تشریعت لے چلتے۔"

وہ اہمیت ڈرائیور روم میں لا یا..... باڈی گارڈز برآمدہ میں

چھرے کئے تھے۔

"تشریفیت۔ رکھنے۔ فرمائیے۔ میں آپ کے لیے کیا کر سکوں گا؟"

"اشتارات سے عاشرہ ہے۔"

"ادھ...!"

"جی ہاں۔ وہ بات خود روم میں کئی تھی۔ باختہ روم کا ایک دروازہ باہر بھی کھلتا ہے۔ جو کھلا ہوا ملا۔"

"ملنے جلنے والوں کے بیان بھی دیکھا تھا!"

"جی ہاں... تمام دیکھے یعنے کے بعد بیان آئے ہیں!... اب آپ ہی بدوفڑیے میں بہت پریشان ہوں۔"

"چھپلی رات وہ بیان آئی تھیں۔" فریدی نے کہا۔

"بیان آئی تھی۔" نانی نے حیرت سے دہرا یا۔

"جی ہاں۔ اور پھر کیپٹن جیمیڈ کے ساتھ کہیں چلی کئی تھیں۔"

"کیپٹن جیمیڈ کے ساتھ۔"

"جی ہاں۔ ٹھہریے۔ میں اسے بلوانا ہوں!... فریدی نے کہا اور میز کے پائے سے لگے ہوئے پیش پر انگلی رکھ دی۔... جلد ہی ایک ٹلانہ اند آیا۔

"جیمیڈ کو بلا لاؤ!... غائب ابھی سورتا ہو گا۔ جگا دو۔"

ٹلانہ چلا گیا اور وہ سب خاموش بیٹھے رہے!... دفتار مرنگے بولا: "میرا خیال ہے شاید ان دونوں کی جان پہچان اُسی دوران میں ہوئی تھی۔"

"میرا خیال ہے کہ میں ان دونوں کو پہلے بھی کبھی ساتھ دیکھو چکا ہوں؟" فریدی

سر بلاؤ کر بولا:

"کب کی بات ہے؟" نانی بول پڑی۔

"یہ یاد نہیں!...." فریدی نے کہا اور کمرے کی دفعتا پر بوچل۔
سکوت طاری ہو گیا۔

"کچھ دیر بعد فریدی بولا: "یہ بادی کارڈز تو بہت ہنگے پڑتے ہوں گے۔"

"میں نہیں سمجھی۔" نانی کے بچے میں جھلاؤ ہٹ تھی۔

"آخر اپ نے مسح بادی کارڈز کیوں رکھ چوڑے ہیں؟ کیا آپ کو کسی کی طرف سے تھہ دکا خدا شہر ہے۔"

"جی ہاں!... بھیج پھر لڑکھانے والا تھا۔"

"کس کی طرف سے؟ نجیے تباہی۔ تاکہ آشاكی ہانیاں میں مدد ملے۔"

میں نہیں جانتی... ایک بار کچھ دو گوں نے اُسے زبردستی اٹھائے جانے کی کوشش کی تھی میکن ناکام رہے تھے... اس کے بعد ہی سے میں نے بادی کارڈز لکھ لیے تھے!

مرد نگاہ اس کی یہ بات حیرت سے انگھیں پھاڑے ستارہ تھقا! اس کے خاموش ہوتے ہی بولا: "غائب اساری دنیا کے لیے یہ ایک نئی اطلاع ہو۔"

"تو پھر کیا میں اس کا دھنڈوڑہ پیش کر بد نامی مول لیتی۔" نانی مرد نگے پر الحکم پڑی۔

"ایسا بھی کیا کہ یہ بات اپنے بھروسوں پر بھی نہ ظاہر کر کی اور مرد نگے نے شکایت آئیں بچے میں کہا۔

"بیہاں کوئی کسی کا ہمدرد نہیں ہے۔!"
"آپ کو باقاعدہ روپورٹ درج کرانی چاہیے تھی۔!" فریدی متغیر انداز میں بولا!

"جو ہوا سو ہوا اب بتائیے میں کیا کروں؟"
"کسی پرشعبہ ظاہر کیجئے؟"

"میں بیہاں کی اندری سے لفڑ رکھنے والے ہر فرد پرشعبہ ظاہر کر سکتی ہوں!"
"بے چارے مردگ کو ایسے موقع پر خود فراموشی کر دیا!" مردگ بولا۔

"تم چپ رہو! — ہر وقت کا بھانڈ پنا اچھا نہیں لگتا۔" وہ اس طرح پہنچی جیسے اس کا گلا ہی گھونٹ دے گی!

ٹھیک اسی وقت وہی ملازم کرنے میں داخل ہوا جو حیدر کو بلا نے کیا تھا!

"صاحب نہہ کرے میں بیں — اور نہ کہیں اور — تریعنی کہہ رہا تھا وہ بات کو واپس ہی نہیں آئے تھے — چوکیدار نے بھی یہی بتایا ہے۔"
ملازم نے کہا: ایسا معلوم ہوا جیسے کہ نافی کو سکتہ ہو گیا ہوا..... پلکیں جسپکا سے بغیر فضا میں گھورے جا رہی تھی — پھر شاید مردگ کے لھکارنے پر چونکی تھی.....

پھر اس نے اپنی راونوں پر نامتحو مار کر کہا.... "اب کس سے فریاد کروں... جب قانون کے محافظ ہی..... ایسی حرکتیں کرنے لگے۔!"

"اگر آپ کو حیدر بھی پرشعبہ ہے تو آپ اس کے خلاف باقاعدہ روپورٹ

درج کرائیے.... وہ اکثر راتوں کو گھر سے غائب رہتا ہے.... خود ری نہیں کہ دوں نے ساری رات ساتھ ہی گذاری ہو۔! آخر کپ کس بنا پر شبہ کر رہی، میں؛"

"کیوں نہ کروں.... جب سے یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ ہر وقت کوٹھی پر دھرے رہتے تھے....

معاف کیجئے گا یہ بات پوچھنا بھول گیا تھا۔ معاف کیجئے گا۔ وہ بات پوچھنا بھول گیا تھا! اسے تن پورا تک پوچھا کیا تھا اس مردوں نے.... اب تو بس یہی دعا مانگنی پڑے گے کہ اللہ کسی رٹاکی کو خوب صورت بنانے پیدا کرے۔!"

"اور اگر خوب صورت بنانے پیدا بھی کرے تو جانی میں پھیکنے کھل آئیں!"
مردگ نے ٹکڑا لکھا۔

خامزادے تم چپ رہو۔"

"خامزادے سے ہوما چپ بھی رہتے ہیں.... ورنہ پتہ نہیں کتنی دلّصیلی جلس جاتیں اور کتنے گردے بہتروں میں آگ لگ جائے۔ نافی ڈار نگ صبر کر دے!"

"مطہریہ کرم خاموش رہیے.... یہ ایک تخلیقی وہ پروپریشن ہے!" فریدی نے خشک پیچے میں کھا با۔ اگر یہ حرکت کیش جیہے ہی نکل ہو گی تو اسے اپنے ہاتھوں ہی سے سبق کریاں پہناؤں گا۔ آپ مطمئن رہئے محترمہ۔"

"آپ پتہ نہیں کہ پہنائیں گے منہکریاں! — اگر اس عرصہ میں انہوں نے شادی کر لی تو۔"

"تب البتہ میں کچھ نہ کر سکوں گا۔! قانون ہی مجبور ہو جائے گا۔ غائب"

”دفوعے دائے دن ! اس نے ایک عجیب بات بھی بتائی تھی اور ساتھ ہی درخواست کی تھی کہ اس کا نذر رکھی سے نہ کیا جائے ۔“

کیا بات تحقیقی!۔

”آشانے اپنی نافی کے علم میں لائے بغیر معاہدہ کی یہ شرط رکھی تھی کہ پسروں کا
رول کمل کار کو دیا جائے۔“

"داقتی۔" مرد نگ نے چیرت سے آنکھیں بھاڑ کر کے ایسا۔

"لیقین کر دا اس کا تحریری بیان میرے یاس موجودے۔"

"کمال ہے!..... بہزاد نے کسی کو سوا بھی سنبھالنے والی محکم، اس کی ایسی....."

"فرض کرد۔ بوڑھی عورت کو اس کا علم پوگیا ہو۔ اور اس نے خود بیکمل لکار کے خلاف ایک سازش مرتب کی ہوا۔۔۔"

"لیکن خود آشا کے بھی تو گولی مگ سکتی تھی۔"

”تم تین آدمیوں کو ایک گھوڑے پر بھا دو۔ اور گھوڑے کو سرپت ددراو۔
ان میں سے جس کے یہ بھلی کھو گئے اسی کو گولی مار دوں گا۔“ دوسرے کے
فراش تک نہ آئے! اور پھر ہو سکتا ہے ... :

~~فریدی مزید کچھ کہتے پہنچ رک گیا! ایسا معلوم ہوا جسے کسی نے خیال نہ دیں~~

لے سر اجھارا ہو؛ مرد نگہ استقبا میں انداز میں اس کی طاقت دیکھتا رہا۔

~~جیر ٹھاڈ~~ — ! ہم صرف بہزاد ہی کی باقیں کریں گے۔ ! جس دن اسکے

لہ پر جعلانگ رکھنے کی تھی تم اسی کے نتیجے میں موجود تھے۔

"جی ٹاں! — میں نے تین چین حمید صاحب سے اس کے متعلق گفتگو مجھی کی تھی۔"

”میں دونوں پیٹتے رہے سکتے ہیں۔“

جی ٹی آر

مس آشنا باللغہ ہو چکی ہے۔

۔ ہر لائسنس دی پوائنٹ، ”مردگ ران پر ہاتھ مار کر بولا۔

”لیکن میں چین سے ہمیں بیٹھنے دن کی!۔“ وہ دھڑاتی ہوئی کھڑی ہو

مرد نگ بھی اٹھا۔ لیکن فرید ہانے بوڑھیاں نظر بچا کر اسے ٹھہرنے کا اشارہ کیا۔ اس نے بھر سر کو جھینش دی اور بوڑھے لے لوٹا! "اس دوڑ دعوے

نے مجھے بڑی طرح تھکا دیا ہے میں کچھ دیر یہاں سمجھوں گا۔ کیوں کرنی

۔ قطعی نہیں — قطعی نہیں — اے فریدی نے گھرے خلوصی کا منظاہرہ

بُورڈھیا مردگن کو گھوڑت ہوئی چلی گئی ! ...

لکھنؤ میں کسی نے کہ پہزاد کو اس نہم کے سلسلے میں کس نے مالی مدد دی

"میں! — مردگ نے جبرت سے کہا! " بھلا میں کیا بتاسکوں گا؟"

میں بولا " امر پر دلکشز کے حساب میں چار لاکھ جمع کئے گئے تھے۔ ۱۷

ہو سکا ہے..... اس کے اپنے روپیے ہوں گے۔
کہیں سے بھی اس کا ثبوت نہیں مل سکا!..... انکم ملکس کے ریکارڈ بھی دیکھ

”در اصل میرے سلسلے فائنس کے تعلق کبھی کوئی تذکرہ نہیں آیا۔“ مردگانگ

" وہ کتنی قسم کی گفتگو کرتا رہا تھا! —"

" میرا حیاں ہے کہ رسی گفتگو نے علاوہ اور کسی خاص موصوع پر گفتگو نہیں ہوئی تھی — دیسے بہت زیادہ پریشان نظر آ رہا تھا! اسی طرح جی چھوڑ کر پی رہا تھا جیسے ذہن کو سوچنے سمجھنے کے قابل ہی نہ رہنے دینا چاہتا ہوا۔ " کمل کمار کے تسلی کا تذکرہ بھی نہیں نکلا تھا۔ "

" نہیں جائے۔ " :

فریدی کچھ دیر خاموش رہا پھر پرتوش بیجے میں بولا : " اگر وہ دائمی پین جید کو اپنے ساتھ بھی کے گئی ہے تو ہم بڑی دشواریوں میں پڑ جائیں گے! " " میں بھی بھی سرخی کرنے والا تھا — بڑھیا بڑی بارشوں سے... کی اصلی عمدے دار آشنا کی وجہ سے اس کی بڑی عزت کرتے ہیں! ... " " دائمی! میں بڑی الجھی میں پڑ گیا ہوں! " فریدی نے جھنجھنلاسے بچھے میں کہا۔

" اچھا بہ اجازت دیجئے۔ " مردگانگ اٹھتا ہوا بولا۔

فریدی کچھ نہ بولا! کسی سوچ میں گم تھا؛ حتیٰ کہ مصافر کے لیے پھیلے ہوئے مردگانگ کے ٹانکوں کے جانب بھی توجہ نہ دی اور وہ کھسپا نے انداز میں باہر چلا گیا! —

جال

(۱)

ٹیلیفون کی گھٹٹی بج رہی تھی... ! حالانکہ آواز فریدی کے کان تک بھی پہنچی تھی۔ لیکن وہ آدم کری پر نیم دراز سکار کے بلکہ پلکے کش نیتارا!... ان میں بیگل کیتا کے چھوٹے چھوٹے بچے خوش فدیاں کر رہے تھے! — " فون ہے جناب! " اندر سے ایک ملازم نے اکر کیا... " کون ہے بھئی!... " فریدی احمقتا ہوا بولا! " ان بچوں کو دیکھنا حوصلہ اکٹھا ہے پاپی!... "

لائبیری میں اکر اس نے ریسیور اٹھایا۔ " سیلو! " " کون صاحب ہیں؟ " دوسری طرف سے آواز آئی... " فریدی! — "

" آداب کرئی صاحب!... میں شہبزو بولتا ہوں! شہبزو سیٹھ! " " معاف فرمائیے گا! میں نے اب بھی نہیں پہچاپا۔ " " لارڈ کا پر دپر اسٹر! : آپ کے لیک انتہت آفیر مجھ سے مل چکے ہیں! " " اوہ — اچھا۔ فرمائے... " " وہ مجھ سے علم ڈاٹ کر... کیا تھا اس کا... جی وہ اس علم ڈاٹ کر کے متعدد

پوچھ گچھ کر رہے تھے جس نے شاید اپ بوجوں پر حملہ کیا تھا! حکیم

جو ہاں شامہ اس نے پوچھ گچھ کی تھی۔!

"پھر۔۔۔ یہ کہ میں بڑی، بھجی میں پڑ گیا ہوں کرنل صاحب!....
اہنوں نے مجھے ڈائٹریکٹر کی حوتھویر دھکائی تھی دہ حکیم لاڑے میان سے شاپ

تھی... خالیا اہنوں نے اپ کو بنایا ہو گا۔"

"جی ملہ تباہ کیا تھا!...."

- وہ جو شاپ تھا!.... حکیم لاڑے میان نے جسے میرے پاس ملازم
رکھا یا تھا!...."

"کون شاپ؟" فریدی نے ماوچہ پیس میں کیا! "ادھ اچھا! اپ کی فرم کا
دہ آدمی جو پچھے سال قتل کر دیا گیا تھا!...."

"جی ہاں۔۔۔ جی ہاں۔۔۔ کرنل صاحب اس نے لارڈو میں فلم سے متصل بھ

ایک شعبے کا اضافہ کیا تھا!...."

"لارڈو۔۔۔ میں فلم کا شعبہ۔۔۔" فریدی کے بھجے میں حیرت تھی:-
"جو ہاں کرنل صاحب!.... اکڑا ادا کاروں کی فراہی کرتا تھا یہ شعبہ

"اپ کی لائی سے قطعی الگ چڑھتی۔۔۔"

"جی ہاں اب میں اسی وجہ سے الجھن میں پڑ گیا ہوں!...."

"میں توہینی سمجھوں کتا کہ اس میں الجھن کی کوئی بات ہے؟" فریدی نے کہا:-
"صاحب میری راقوں کی زندگی کی ہے اس معلمے پر سوچ بچار کرتے۔۔۔

جب مجھے اپ کے ماتحت آفیسر نے اس ڈائٹریکٹر کی تھویر دھکائی تو میں اسی وقت
چکر میں پڑ گیا تھا!۔۔۔ بالکل لاڑے میان۔۔۔ حرف موچھ ڈاڑھی کا فرق تھا!۔۔۔
مجھے میاں آیا کہیں میرے صاف کوئی فراہ نہ کیا گیا ہو۔۔۔ لہذا میں نے زندگی پر میں

پوچھ گچھ کرائی۔ اور تب مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھ سچے بچہ فراہ کیا گیا تھا! حکیم
لاڑے میان تو دس سال پہلے مر چکے تھے۔ کرنل صاحب نیقین کیجھے کہ اس آدمی نے
لاڑے میان کا روپ دھار کر مجھے دس بارہ ہزار کی چوتھی دی ہے!۔۔۔

"اور آپ اسے بہزاد کی حیثیت سے نہیں جانتے تھے۔!"

"ہرگز نہیں جتاب!۔۔۔ ہرگز نہیں!۔۔۔"

"حالانکہ وہ اپ کے دفاتر کے اوپر ہی واسے فلیٹ میں رہتا تھا!۔۔۔"

"دفاتر سے مجھے ذاتی طور پر یوں بھی کوئی سرو کار نہیں رہتا۔! بختے میں

ایک بار کسی وقت دو تین گھنٹوں تک بیٹے جانا ہوں! اور اسی وقت میرے

یا میری سیکریٹری کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا!۔۔۔ میں انتہائی بہ نصیب آدمی

ہوں خاب۔۔۔ اور یوں میں بیٹھنے کے قابل نہیں!۔۔۔"

اس کی آواز گلوگیر ہو گئی تھی۔۔۔ اور شاید فریدی نے سسکیاں بھی سنی

تھیں!۔۔۔

"مجھے علم ہے!۔۔۔ مگر یہ ہوا کیسے تھا!۔۔۔ گندہ دہنی ایک بیماری ہوتی ہے

لیکن لا خلاج ہیں!۔۔۔ لیکن اپ کا کبیس چرت انگریز ہے۔۔۔ اتنی شدید

بدبوکہ پورے کمرے میں بوجھتی رہے۔۔۔"

"اگر من پر سے کپڑا ہسادیں تو شاید کوئی میرے ترب مٹھر بھی نہ سکے!۔۔۔"

"کیا یہ مرض پیدا شدھی ہے؟"

"جو ہنی!۔۔۔ سچیں سال کی عمر تک میں بالکل سمجھیے تھا! اس ایک حادثے کے

تحت ایسا ہوا!

"کیا آپ مجھے تبانا پسند فرمائیں گے؟"

"کیوں نہیں فرد۔۔۔ خود۔۔۔ میں کیا مرض کر دیں آپ کے گھر کی معاشرانہ پاک

کرنے نہیں چاہتا۔ ورنہ خود ہی حاضر ہوتا۔ ”

”کوئی بات نہیں!... میں خود ہی ملوں گا کمی دن آپ سے ماں تو وہ حادثہ!“

چیزیں سال کی عمر میں ایڈوپنگ کا شوق مجھے ساری دنیا میں لئے پھرا تھے۔
بڑا بیل کے جنگلوں میں پہ حادثہ پیش آیا۔ شکار کھیلتے ہوئے ہم کوئی ایسی جگہ تلاش کرتے پھر، بے نفع جہان شب، بسری کے لیے جھوولداریاں لگائی جائیں!۔ صحیح سے شکار نہیں علاج تھا اور ہم سب بھجو کے تھے۔ دفعتاً مجھے ایک درخت پر پتھرا کیا کچھ چل گرے اور میں وہیں بیٹھ کر اہنسی کھانے درخت پر پتھرا کیا کچھ چل گرے اور میں وہیں بیٹھ کر اہنسی کھانے لگا!۔ میرے ساتھی پیکھے وہ گئے تھے ان میں کچھ وہیں کئے تھے کہ اہنسی کے ندیم باشندے بھی تھے!۔ دفعتاً قدم باشندوں میں سے ایک بوڑھا شور چاٹا ہوا میری طرف دوڑا اور دوسرا چل جو آدھا کھایا جا چکا تھا میرے ہاتھ سے چھین کر پھینک دیا! بلا عنصہ آیا۔ لیکن اتنی دیر میں لقبی لوگ بھی پسیخ گئے۔ بوڑھا ایڈا نہ بن سکی تک اسی جوش و خروش کے ساتھ کچھ کہے جا رہا تھا!..... دفعتاً وہ آدمی آسے بڑھا جو ہمارے درمیان مترجم کے ذریف انہام دیا تھا۔ اس نے کہا کہ یہ چل زہریلے ہوتے ہیں: بوڑھا کہہ دیا ہے کاگر تم نے اس سے پیلے بھی کوئی چل کھایا ہے تو اب خیر نہیں۔ اگر تم زندہ پیچ بھی سکتے تو بے کار ہو کر وہ جاؤ گے!۔ یقیناً میں اس سے پیلے ایک پورا چل کھا چکا تھا اور دوسرا چل بھی آدھا تو میرے پیٹ میں جا ہی چکا تھا!۔

”مزہ کیسا تھا چل کا!....“ فریبی نے پوچھا!

طرح میری زندگی بھی جسی آسودگی پا کے گی۔ ہکاٹ میں اس کے چکر میں نہ آیا ہوتا۔ اب سوچتا ہوں... کہیں یہ فلم ڈائٹرکٹر... یعنی کہ حکیم لاڑلے میاں کا روں ادا کرنے والا کوئی ایجی حركت نہ کر گیا ہو جس سے میرے مستقبل پر بُرا اثر پڑے؟ فریدی نے طویل سالی لی اور بولا: " یہ تو ثابت ہو چکا ہے کہ بہزادہ لادے میاں کا لڑکا تھا اور اس سے بڑی حد تک مشاہدہ بھی تھا! — شاہد کو اسی نے ملازamt دلوائی تھی اور پھر اپنے قتل کر دیا گیا تھا۔ یقیناً یہ چیز کسی حد تک آپ کے لیے الجھن کا باعث بن سکتی ہے۔"

" پھر میں کیا کروں... کیا کروں... ابھی تک اس بدبوئے کسی کو منہ دکھانے کے قابل ہیں رہنے دیا تھا کیا اب لوگ میرا نام بھی سننا پسند نہ کریں گے۔"

" آپ فکر نہ کیجئے! " فریدی نے ہمدرد مانہ لیجے میں کہا " ویسے میں ابھی کسی خاص نتیجے پر نہیں پہنچ سکا لیکن آپ کے لیے پوری پوری کوشش کروں گا! " " شکریہ جا ب - سکھیت وہی کی معافی چاہتا ہوں:—"

فریدی نے اس وقت تک رسیور کو ٹیکلیں میں ہیں رکھا جب تک کہ دسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز ہیں سنائی دی۔

(۲)

ایگل نیچ کی ایک خوشگوار رات تھی۔ اساحل کے قریب والا ادنی میں ہو ٹھیکھنا آباد تھا! — ماں یگرہ فون سے مدھم سروں میں انگریزی موسیقی منتشر ہو رہی تھی! — کسی بھی کھنکتے ہوئے مریے قبیلے بھی خدا میں گونج اٹھتا۔ پس مسجد نے پسے سانچے بلیٹھی ہوئی راکی سے کہا: " کہو کیسی ہے یہ زندگی؟"

" بہت حسین۔ بے حد شامہار... میں اب تک اس کے لیے ترسی رہی تھی... تم بہت اچھے ہو گئیں۔ "

" کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہاری نافی بھی اسیک اپ میں ہمیں نہ پہچان سکے گی؟ " " یہ تمہارے چیف بھی کافی کافی کافی ہے کہ نافی بھی مجھے نہ پہچان سکیں گی! "

" اور وہ مردگ بھی۔ جو کسی سعادت مند کرنے کی طرح تمہارے ہمچھے گا رہتا ہے۔ "

" ارے وہ مسخر۔ جی بہل جاتا ہے۔ میں وہ بھی نہ پہچان سکے گا! " " وہ تو ٹھیک ہے۔ ... لیکن مجھے اطلاعاتی ہے کہ تمہاری نافی نے میرے خلاف روپورٹ درج کر دی ہے۔ "

" تمہارے خلاف۔ " " روپورٹ تمہاری گم شدگی کی مکملواں پسے اور شبہ مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ " " تم پر کہوں...! "

" تمہارے ساتھ میں بھی غائب ہوں نا۔! "

" نافی کو تمہارے غائب ہونے کا کیا علم۔! "

" میرے چیف نے تباہیا ہو گا۔! "

" میرے خدا۔ اپنیں نے تو یہک اپ کیا تھا میرے۔! "

" تم سمجھی ہیں؟ میں نے ان سے یہ کہ کہا تھا کہ میں بھی تمہارے ساتھ ہی جا رہا ہوں! اگر یہ کہہ دیتا تو وہ اس پر کسی تیار نہ ہوتے۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ آشنا صاحب اپنی زندگی کی یکساںیت سے بور ہو گئی ہیں۔ کچھ دن تمہاگزرنما چاہتی ہیں مگر نافی کی وجہ سے یہ نا ممکن ہے۔ مسدا اپنیوں نے یہک اپ کر

دیا۔۔۔ اور مجھ سے کہا کہ تمہیں کچھ دو تک چھوڑاؤ۔۔۔!
”چھراپ کیا ہوگا۔۔۔؟“

”کچھ بھی نہیں۔۔۔ بس اس میک اپ میں مخواہ سا اضافہ کر دوں گا۔۔۔!
”کیسا اضافہ“

”تمہارے موچھیں لٹکا کر لگادینے کے امکانات پر غور کر دوں گا۔۔۔
”نہیں۔۔۔ مذاق نہ اڑاؤ۔۔۔ سمجھدی سے موجود۔۔۔ میں ابھی بھر نہیں واپس

جانا چاہتی۔۔۔ پچھتی ہوں۔۔۔ یہ دو چار من ابیے گزے ہیں جیسے میں
نے دوسرا جنم لیا ہو۔۔۔“

”اور مجھے اپنے پچھلے جنم بھی یاد آگئے ہیں۔۔۔
”کیوں۔۔۔؟“

”برداشت کی بھی حد ہوتی ہے۔۔۔ ارے تم ہر دنست مسکراتی رہتی ہو۔۔۔
ہنسے بیزرنوئی باتیں کر سکتیں۔۔۔“

”تو یہ الی بڑی بات ہے۔۔۔!“

”برکی سے بدتر۔۔۔! میری دانست میں تو وہ عورت ہی نہیں ہے جو دن
میں دو چار بار بھون نہ چڑھائے۔۔۔! ہر اس آدمی کو کامنے نہ دوڑے
جو اس میں دل چسپی لیتا ہو۔۔۔“

”تمہاری منطق میری سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔!“

”علم اس ستاروں کی منطق بھی میری سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔!
”ہماری کبھی منطق۔۔۔!“

”جب تمہارا نام شیریں بالا نہ ہوا تو تم نے آشنا کیوں اختیار کیا۔۔۔?
”ادھ۔۔۔! سمجھیدہ ہو کر بولی!“ حتم سمجھتے نہیں۔۔۔ فنکار کا کوئی مدھب

نہیں ہوتا۔۔۔ فن ہی اس کا مدھب ہے۔۔۔ وہ نہ ہندو ہوتا ہے اور نہ مسلمان۔۔۔
”بھی منطق تو سمجھ میں نہیں آتی کہ تم وہ اصل مسلمان ہو اور لوگ تمہیں ہندو
سمجھتے ہیں!“

کمل کمال بھی مسلمان ہی تھا۔۔۔ غالباً پیر بخش نام تھا! لیکن ہندو سمجھا جاتا تھا!
تو کہنے کا مطلب یہ کہ جب فنکار کا کوئی مدھب ہی نہیں ہوتا تو وہ ایسے نام
کیوں نہیں اختیار کرتا کہ نام سے اس کے مدھب کا پتہ ہی نہ چل سکے۔۔۔ اس
سلسلے میں مرد گھر کا نام مجھ پسند ہے اسی طرح تمہیں چاہئے تھا کہ اپنا نام
سازنگی، ڈگہ ڈگی۔۔۔ یا ڈھونکا رکھیں۔۔۔ اور کمل کمار۔۔۔۔۔۔ تاپورہ، مجیرا
یا ڈمرڈ جیسا کوئی نام اختیار کرنا۔۔۔!

”تم سے کون بحث کرے۔۔۔ بال کی کھال نکالتے ہو۔۔۔“

”تم ابھیت خوب صورت ہو اس۔۔۔“

”ہاں الی باتیں کرو۔۔۔!“ وہ بنس پڑی۔۔۔! بھر بولی!“ تمہارے چھیت
بیہت شاندار ہیں۔۔۔۔۔۔ لیکن میں نے انہیں بنتے یا سکراتے نہیں دیکھا۔۔۔!
”اچھا ہی بوا درست تم میرے یہے کوئی نام تجویز کرنے کی فکر میں پڑ جاتیں۔۔۔“

”پچھے بتاؤ۔۔۔ وہ بھی زندگی میں کیسے آدمی ہیں۔۔۔!“

”ارے تم میرے مغلق بھوے کیوں نہیں پوچھتیں۔۔۔!“

”تمہیں تو کوئی دلوں سے دکھ بھی ہوں۔۔۔!“

”حیدہ کچھ نہ بولا! اس کی آنکھوں میں ادا کی تیرتے لگتی تھی۔۔۔!
”ارے ادھر دیکھو۔۔۔ تم چپ کیوں ہو گئے۔۔۔ اب بتاؤ کیا کرنا چاہئے۔۔۔“

”میں بھر واپس نہیں جانا چاہتی!“

”کب تک۔۔۔!“

جب تک میرا جو چاہے!....

تم اپنی نانی سے حضور کارا حاصل کرنا چاہتی ہو۔!

بیوی بات ہے — لیکن خود میں اتنی بہت ہنسی پاٹی کر اسی سے میں کوئی
قانونی کارروائی کر سکوں؟

سنو! حمید سعیدگی سے بولا! اگر تم دو چار دن امداد غائب رہیں تو سارے
ملک میں تہلکہ بھجے جائے گا کیونکہ تم کوئی گرام خصیت نہیں ہو! —

سوچو تو کتنی سختی خیز چیز ہے! —

کے محترمہ... کیا تم بھجے جہنم ہی میں پہنچا دیتے کا ارادہ رکھتی ہو؟

امہ نہارا کوئی کیا بلکاڑے گھا۔ میں بالغ ہوں۔ عدالت میں کہہ دوں
گی کہ اپنی خوتی سے تمارے ساتھ گئی تھتی امہ نہیں اسی پر مجبور کیا تھا۔

اور اس کے بعد پھر دبی ٹائیں ٹائیں نش۔! حمید نے ٹھوڑی سانس
لی۔!

میکوں؟ بھرم کیا جاہستے ہو!.... آشانے سعیدگی سے پوچھا! —

تم بتاؤ! — کیا چاہتا ہوں! —

وہی جو ملک کے لاکھوں آدمی چاہتے ہیں....! آشانہس پڑی....!
کیا چاہتے ہیں....! میں ہنسی جانتا!.... کیونکہ میرا شمار لاکھوں میں
ہنسی بلکہ کروڑوں میں ہوتا ہے!

شادی! بھجے سے شادی کرنا چاہتے ہیں! —

ہٹو کیسی باقی کرتی ہو۔! حمید کسی کنوواری لڑکی کی طرح لمحہ کر بولا! —
ہے!.... ہے!.... وہ کھلا کھلا کر نہس پڑی....! کہاڑی ہی چیزیں
تو قیامت ہیں!....

میں چلا جاؤں گا ہاں.... ہنسی تو۔!

دنقتاً آشنا چونک پڑی.... اور آگے جوک کر آہت سے بولا! — مردگی!

تم مت دیکھو اس کی طرف۔!

لب بھی ہیں!.... امہ میرے باڈی گارڈ بھی.... لے لو — وہ ادھر
ہی آدھے ہیں!....

اچھی بات ہے... تم خاموش ہی بیٹھنا!.... اگر کچھ پوچھیں بھی تو جواب

نہ دینا!.... میں کہہ دوں گا ایسا نہیں!.... اردو ہنسی بیکھڑیں! —

واقعی وہ لوگ سیدھے اسی میز کی طرف آئے تھے...! نانی حمید کو فرست
آمیز نظر وہ سے گھور رہی تھی۔!

آشنا کہاں ہے? — اس نے زہریلے بھجے ہیں پوچھا!

میں کیا جانوں؟! حمید نے جرأت خاہر کی! —

وہ کئی دنوں سے غائب ہے امہ آخری بار تمہارے ساتھ دیکھی گئی تھی! —

میکوں؟ بھرم کیا جاہستے ہو!.... آشانے سعیدگی سے پوچھا! —

تم بتاؤ! — کیا چاہتا ہوں! —

بھجی ہیں کیا جاؤں! — ایک رات وہ میرے پاس آئی تھی.... اور
پھر می اسے کچھ دور تک رخصت کرنے لگیا تھا!.... اپنی گاڑی سے
ہنسی آئی تھی — اسی یئے ٹیکی کل ملائش میں بھی کچھ دور تک اس کے ساتھ چلا
گیا تھا!

کرنل فریدی صاحب کا کہنا ہے کہ تم اس رات دا پس ہی ہنسی ہوئے تھے

اور اب تک گھر نہیں پہنچے! —

اہنسی شاید اس کا علم نہ ہو کہ میں بھٹی پر ہوں اور جہاں جا ہوں اپنی چھٹیں

چکور سکنا ہوں! —

"بھی بیکار بات ہے!" مرد نگ بول پڑا۔ "چلتے چلتے تھک گئے!
اب کچھ دیر پہنچ جو بی بی! —"

"میں یہیں بیٹھوں گی اس وقت تک۔ بیٹھوں گی جب تک رانی کا پتہ نہ
پڑ جائے! —" وہ خالی کرسی پر بیٹھ گئی! — مرد نگ نے چوتھی کرسی سنبھال
اور بادی گھرداؤں کو ناچھ کے اشارے سے کوئی دوسرا میز تلاش کرنے کو
کہا! —

"آپ کی تعریف کپتان صاحب!" مرد نگ آشا کو تحسین آئیہ
نظر دی سے "لیکھتے ہوئے پوچھا! —

"مس رضیہ اسفند یاری! ایسا نہیں! خدا کا شکر ہے کہ اردو ہنسی
سمجھتیں ورنہ تم لوگوں کی لفڑتوں کی نیا پر مجھے کوئی لفڑ کا سمجھ کر اٹھ جاتیں! —"

"حیدر، میں آپ لوگوں کے بھی! —" مرد نگ نے مھنڈی سالنی لی؛ حیدر نے
محسوس کیا کہ وہ آشا کو سمجھکل نظر دی سے دیکھو رہا ہے! —

"کیا پہنچ گئے آپ لوگ! —" حیدر نے پوچھا! —

"اب تو تم مجھے ذپر ہی پلا دو! —" بوڑھیا رومنی پوکر بولی! — جب
تاون کے محافظہ ہی فٹرے بن جائیں تو کوئی کیا کرے۔ کسی سے فریاد
کرے! —"

"محترم آپ غلط فہمی میں مبتلا ہیں! —"

"خود تمہارے پیغام کو تم پر شبہ ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ
کچھ تعجب ہنسیں کیپن حیدر نے ہی اس پر ذورے ڈالے ہوں! عورتوں
کے ممالے میں اس پر اعتناد ہنسیں کیا جاسکتا! —"

"وہ بھی غلط فہمی میں مبتلا ہیں! ایک اداکارہ اور عام عورتوں میں بُرا فرق
ہوتا ہے۔ اداکاراؤں کے معاملے میں مجھ پر اعتماد! کیا جاستا ہے
کیوں مرد نگ! —"

"اب میں کیا بتاؤں کپتان صاحب! — میں نے تو انہیں بہت سمجھایا ہے!"
مرد نگ نے مھنڈی سالنی لی۔

"میں کچھ ہنسیں جانتی آشا مجھے والپس ملنی چاہیئے! —"
کیا دوہ پہنچے بھی کبھی اس طرح غائب ہو چکی ہے! —"
"کبھی ہنسیں۔ سمجھو نہیں۔ اگر وہ تم سے مٹنے تمہارے گھر کی تھی تو میں بہت
کچھ سوچنے پر مجھر ہوں کیونکہ اس سے پہنچے وہ خود کسی کے گھر پر ہنسیں گئی!

"ہو سکتا ہے۔ اس بار چلی ہی گئی ہو! میرا مطہب ہے میرے
خلافہ کسی اور کے بھی گھر کی تھی ہو! —"

"بی بی! اب ختم کر دیجھی یہ تقد! —" مرد نگ بولا; "مجھے پیاس مل گئے! —

(۴)

بُری مشکل سے انہوں نے بھچا چھوڑا تھا؛ اور حیدر بوڑھیا کو کسی طرح بھی
بادر ہنسیں کر اسکا تھا کہ وہ آشا کا پتہ ہنسیں جانا! — چلتے چلتے جبلہ اور کبھی کی تھی کہ
وہ اسے چین سے نیٹھنے دے گی۔ آشا بعد میں خوب ہنسی تھی اور کہا تھا کہ اس
کی نافی کا بے بھی اسے بہت بجلی گئی تھی۔ اس کو اس سے بڑا سکون ملا تھا! —
پھر وہ ایگل نیچے داسے ہر سڑک میں والپس آگئے تھی۔ دیسے حیدر محسوس کر رہا
تھا کہ اس کا تھا قب کیا جا رہا ہے! یہ اور بات ہے کہ اس نے اس مسئلے میں
چھان بیٹھ کرنے کی زحمت گوارانہ کی ہو! —

حمدیہ بس تبدیل کرنے والاتھا کر فون کی گھنٹی بیجی اس نئے ریسیور اٹھایا۔
کیچی حمید! ”

”ٹھیک ہے! ” دوسری لافٹ سے اواز آئی اور سلسلہ منقطع ہو گیا!
حیدر نے طویل سانس لی اور ریسیور رکھ دیا؛ آشاد و مرے کرے میں تھی۔
دونوں ٹکر اگ کر دن میں سوچتے تھے۔

حیدر کر سک پر بیٹھ کر پائپ میں تباکہ بھرنے لگا؛ کھڑا کی سے خوشگوار
صالح ہوا کے جھونکے آرہے تھے۔
دنعتا آشاد کرے میں داخل ہوئی۔

”سنوا! ” اس نے کہا؛ ” آج اگر ہم دونوں اسی کمرے میں سوئیں تو میاہر ہو گے۔
” کیوں؟ ” کیا بات ہے۔ ”
” مجھے ڈر ٹکر رہا ہے؛ مردگے مجھے شبے کی تعریس دیکھ رہا تھا، شاید اس
نے بچپان لیا ہے! ”

” اے — تو تم مردگے سے ڈرتی ہو! ”

” اے اس سائز سے کیا ڈر ٹکری لیکن وہ ہے بلا سور بی بی کو
عذر دلا سکتا ہے! ”

” اب بتاہی روں — ؟ واقعی وہ اس سے نفرت کرتی ہیں کیونکہ وہ امہیں
پڑھاتا رہتا ہے — لیکن پھر بھی وہ اس سے یہ نہیں کہ سکتیں وہ ہمارے یہاں
نہ آیا کرے۔ ”

” کیا بجوری ہے؟ ”

” بی بی کو کہیں کی عادی ہیں — اور وہ مردگے، ہی ہمیا کرتا ہے۔ ”

” یہ تھے! میں تو نہم ارشٹوں کو بہت معصوم سمجھتا تھا۔ ”

” باقیں — ہمارے اپنے یہاں تو ایک سے ایک بڑھ کر چکر پڑا ہے۔ ”

” تم بھی چلتی ہو! ”

” لا حول ولا قوّة — ! میرا بس چلتے تو بی بی کو کہاں پکڑا کر محرومے ہاں نکال دوں۔ ”

” ہاں چھوڑ داں باتوں کو میں یہیں سوؤں گی۔ ”

” چلو — مان لیا — میکن اب تم یہ میک اپ بھی ختم کر دو — میں یہیں
دیکھنا چاہتا ہوں۔ ”

” امہدگر کسی اور نے بھی دیکھے یا تو۔ ”

” شش — یہاں کون آئے گا — کسی کو کیا پتہ کر میں یہاں ہوں۔ ”

” کچھ دیر بعد آشاد اپنے اصل روپ میں نظر آئی حمیدہ کہہ رہا تھا۔ ” فکر
کر دو — کل صبح پھر وہ بھی میک اپ کر دیا جائے گا۔ ”

(۳)

” وہ بے خبر تھوڑی تھی! لیکن حمیدہ کی آنکھوں میں نیند کو سوں درختی۔ سینے
نک چادر کھینچنے چلتا ہوا تھا کبھی کبھی سیاہی مالی ہنگلی نیلی روشنی میں آنکھیں
چھاڑنے لگتا صالح کی سمت والی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ ” ٹھنڈی ہوا کے
جنوب نکھلے اس کے کمال بہلاتے گزد نے رہے۔ ”

” دنعتا کے ایسا محظوظ ہوا جیسے اس کے کسی قسم کی آہنے سنی ہو! لیکن
آنکھیں کھلی ہوئی کھڑک پر لگی تھیں ہنگلکی میں سلا میں نہیں تھیں ”

” دنعتا نہم تاریک آسمان کے پیش نظر میں ایک سایہ ابھر وہ بھروسی تاریک
سایپ پر سے دھڑ سیست کھڑا کی میں داخل ہو گیا! ”

روشنی اتنی دھنڈل بھی نہیں تھی کہ وہ حمید کو نظرنا آتا۔ بسرے پر تک سیاہ پوش چہرے پر انگھوں کی جگہ صرف دوسرا نظر آ رہے تھے؛ وہ اتنی آہستگی سے کمرے میں داخل ہوا تھا کہ ہلکی سی آواز بھی نہیں ہوئی تھی۔ اب حمید نے اس حد تک آنکھیں بند کر لی تھیں کہ پلکوں میں خفیف سے درے رہیں ہیں۔ اس نے دیکھا کہ سیاہ پوش کپڑے دیرگم کھڑے رہتے کی بعد آشائی مسہری کی طرف بڑھ رہا ہے۔

وہ آشائے قریب پہنچ کر جعلکا چند لمحے اس کا چہرہ دیکھتے رہتے کے بعد بھر سیدھا ہو گیا!... اب وہ حمید کی طرف مرانا تھا!۔ چانک حمید کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی۔... اسی نے جیب سے کوئی چیز نکالا تھی؛... اور پھر اسے دونوں ہاتھوں سے سنجھا لئے رکھا تھا!۔

ٹھیک، اسی وقت کھڑکی کی طرف سے آواز آئی۔ خبردار اپنی جگہ سے جنبش بھی نہ کرنا۔ میں بھیں کوئے بڑے ہوں!...“

سیاہ پوش اچھل پڑا۔... اور حمید نے کسی ہلکی چیز کے گرنے کی آواز سنی؛ غائبہ دری چیز تھی جو سیاہ پوش نے اپنے جیب سے نکالا تھی؛۔

“اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ!” حمید نے فریدی کی آواز پھر سُخنی!۔ سیاہ پوش کے ہاتھ اٹھ گئے تھے۔... حمید فریدی کی ہدایت کے مطابق دوسرے بلب کا سوچ آن کرنے کے لیے اٹھ رہا تھا۔ اس کے ذہن پر غنو دگ کا بھی کسی تدریش پہنچ رہا تھا۔ اسی میں خود اس کی ٹھانگیں ایک دوسری سے الجھ سکیں اور وہ بے تھا شہ اس سیاہ پوش پر آ رہا!۔ دونوں گرے۔... اور سیاہ پوش اس سے اس بُری طرح چھٹا گیا کہ جنبش کرنے کی بھی چہلتہ نہ رہی؛۔

حیدر سوچ رہا تھا کہ جنبش کرنے کی بھی چہلتہ نہ رہی؛۔

ایک لمحے کے لیے سکوت طاری ہو گیا؛ پھر آشائی چھینے لگی تھی۔... اسے کون ہے۔... بیہاں کیا ہو رہا ہے۔

پھر شاید اسی نے دوسرا بلب بھی روشن کیا تھا؛... فریدی آگئے بڑھا اور سیاہ پوش کی گردی کپڑا!...“

چھوڑ دو!۔“ فریدی غزا یا!۔ چپ چاپ ہٹ آؤ ورنہ گلاغونٹ دوں گا!“

نقاب پوش کی گرفت دھیلی پر گئی اور وہ کسی مردہ چوہے کی طرح اوپر اٹھتا چلا گیا! اس کی گردن اب بھی فریدی کی گرفت میں تھی!۔...“ یہ کون ہے۔... یہ کون ہے۔... آشائی چھینی!۔

دفتار نقاب پوش کی محصلی کی طرح پھر دکا اور فریدی کے ہاتھ سے اس کی گردن اسی طرح نکل گئی جیسے وہ پرک پر کوئی لیس دار محصل ہو!۔ پھر ایسے محسوس ہوا جیسے وہ انہیں تباہ کھڑکی سے گذر گیا ہو۔

باہر سے کراہ کی آواز آئی کوئی گمرا!۔... اور ایک اڑازہ نماٹے میں گوئی۔“ پکڑو۔ پکڑو!۔“

فریدی بھی جھپٹ کر کھڑکی سے گذر گیا تھا!۔ آشائی طرح کا پرہی تھی۔... حمید نے اس پر اچھتی کی نظر ڈالی اور خود بھی کھڑکی کی طرف جھپٹا!۔...

“ہیں۔... ہیں۔...!“ آشانے بولکھلاتے ہوئے انداز میں اس کی کر پکڑتے ہوئے کہا۔ مجھے تنہا چھوڑو۔۔۔ یہ کیا ہو رہا تھا!۔ دہ کون تھا!۔ دہ کون تھا!۔

حیدر سوچ رہا تھا کہ اس کے سر مڑا اور اس کے ہاتھ اپنی کمر پر سے ہٹا تباہ کوں گولا!

مکیات کے دیکھا نہیں کہ اس کا چہرہ نقاب میں چھپا ہوا تھا!۔
”لیکن کیوں؟ — وہ یہاں کیوں آیا تھا؟“
”شاید چوری کرنے۔“
”کیا کے گیا؟“

”کرنل فربی اور کیپٹن حیدر کی عزت!“ حیدر نے جلا کر کہا!۔
”وہ عتوک نکل کر رہ گئی اور سہی سہی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھنی بیکھڑا
ویر بعد فریدی واپس آگئا؛ اس کے چہرے پر جنگلہ مٹ کے آثار تھے!۔
حیدر نے سوال پر نظر ان سے اس کی طرف دیکھا!۔

”تم بالکل گردھے ہو! جب میں نے اسے کوڈ کر رکھا تھا تو پہلے پرانے کیا
مزدہت تھی!“
”میں سمجھا تھا شاید کوئی اپر دہنی خاتون ہیں!“ حیدر نے جل کر جواب
دیا!۔

بکومت!“

”جناب عالی میں لاکھڑا کر اس پر گرا تھا!..... اتنا احمدت نہیں ہوں!۔
جلدی میں مانگیں الجھگی بخیسی!“

”ام سنگھ اور بیش بھی باہر غالباً اونچے ہی رہے تھے اور بیش کے من روگونہ
جڑکیا اور ام سنگھ اتنا تیز دودھی نہ سکا!..... میں جتنی دیر میں باہر پنچا اس کا
دور دور تک پہنچا!..... اور کوئی چیز گری بھی یہاں اس کے ہاتھ
سے۔“ فریدی خاموش ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگا پھر مہربوں کے نیچے جانکنے
کے لیے جو گل!.....

”اے!“ اس کے منہ سے آسودگی ظاہر کرنے والی آواز نکلی!.... حیدر بھی جو گل!

اس کی مہری کے نیچے ایک ہائیپوڈمک سرینج پری ہوئی تھی۔ فریدی نے جیسے
رومال نکال کر اس پر ڈال دیا پھر دمکتی چلک سے اٹھانا ہوا وہ شنی کی طرف ہے
گیا!۔ سرینج شیشے کی تھی اور اس میں سیاہ زنج کا کوئی سیال بھرا ہوا تھا!۔
”اس نے دستمنے نہیں پہن رکھتے اے!“ فریدی نے حیدر کی طرف ٹرکر کیا!۔
”میرا بھی یہی خیال ہے۔“ حیدر بھرائی ہوئی آواز میں بولتا ہے۔

(۵)

دوسرے دن فریدی اپنے افس میں حیدر سے کہہ رکھتا ہے!
”اس بار مجرم چوک گیا!..... جانے طور دات پر اس بار اس کی انگلیوں کے
نشانات میں کیسے!..... حیدر صاحب! اگر وہ یہ رینج تمہاری مہری کے نیچے نہ
ملتی تو اس بار بھی وہ ملکہ سراغرانی کے اتحا سے گیا تھا!.....“
”آخر دہ بے کوئی؟“

”میں جاؤ وگر نہیں ہوں!..... ابھی اُنکے کو روپٹہ بھی ہے کہ اس قسم کے نشانات
ن تو مصدقہ نشانات کے نائل میں لے سکے ہیں اور نہ غیر مصدقہ نشانات کے نائل
میں! اور دوسری بات سلو!۔ اس سیال کے تجزیے کی روپٹہ بھی اُنکی ہے
جو یہ رینج میں بھرا ہوا تھا!۔ اس کا اگر ایک نظرہ بھی تمہارے جسم میں پہنچ جاتا تو
تم دوسری سانس نہ لے سکتے!۔“

”آخر آپ نے کس بنا پر یہ جال بھجا یا تھا!“
”میرا خیال تھا کہ قاتل بہر اس آدمی کو مار ڈانے کی کوشش کرے گا جو اس کے
اور آشائے دریاں آئے کی کوشش کرے گا۔“ مکمل کمار رفاقت کا شکار ہوا تھا!
”مگر کار توسوں بے بنزاد ک انگلیوں کے نشانات ملے تھے!.....“

"مشکل کام نہیں ہے!... تم میرے ایسے دلکار تو سہنایت اسانی سے چھکتے ہو جنہیں میں اپنا پیٹی میں رکھتا ہوں!... اور پھر یہ تمہارا کام ہے کہ تم ان پر اپنی لگبھیوں کے نشانات چھوڑے بغیر استعمال بھی کر ڈالو۔! سنو!... شاہد کے سینے میں بوجنگر پایا گیا تھا وہ اسی جگہ دسری بار گھونپایا تھا وہ بھی لاش کے ٹھنڈی ہو جانے کے بعد... اس کے کمیں میں پوسٹ مارٹم کی روٹ

بھی موجود ہے اور وہی اس حقیقت کا اعلما کرتی ہے۔ لیکن انہوں کو وہ کمیں رداروی میں ڈیل کیا گیا تھا: کسی نے اس کی طرف دھیان نہیں دیا اجس خبر سے شاہد قتل کیا گیا تھا اسے اس کے سینے سے نکال کر اسی کی جگہ دبارہ وہ خبر گھونپایا تھا جس پر بہزاد کی انگلیوں کے نشانات بخت! اس طرح بغیر کچھ کمیں میں بھی بھی کیا تھا تاکہ پولیس کے رسیدار ڈیس ایک پراسرار آدمی کی انگلیوں کے نشانات کا اضافہ ہوتا رہے! اور پھر جب اصل جرم یہ دیکھئے کہ آئندہ کسی کمیں میں اس کے اپنے بھنس جانے کے امکانات پیدا ہو گئے، میں تو بہزاد کو دھکا دے کر پولیس کے سامنے کر دے... وہ ایسا ہمی موقع تھا جب ہم بہزاد کی لاش سے دو چار ہوٹے تھے۔ کیا تم یہی نہیں چھتے رہتے تھے۔ بہزاد نے ہم میں سے کسی کو قتل کرنے کے لیے ہم پر چھلانگ لگائی تھی۔ بہر حال وہ سادے پر اسرار نشانات مردہ بہزاد کی انگلیوں کے نشانات سے مل گئے تھے۔ پڑھنے والی انظر میں کمیں ختم ہو گیا۔؟ لیکن سوال یہ ہے کہ بہزاد نے اپنے چار لاٹھ کمیوں صنائع کر دیئے۔ جب کہ کمل کار کو بھی اسی طرح چپ پہنچتے کہیں قتل کر سکتا تھا۔ جیسے شاہد کو کیا تھا!۔ اور یہ بھی سن لو کہ یہ شاہد بھی کسی زمانے میں آشنا کا منظور نظر ہے چکا ہے!"

"زندہ ہوتا تو وہ بھی دلیل پیش کرتا: اپنے بچاؤ کے لیے!" حمید بولا!

"اور شاہد اس قتل کا ازام اس کی ناف کے سرخو پنے کا کوشش کرتا!... اور یہی حقیقت بھی ہے جناب کرمل صاحب: وہ اس کی ناف کا کوئی آدمی تھا پچھلی رات!"

"اسے مت بھولو کر ناف خود آشنا کی موت کا خطہ ہیں مولے سکتی! ان ٹینوں گویسوں میں سے کوئی آشنا کے بھی لگ سکتی تھی!... سنو تم بیک وقت وہ گیندیں اس طرح اچھا لو کر اس کے درمیان ایک اپنے کام بھی فاصلانہ ہو... لیکن تم مجھ سے جس گیند پر بھی نشانہ لگانے کو کہو گے اسی کے جیتھرے اڑیں گے! وہ آدمیوں کو برابر سے دوڑا دو جسے کہو گے اسی کو گراوں گا۔ لیکن اُران میں سے ایک نہیا راجھانی بھی ہو تو تم مجھے کہو گا اپنی شاتی کا ثبوت پیش نہ کرنے دو گے۔! حالانکہ تم بھی میرے نشانے سے اچھی طرح داقت ہو کیا سمجھے۔"

نکھنے بھی نہیں کھھا!"

"تالیخ خدا کیسا ہی تادر انداز کیوں نہ رہا ہو! آشنا کی ناف اس پر اعتماد نہ کرتی لیکن تالیخ خدا اپنی ذمہ داری پر سب کچھ کر گزرتا۔ شعوری طور پر وہ آشنا کو بے اندازہ چاہتا ہے لیکن اس کے لاش عور میں اس کے یہے بے اندازہ نوٹ ہو جو دے ہے کیونکہ وہ خود اس کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے دوروں کو چاہنے لگتا تھا۔! لہذا اس شعور کی بھی نوٹ اس لقین کی شکل میں شعور پر منکس ہوتی ہے کہ اس کی مثالی صرف کمل کار ہی تک محدود ہے گی... آشنا کو کوئی گزندہ نہ پہنچے گا... حالانکہ بندوق ٹولیو بور تھی جس کے کار تو س کو گولیاں ڈھانی نہ کر سکتی تھیں!— ان میں سے کوئی آشنا کا بھی کام تمام کر سکتی تھی لیکن الفاقاً ایسا بھی نہ ہوا"

لیکن ابھی تک کوں ایسا آدمی بھی سامنے نہیں آیا تھا!
آشائیں کافی کرنے کیلئے اور کیلئے حمید کے گرد پھر تھی۔ ان کی بلاں لیتی تھی۔
حید سے اپنا لٹکا کلامیوں کی معانی مانگتی تھی۔ اور آشابے حد سمجھیہ ہو گئی تھی۔
..... اس حقیقت کے انہمار کے بعد پھر تو اس کے ہونٹوں پر نہیں نہیں دکھائی
دی تھی۔

حمدید سوچ رہا تھا کہ لمبے بھی ماتھ سے گئی؟ — دفعتاً اسے شمشو سیٹھ کی سیکرٹری^{۱۵۰}
جیفی کا خیال آیا۔ اسے بہت پسند آئی تھی۔ لیکن ایسی نہیں معلوم ہوتی تھی
کہ نکروٹ کرنے کا موقع دیتی اور اب تو اس سے ملنے کے امکانات بھی نہیں رہے
تھے۔ اس بہانے سے ملنا۔ وہ سوچ ہو رہا تھا کہ فون کی تھنٹی بھی اور رسیور
کان سے لگاتے ہی حمید کی باجوں کی کھعل گئیں۔ کیونکہ دوسرا طرف سے شمشو سیٹھ
ہی بول رہا تھا! کہہ رہا تھا۔ کیا کرنل صاحب موجود ہیں۔ خدا را ان سے
کہئے وہ نسخہ مل گیا ہو تو مجھ پر کرم کریں کہئے تو میں خود ہی حاضر
ہو جاؤں!

فریدی لاہوری ہی میں تھا! حمید اسے ہول ہاں کرنے کو کہہ کر لاہوری
میں آیا۔ پہنچاں سنکر فریدی بولا! اس سے کہہ دو۔ ہم خود ہی آ رہے ہیں۔!
پھر تھوڑی دیر بعد وہ دوفوں شمشو سیٹھ کی کرٹھی کی طرف رفتہ ہو گئے شمشو
تک پہنچنے میں دیر نہ لگی: کمرہ بدستور بدبو سے گونج رہا تھا اور وہ اپا بھوں والی
کرس پر بیٹھا چڑھیا ہوئی آنکھیں سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا!
اپ پیاد کر کے تباہیے کیا ان کھلوں پر نیلے ننگ کی چوڑی جھوٹی چتیاں
بھی تھیں! "فریدی نے اس سے پوچھا! —
"جی ہاں۔ جی ہاں! وہ سر ہلا کر بھراٹی ہوئی آواز میں بولنا!

یہ نہیں میں جائے۔ پڑھنے کے لیے تیار ہیں تھیں۔ " حمید نے بڑا سامنہ بناؤ کیا۔
وہ زاب بھی جلنے کے لیے تیار ہیں تھیں۔ " حمید نے بڑا سامنہ بناؤ کیا۔
اس کا پارٹ ختم ہو چکا اس ڈرائی میں۔ اب اسے بھول جاؤ۔ کبھی
ادھر کارخ بھی کیا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔"

فریدی فرید کہنے والا تھا کہ سنکر پرنٹ سکشن کا اچارج کرے میں داخل
ہوا اور کچھ کاغذات فریدی کے سامنے رکھتا ہوا بولا! یہ تینوں سٹ
ایک ہی آدمی کی انگلیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ " لڑا۔ بہت بہت شکر یہ۔

انچارج کے چلے جانے کے بعد فریدی نے فون پر یہے بعد لگایے کئی نمبر
ڈائل کئے اور نمبر پر یہی کتابارہا۔ مرد نگ، جہاں بھی ملے فوراً گز نہار کرو! " مرد نگ۔
" مرد نگ۔ " حمید نے جیرت سے انکیس پھاڑ دیں۔ " " بزرخوردار" فریدی پر معنی آواز میں سکرا یا۔ لیکن تجھے یقین ہے کہ اب
وہ اس کی گرد کو بھی نہ پاسکیں گے۔ کیونکہ وہ سیر تجھ پر اپنی انگلیوں کے
نشانات حچڑا گیا ہے۔ "

(۶)

تین دن سے مرد نگ کی تلاشی جاری تھی۔ لیکن ابھی تک تو وہ ملا
نہیں تھا! اخبارات میں اس کیس کے متعلق تفصیلات شائع ہو گئی تھیں اور
محکمہ سر اغسان کی طرف سے اپیل بھی شائع ہوئی تھی کہ ڈاہر کرٹر بہزاد کو فلم
کے لیے مالی امداد دینے والا رضا کاراٹہ طور پر سامنے آجائے کیونکہ اس سے
کیس کے بعض اہم پیلوؤں پر روشنی پڑ سکے گی! —

میرے دل کی کل کسی طور ہی محلی تو رہتی تھی۔ اب میں جو کر کیا کہ وہ لگا۔ تم اس طرح مجھے نعاب نہ کرتے تب بھی خود کشی تو کوہی لیتا!

"اچھا تو پھر اس وقت کیوں بلا یا تھا مجھے؟" فریدی اسے گھوڑتا ہوا بولا۔

"باتا ہوں..... لیکن پسیے یہ سمجھو تو..... درخت ہو سکتا ہے کہ گفتگو کے ہدایت میں

میں مجھے بے خبر سمجھ کر مجھ پر جیپٹ پڑنے کی کوشش کرو۔" یہ کہہ کر اس نے پیروں پر پڑی ہوئی چادر ہٹائی۔ چھوٹا سا بیم رکھا ہوا تھا اور اس کی انگلی اس کے سوچکے پر تھی۔

"اہ تو کوئی فریدی میں نے نہیں اسی بے یا تھا کہ مرنے سے پہلے فخر کر سکوں کہ بالآخر نہیں بھی دھوکا دے ہی گیا! تم مردگے سے اتنی دیر تک گفتگو کرتے ہے لیکن نہ پہچان سکے۔ لیکن چونکہ تمہاری صلاحیتوں سے بخوبی حافظ ہوں اسی بیٹھے احتیاطاً یہ ہم بھی رکھا یا تھا! میں بہت بڑا آدمی ہوں کوئی فریدی سرحد دار اسے زندگی کے اسٹیج پر ڈبل روں ادا کرنا ہماں ہوں بیڑا میل پار نہ تھا! لیکن صرف میری مردگے والی شخصیت سے واقف تھا! میں نے بھیت مردگے بڑا شامدار میک اپ ہے۔"

حیدر نے اس کے ہاتھ میں احتاریہ چار پانچ کاریوں اور دیکھا جو شبھو سیٹھ کی طرف اٹھا ہوا تھا۔

"پھر بھی تم مجھے زندہ گرفتار نہ کر سکو گے۔" پر سکون پہنچے میں جواب للا!

اس بار حیدر نے مردگے کا آواز صاف پہنچا اور اچھل پڑا وہ کہتا تھا:

"یا تو مجھے دوہ بھی سے گولی مار دو قریب آؤ گے تو تمہارے بھی پر تھے اڑ جائیں گے۔ میں نے کچھ شکست نہیں تسلیم کی! وہی سے اب میں زندہ بھی ہیں رہنا پاہتا کیونکہ جس کے یہے اتنے پا پڑ بیٹھتے وہ اب مجھے سے اور شدت سے نفرت کر رہی ہوگی۔ پہلے تو میری باقاعدہ پچھم از کم ہنس ہی لیا کرتی تھی۔ اور

"گھٹ!" فریدی کی آواز میں حیدر نے دبا سا جوش محسوس کیا! "اب آپ کاشانی علاج ہو جائے گا؛ ذرا اپنے ہوتے تو دکھائیے۔"

"آپ مجھے سے اور زیادہ نفرت کرنے میں گھٹے گے۔" شبھونے رفت آئیہ آواز میں کہا!

"مجھے آپ سے ہمدردی ہے شبھو سیٹھ! آپ بہت اچھے آدمی ہیں؛ مجھے معلوم ہوا ہے ہر ماہ ہزاروں روپے خیرات کرتے ہیں اور اس میں ہندو مسلمان کی تخصیص ہنسی کرتے ہیں!"

"اے پی کسی لاٹی ہوں؟" شبھو سیٹھ نے کہتے ہوئے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا اور حیدر نے کراہٹ کے مارے آنکھیں بند کر لیں۔ سوچے ہوئے ہوتے سور کی تھوڑی تھی سے مشابہ تھے اسی معلوم ہوتا تھا جیسا ان بچوں کی کھال ابھی اتنا رکھی ہو اور ان سے خون ٹکپ پڑے گا! پھر فریدی کی آواز پر ہی آنکھیں کھلی تھیں جو کہہ رہا تھا! —

"بیٹھے مردگے بڑا شامدار میک اپ ہے۔"

شبھو سیٹھ نے اس کے ہاتھ میں احتاریہ چار پانچ کاریوں اور دیکھا جو شبھو سیٹھ کی طرف اٹھا ہوا تھا۔

"پھر بھی تم مجھے زندہ گرفتار نہ کر سکو گے۔" پر سکون پہنچے میں جواب للا!

اس بار حیدر نے مردگے کا آواز صاف پہنچا اور اچھل پڑا وہ کہتا تھا:

"یا تو مجھے دوہ بھی سے گولی مار دو قریب آؤ گے تو تمہارے بھی پر تھے اڑ جائیں گے۔ میں نے کچھ شکست نہیں تسلیم کی! وہی سے اب میں زندہ بھی ہیں رہنا پاہتا کیونکہ جس کے یہے اتنے پا پڑ بیٹھتے وہ اب مجھے سے اور شدت سے نفرت کر رہی ہوگی۔ پہلے تو میری باقاعدہ پچھم از کم ہنس ہی لیا کرتی تھی۔ اور

چھر میں نے مشجو سیٹھ کی حیثیت اختیار کی۔ جس کا علم اسے بھی نہ ہونے پا یا۔ بیک سینگھ کے سلے میں بہت بڑے بڑے خاندان میرے اپ بھی شکار ہیں جن سے بڑی بڑی رقومات اب بھی دصول کرتا رہتا ہوں!..... صینی میری سیکرٹری اسی کاروبار کی دیکھ بھال کرتی ہے... لیکن اسے اس کا علم نہیں!.... وہ تو بھتی ہے کہ میرے پاس آنے والے بھی خطوط میرے دشمن داروں کے ہوتے ہیں یا ان لوگوں کے جنہیں میں خیرات کے طور پر رقومات دیا کرنا ہوں!۔ ان خطوط میں بظاہر کچھ بھی نہیں ہوتا!..... لیکن خیر سکالی کے جملوں کے درمیان مخصوص قسم کے اشارے پوشتی مدد ہوتے ہیں جنہیں صرف میں ہی سمجھ سکتا ہوں یا میرے تنکار... میں ان خطوط کے خواہات لکھواتا ہوں!..... وہ بھی بظاہر خیر سکالی ہی سے متعلق ہوتے ہیں... کرنل فریڈریک کو عدالت میں نہ لکھیٹنا!... بہت اچھی لڑکی ہے... دنیا میں واحد ہستی جس پر مجھے رحم آیا ہے اور میں خود کو صرف اسی کے سامنے بے حد ذمیل مستحور کرتا ہوں!..... وہ بے چاری میرے لیے روتی ہے! کہتی ہے! میں اس سے بھی زیادہ بدبو برد انتہت کر سکتی ہوں!..... اس سے پہلے کوئی رٹکی دس پندوں سے زیادہ نہیں ملک۔ اادہ میں بہک گیا... ماں نو میں کہ لای تھا کہ بہتراد میرا پار ٹھٹھ رکھا۔ میں نے کہنی خون کئے ہیں! تمہاری وہ پورٹ قلعی درست ہے جو تم نے اخراجات کو دی ہے! داتی میں نے اُسے قربانی کے بکرے کی حیثیت سے رکھا چھوڑا تھا! اس لیے پروار دات سے پہلے جائے وار دات پلاس کی انگلیوں کے نشانات پائے جانے کا استظام کر لیتا تھا!۔ اس شام جب تم لا رڈ کے دفتر آئے تھے میں اس کے فیض میں موجود تھا! وہ سمجھ گئے غم میں صبح ہی سے پیتا رکھا! میں نے سوچا بہت اچھا بونق ہے!۔ لہذا میں تمہاری داعی کا استوار کرتا ہوں!... بھروسے ہو تم نظر آئے... میں نے اس کے ٹھنڈے میں خیز

مختہا کر کر تھا رے اور دھکیل دیا۔

"اگر وہ زندہ پک جاتا۔ تب۔!" فریضی نے بھاہا۔

ڈھانے سے ہسپتال کے راستے میں کمی نہ کسی طرح اسے ختم صردد کر دیتا! اب تم بتاؤ کہ نہیں شجاعو سیٹھ پر کیسے شہر ہوا تھا! ۱۱

”بہ بلوک و جسٹنکر ساری دنیا میں پال جانے والی نباتات کے متعدد میری
تعلیمات دیجئے ہیں! بلاشبہ برازیل کے جنگلوں میں سب کی شکل کا ایک زہریلا
بھیل پایا جاتا ہے..... لیکن انداز ہر بیلابی بھی نہیں کہ تمہارا سا حال ہو جائے.....
مرفت بخار آتا ہے اس کے کھلانے سے معمولی سی چنسیاں جسم پر بخل آتی ہیں!.....
اور رفتہ رفتہ اس کے اثرات زائل بھی ہو جاتے ہیں..... تم نے کسی سے اس بھیل
کے متعدد شکر مبالغہ آؤں کی تھی۔ ابھر حال میں نے تمہاری سیکرٹری کے آفی
سے تمہاری انگلیوں کے نشانات حاصل کئے..... اور بحیثیت مرد بیک تھے اپنی
انگلیوں کے نشانات میری کرسی کے ستح پر چوڑے تھے۔ اور بحیثیت نامعلوم
حکساً در..... سیرے نج بیر۔!

"مجھے اپنی کامیابی کا اتنا ہی یقین تھا کہ میں نے دستانے استعمال کرنے کی خردت نہیں سمجھی تھی! جھٹا ب تکھے ہٹ جاؤ۔ مہو!..."

خود کو قانون کے خواہی کر دہ موسکن سے

لیکن جملہ پڑا ہونے سے قبل ہی ایک دل دبلا دینے والا دھماکہ ہوا۔ اور
گہراؤ صوای کرے میں پھیلنے لگا!.... فرید ہی جیسے کامان تھے پکڑا کر دی، دانتے کی
ٹاف جھپٹتا ہے۔ باہر نکل آیا۔۔۔ کافی دیر تک گھر تک گھر بھیوں سے گہرا دھماک پھر طواری!
..... وہ سمجھ شاید عمارت میں آگ بھی لگ گئی ہے۔ فرید کے جیسے کہا کہیں
فرید سے نائز بریگیڈ کے لیے فون کرو۔

کچھ دیر بعد فائر بر ٹکریہ بھی پڑھ گیا ! ... لیکن اب کھڑکیوں سے دھواں ہٹلیں نہ کھلا جائیں !

وہ جھپٹ کر اندر پہنچے ۔

اپا ہجھوں دالی کر کی خالی ٹڑی تھی !

"ادھ دھوکا !" فریدی دامت پس کر عزایا ! نہ کھل گیا ۔ " ساری عمارت جہان ماری ! لیکن مردگاں یا شمشجوں سیدھا کامہیں پڑھے ۔

دوسرے دن اخبارات میں کرنل فریدی کی اس شکست کی داستان بُری دھچکی کھلھلا ۔

تمام شد